

2021/2

جائزہ رپورٹ برائے عالمی تعلیم

تعلیم میں غیر سرکاری اداروں کا کردار:

انتخاب کس کا؟ نقصان کس کا؟

unesco

پائیدار ترقی کے اہداف

Global Education Monitoring Report

جائزہ رپورٹ برائے عالمی تعلیم

2021/2

تعلیم میں غیر سرکاری اداروں کا کردار:

انتخاب کس کا؟ نقصان کس کا؟

تعلیم 2030ء کا انچوئن اعلامیہ اور اقدام کا لائحہ عمل یہ وضاحت کرتا ہے کہ عالمی تعلیم کی نگرانی رپورٹ ایس ڈی جی 4 اور دیگر ایس ڈی جیز کے لیے تعلیم کی نگرانی اور رپورٹنگ کا نظام ہے جس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ "قومی اور بین الاقوامی حکمت عملیوں کے نفاذ سے متعلق رپورٹ کرے اور مجموعی طور پر ایس ڈی جیز کی پیروی اور جائزے کے حصے کے طور پر اپنے وعدوں کی تکمیل کے لیے تمام متعلقہ شراکت داروں کو جوابدہ بنانے میں مدد دے"۔ اسے یونیسکو کی میزبانی میں ایک آزاد ٹیم نے تیار کیا ہے۔

اس کتابچے میں پیش کردہ مواد اور کسی بھی ملک، شہر یا علاقے یا اس کے حکام کی قانونی حیثیت یا اس کی سرحدوں یا حدود بندیوں کے تعین کے بارے میں پیش کردہ رائے کو یونیسکو کی رائے خیال نہ کیا جائے۔

عالمی تعلیم کی نگرانی رپورٹ کی ٹیم اس کتابچے میں موجود مواد اور حقائق پیش کرنے کی ذمہ دار ہے۔ اس کتاب میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے ضروری نہیں کہ یونیسکو کا ان سے اتفاق ہو اور یہ تنظیم کی رائے ہو۔ مذکورہ رپورٹ میں پیش کردہ خیالات اور رائے کی مجموعی ذمہ داری اس کے ڈائریکٹر کی ہے۔

The Global Education Monitoring Report team

Director: Manos Antoninis

Daniel April, Bilal Barakat, Marcela Maria Barrios Rivera, Madeleine Barry, Katherine Black, Nicole Bella, Celia Eugenia Calvo Gutierez, Daniel Caro Vasquez, Anna Cristina D'Addio, Dimitra Dafalia, Dmitri Davydov, Francesca Endrizzi, Constanza Ginestra, Chandni Jain,

Priyadarshani Joshi, Maria-Rafaela Kaldi, Josephine Kiyenje, Craig Laird, Katie Lazaro, Kate Linkins, Camila Lima De Moraes, Kassiani Lythrangomitis, Anissa Mechtar, Claudine Mukizwa, Yuki Murakami, Manuela Pombo Polanco, Judith Randrianatoavina, Kate Redman, Maria Rojnov, Laura Stipanovic, Ulrich Janse van Vuuren, Juliana Zapata, Lema Zekrya and Jiaheng Zhou.

عالمی تعلیم کی نگرانی رپورٹ ایک غیر جانبدارانہ سالانہ کتابچہ ہے۔ عالمی تعلیم کی نگرانی (GEM) رپورٹ کے لیے فنڈز حکومتوں، کثیر الطرفہ اداروں اور نجی فاؤنڈیشنز کی جانب سے دیے گئے ہیں اور یونیسکو نے اس ضمن میں سہولت کاری اور معاونت کی خدمات فراہم کی ہیں۔

یہ کتابچہ Attribution-ShareAlike 3.0 IGO (CC-BY-SA 3.0 IGO) license (http://creativecommons.org/licenses/by-sa/3.0/igo/) کے لائسنس کے تحت بلاروک ٹوک رسائی کی صورت میں سب کے لیے دستیاب ہے۔اس کتابچے کے مندرجات کے ذریعے استعمال کنندگان اس امر کا اقرار کرتے ہیں کہ وہ یونیسکو کی بلاروک ٹوک رسائی کے استعمال کی جملہ شرائط کی پابندی کریں گے۔(http://www.unesco.org/open-access/terms-use-ccbysa-en)

موجودہ لائسنس کا اطلاق صرف اور صرف تحریری مواد پر ہوتا ہے۔ تصاویر کے استعمال کے لیے پیشگی اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔یونیسکو بلاروک ٹوک رسائی کا حامل پبلشر ہے اور تمام اشاعتیں یونیسکو کے دستاویزی ذخیرے کے ذریعے آن لائن مفت دستیاب ہیں۔یونیسکو کی جانب سے اپنی اشاعتوں کی کسی بھی طرح سے فروخت صرف اور صرف کاغذ یا سی ڈیز کی صورت میں اشاعت اور تقسیم پر آنے والے حقیقی اخراجات کو پورا کرنا ہے،اس کا مقصد منافع کمانا ہر گز نہیں۔

انگریزی میں اصل عنوان: Global Education Monitoring Report Summary 2021-22: Non-State actors in education: Who chooses? Who loses?

مزید معلومات کے لیے براہ کرم رابطہ کریں:
عالمی تعلیم کی نگرانی رپورٹ ٹیم
یونیسکو، 7، پلیس ڈی فونٹینوے
75352 پیرس 07 ایس پی، فرانس
ای میل: gemreport@unesco.org
فون: +33145680741
www.unesco.org/gemreport

پرنٹنگ کے بعد سامنے آنے والی کوئی غلطی یا کوتاہی آن لائن ورژن میں درست کی جائے گی
www.unesco.org/gemreport

© یونیسکو، 2021
جملہ حقوق محفوظ ہیں

پہلا ایڈیشن
اقوام متحدہ کی تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی تنظیم، یونیسکو کی طرف سے 2021 میں شائع شدہ
7، پلیس ڈی فونٹینوے، 75352
پیرس 07 ایس پی، فرانس

ٹائپ سیٹ: UNESCO
گرافک ڈیزائن: آپٹیما گرافک ڈیزائن کنسلٹنٹ لمیٹڈ
لے آؤٹ: آپٹیما گرافک ڈیزائن کنسلٹنٹ لمیٹڈ

یہ خلاصہ رپورٹ اور تمام متعلقہ مواد اس لنک سے ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے:
http://bit.ly/2021gemreport
یونیسکو/فوٹو کریڈٹ: یونیسیف/Olivie Asseli

موجودہ لائسنس کا اطلاق اس کتابچے کے متن پر مکمل طور پر ہوتا ہے۔ کسی بھی مواد کے کے استعمال کے لیے جس کی ملکیت کی یونیسکو کے حوالے سے واضح طور پر نشاندہی نہ کی گئی ہو، اس کی پیشگی اجازت کے لیے مندرجہ ذیل سے رابطہ کریں:
publication.copyright@unesco.org
یا یونیسکو پبلی کیشنز 75352، place de fontenoy، 7، پیرس فرانس۔

اس اشاعت کا حوالہ اس طرح سے دیا جا سکتا ہے: UNESCO 2021. Global Education Monitoring Report Summary 2021/2022: Non-state actors in education: Who chooses? Who loses? Paris, UNESCO

عالمی تعلیمی نگرانی رپورٹ سیریز
2022/2021: تعلیم میں غیر سرکاری اداروں کا کردار: انتخاب کس کا؟ نقصان کس کا؟
2020: شمولیت اور تعلیم: سب اہم ہیں
2019 ہجرت، نقل مکانی اور تعلیم: معاون بنیں، رکاوٹ نہیں
2017/18 : تعلیم میں جوابدہی: آیئے! اپنے وعدے پورے کریں
2016 لوگوں اور اس سیارے کے لئے تعلیم: سب کے لئے پائیدار مستقبل کی تخلیق

EFA عالمی تعلیم کی نگرانی رپورٹ سیریز
2015: تعلیم سب کے لیے 2000-2015: کامیابیاں اور مسائل
2013/14: تدریس و تعلیم: سب کے لیے معیار کا حصول
2012: نوجوان اور مہارتیں: کام کرنے کے لیے تعلیم
2011: پوشیدہ بحران: مسلح تنازعات اور تعلیم
2010: پسماندہ لوگوں تک پہنچنا
2009: عدم مساوات پر قابو پانا: گورننس کیوں اہم ہے؟
2008: 2015 تک سب کے لیے تعلیم: کیا ہم اسے حاصل کر پائیں گے؟
2007: مضبوط بنیادیں: ابتدائی بچپن کی دیکھ بھال اور تعلیم
2006: زندگی کے لیے خواندگی
2005: تعلیم سب کے لیے: معیار ضروری ہے
2003/4: صنف اور تعلیم: مساوات کے لیے چھلانگ
2002: تعلیم سب کے لیے: کیا دنیا درست سمت میں جا رہی ہے؟

کور فوٹو: Jaap Joris Vens/Super Formosa Photography
کیپشن: سکول جانے کے لیے مختلف راستے، نیدرلینڈز
تصویر کشی: Housatonic
کارٹون: Julio Carrion Cueva(Karry) اور Miguel Morales Madrigal

تعلیم میں غیر سرکاری اداروں کا کردار	1
کلیدی پیغامات	1
پبلک ایجوکیشن کے لیے مضبوط حمایت موجود ہے	6
مختلف النوع دلائل غیر سرکاری اداروں کی طرف سے تعلیم کی فراہمی کے حق یا مخالفت میں بحث کو جنم دیتے ہیں	3
تعلیم میں سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کی موجودگی کے بارے میں پائے جانے والے نظریات	10
فراہمی	10
گورننس اور ضوابط	12
مالیات	13
اثر	15
ابتدائی بچپن میں نگہداشت اور تعلیم	16
یونیورسٹی تعلیم	17
تکنیکی، پیشہ ورانہ اور بالغوں کی تعلیم	19
سفارشات	20
پائیدار ترقی کے اہداف کے مطابق تعلیم کی نگرانی	25
کووڈ-19	26
ہدف 4.1: ابتدائی اور ثانوی تعلیم	30
ہدف 4.2: ابتدائی بچپن	31
ہدف 4.3: تکنیکی، پیشہ ورانہ، یونیورسٹی درجے کی تعلیم اور تعلیم بالغاں	31
ہدف 4.4: کام کے لیے درکار مہارتیں	33
ہدف 4.5: مساوات	33
ہدف 4.6: خواندگی اور بنیادی حساب کتاب	34
ہدف 4.7: پائیدار ترقی اور عالمی شہریت	35
ہدف 4. a: تعلیم کے لیے سہولیات اور سیکھنے کے ماحول	36
ہدف 4.b: وظائف	36
ہدف 4.c: اساتذہ	37
پائیدار ترقی کے دیگر اہداف میں تعلیم	37
مالی معاونت کی نگرانی	38



کلیدی پیغامات

تعلیم کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جس میں غیر سرکاری ادارے شامل نہ ہوں۔

سادہ الفاظ میں کہا جائے تو اگر غیر سرکاری اداروں کو نکال دیا جائے تو مزید 350 ملین بچوں کی تعلیم ریاست کی ذمہ داری بن جائے گی۔ لیکن غیر سرکاری اداروں کی شمولیت کا اثر ان کی استعمال کردہ نصابی کتابوں، ان کی کینٹینوں میں موجود کھانے، انہیں ملنے والی اضافی معاونت، سیکھنے کی مہارتوں اور دیگر عوامل کو بھی متاثر کرتی ہے۔

زیادہ تر لوگ عوامی/سرکاری تعلیم کی حمایت کرتے ہیں۔

34 متوسط اور زیادہ آمدنی والے ممالک میں ہر چار میں سے تین افراد تعلیم پر زیادہ پبلک اخراجات کو ترجیح دیں گے اور اس طرح سے ملک میں عدم مساوات بڑھے گی۔ دس میں سے تقریباً نو کے خیال میں تعلیم بنیادی طور پر پبلک ہونی چاہئے۔

لیکن کم اور درمیانی آمدن والے کئی ممالک میں اس طرح کی حمایت بتدریج ختم ہو گئی ہے۔

جہاں سرکاری سکولوں کی قلت تھی اور ان کا معیار خراب ہو چکا تھا، وہاں بہت سے خاندانوں نے ان کے حق میں ووٹ نہیں دیا۔ دنیا بھر میں نجی اداروں کا حصہ تقریباً 10 سالوں میں 7 فیصد پوائنٹس بڑھ کر 2013 تک پرائمری میں 17 فیصد اور ثانوی تعلیم میں 2014 تک 26 فیصد ہو گیا ہے۔ اس کے بعد سے تقریباً یہی تناسب چلا آ رہا ہے۔ وسطی اور جنوبی ایشیا میں نجی اداروں میں داخلے کی شرح پرائمری سطح پر 36 فیصد اور ثانوی تعلیم کی سطح پر 48 فیصد ہے۔

پبلک/سرکاری تعلیم مفت نہیں ہے۔

عالمی سطح پر تعلیم پر ہونے والے کل اخراجات میں گھرانوں کا حصہ 30 فیصد جبکہ کم اور کم درمیانی آمدنی والے ممالک میں یہ شرح 39 فیصد ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ امیر خاندان ہیں جو اپنے بچوں کو مسابقتی فائدہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان رقومات کا ایک بڑا حصہ پری پرائمری، پرائمری اور سیکنڈری تعلیم پر خرچ کیا جاتا ہے جو حکومتوں نے مفت فراہم کرنے کا عہد کر رکھا ہے۔ تقریباً 8 فیصد خاندان تعلیمی واجبات کی ادائیگی کے لیے قرض لیتے ہیں جو کم آمدنی والے ممالک میں بڑھ کر 12 فیصد اور ہیٹی، کینیا، فلپائن اور یوگنڈا میں 30 فیصد یا اس سے زیادہ ہو چکا ہے۔

سرکاری تعلیم اکثر جامع نہیں ہوتی۔

بہت سے سرکاری تعلیمی نظام درجہ بندی اور تفریق کو روکنے میں ناکام رہتے ہیں۔ پروگرام فار انٹرنیشنل سٹوڈنٹ اسسمنٹ کے اعداد و شمار پر مبنی سکولوں میں سماجی تنوع کے اشاریہ سے پتہ چلا ہے کہ ارجنٹائن، برازیل، چلی اور میکسیکو میں 2018 میں درجہ بندی کی سطح یکساں طور پر زیادہ تھی، حالانکہ صرف چلی کو اس کے نظام میں نجی اداروں کے زیادہ حصے پر تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

تعلیم کے فراہم کنندہ کی کوئی ایک قسم کسی بھی دوسرے سے بہتر معیار کی تعلیم فراہم نہیں کرتی۔

30 کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ اگر انفرادی گھریلو خصوصیات کو الگ کر کے دیکھا جائے تو نجی سکول جانے سے ہونے والا فائدہ دو تہائی تک کم ہو جاتا ہے۔ 49 ممالک کے نمونے سے پتہ چلتا ہے کہ امیر ترین افراد غریبوں کے مقابلے میں نجی سکول جانے کو دس گنا ترجیح دیتے ہیں۔ اور جو والدین سکولوں کا انتخاب کر سکتے ہیں وہ معیار کی بجائے مذہبی عقائد، سہولت اور طلبا کی آبادیاتی خصوصیات کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں، جس کے بارے میں ان کے پاس شاذ و نادر ہی کافی معلومات ہوتی ہیں

جہاں ضرورت زیادہ ہو وہاں ریگولیٹری، مانیٹرنگ اور نفاذ کی صلاحیت کم ہوتی ہے۔

PEER ویب سائٹ کے لئے 211 ایجوکیشن سسٹمز کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ ضوابط کار عموماً رجسٹریشن، اپروول یا لائسنسنگ (98 فیصد)، اساتذہ کی تصدیق (93 فیصد)، بنیادی ڈھانچے (80 فیصد) اور شاگرد/اساتذہ کے تناسب (74 فیصد) پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ ضوابط میں معیار یا انصاف پر توجہ مرکوز کرنے کا امکان کم سے کم ہوتا ہے: 67 فیصد فیس مقرر کرنے کے عمل کو ریگولیٹ کرتے ہیں، 55 فیصد نجی سکولوں میں صرف مخصوص طلبا کے داخلے کے طریقہ کار کو روکتے ہیں، 27 فیصد منافع کمانے پر نظر رکھتے ہیں اور صرف 7 فیصد کے پاس محروم افراد کی تعلیم تک رسائی ممکن بنانے کے لیے کوٹہ موجود ہوتا ہے۔ 48 فیصد ممالک میں نجی ٹیوٹرنگ غیر منضبط ہے اور صرف 11 فیصد ممالک میں تجارتی قانون سازی میں اسے شامل کیا گیا ہے۔

غیر سرکاری ادارے ابتدائی بچپن، تکنیکی، یونیورسٹی اور بالغوں کی تعلیم میں اور بھی زیادہ موجود ہوتے ہیں۔

یہ کبھی کبھی مساوات اور معیار پر اثرانداز ہوتا ہے۔ عام طور پر ابتدائی بچپن اور یونیورسٹی تعلیم کے نجی اداروں میں زیادہ لاگت کا مطلب ہے کہ ان اداروں میں شہری اشرافیہ کی زیادہ نمائندگی ہے۔ امریکہ میں منافع کمانے کے بنیادی مقصد کے تحت کام کرنے والی یونیورسٹیوں کو طلبا کے خراب تعلیمی نتائج سے جوڑا گیا ہے۔ مارکیٹ مسابقت یا ہنرمندی کے ترقیاتی نظام کے ذریعے نجی تربیت فراہم کرنے والے اداروں جیسا کہ آسٹریلیا کے TVET FEE-HELP پروگرام اور بھارت کی نیشنل سکل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کو نجی طور پر تعلیم کی فراہمی کے معیار کو بڑھانے اور روزگار کے نتائج کو بہتر بنانے کے لئے جوابدہی اور نگرانی کے عمل پر دوبارہ غور کرنے پر مجبور کیا گیا ہے۔

حکومتوں کو چاہیے کہ وہ تمام تعلیمی اداروں، طلبا اور اساتذہ کو ایک ہی نظام کے حصے کے طور پر دیکھیں۔

معیارات، معلومات، مراعات اور جوابدہی کے ذریعے حکومتوں کو سب کے تعلیم کے حق کے تحفظ، احترام اور تکمیل کو یقینی بنانا چاہئے اور انہیں فائدہ اٹھانے والے عناصر یا استحصال کرنے والوں کو نظرانداز کرنے سے روکنا چاہیے۔ ضروری نہیں کہ سرکاری معاونت سے تعلیم صرف سرکاری سکولوں کے ذریعے ہی فراہم کی جائے بلکہ حقیقت میں تعلیمی عمل، طلبا کے نتائج اور اساتذہ کے کام کے حالات میں تفاوت جیسے امور پر توجہ دی جانی چاہیے۔ کارکردگی اور اختراع تجارتی راز کے طور پر چھپا کر نہیں رکھے جانے چاہئیں؛ بلکہ انہیں سب کے ذریعہ پھیلایا جائے اور عمل کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے عوامی تعلیمی پالیسی کے عمل میں شفافیت اور سالمیت کو برقرار رکھنے کی ضرورت ہے۔

حکومتوں نے ہمیشہ تعلیم کی فراہمی میں قیادت نہیں کی ہے بلکہ تاریخی طور پر دیکھا جائے تو مذہب، خاندان اور گائیڈ کی طرف سے غیر ارادی طور پر اور غیر رسمی طور پر تعلیم کا اہتمام کیا جاتا رہا ہے۔ اٹھارویں صدی کے اواخر سے ریاستوں نے یہ محسوس کرنا شروع کیا کہ تعلیم یافتہ افرادی قوت کے ذریعے اپنی معیشتوں کو ترقی دی جاسکتی ہے اور سرکاری سکولوں کے ذریعے قومی تشخص کے احساس کو فروغ دے کر مضبوط بنایا جاسکتا ہے۔ حکومتیں معاشروں اور معیشتوں کے وسیع تر فوائد کی وجہ سے اس عوامی بھلائی کی فراہمی کی زیادہ لاگت اٹھانے کے لئے تیار تھیں۔ بیسویں صدی میں نئے آزاد ممالک کے لیے عوامی تعلیمی نظام کی تعمیر استعماریت سے نجات کا خاصہ تھی۔ عوامی تعلیم کا مقصد ہمیشہ نیک نظریات یا مروجہ نظریات کو فروغ دینا تھا۔ پھر نئے ڈھانچوں نے روایتی تعلیمی نظاموں کی جگہ لے لی۔

اس کے باوجود تعلیم اب بھی ایک نجی شے ہے۔ زیادہ تعلیم انفرادی سطح پر مواقع کو بہتر بناتی ہے اور دوسروں کو اس طرح کے مواقع سے دور کر سکتی ہے۔ جو لوگ تعلیم کی سیڑھی چڑھنے کا انتظام کرتے ہیں انہیں اعلی معیار زندگی اور زیادہ منافع حاصل کرنے کے لئے بہتر مواقع میسر آتے ہیں۔ چونکہ تعلیمی نظام ہر فرد کو اعلیٰ درجے میں جگہ نہیں دے سکتا، اس لئے خاندان اس بات کو یقینی بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ ان کی اولاد ہی سرفہرست رہے۔ اس طرح کی مسابقت سے طلب پیدا ہوتی ہے جس کے نتیجے میں تعلیمی اشیاء اور خدمات کی فراہمی بڑھتی ہے۔ قومی تناظر اور مزاج کے مطابق تعلیمی خدمات کی براہ راست فراہمی کے لیے نئی مارکیٹس وجود میں آتی ہیں جو فوائد کے حصول کی یقین دہانی کراتی ہیں۔

سرکاری تعلیم کی حمایت موجود ہے

تعلیم کا انتخاب بچوں کے مستقبل کا تعین کرتا ہے۔ والدین کو نہ صرف مالی اخراجات اور فوائد کا حساب لگانا چاہئے بلکہ متعدد، باہمی طور پر جڑے ہوئے عوامل پر بھی غور کرنا چاہئے۔ کیا سکھایا جائے، کس کے ذریعہ اور کہاں سکھایا جائے، یہ انتخاب والدین اور دیگر تعلیمی سٹیک ہولڈرز کے مسابقتی خیالات اور خواہشات کے مطابق ہوتا ہے۔ اس کا تعلق دو اہم جہتوں سے ہے: وسائل پر قابو پانا اور تقسیم کرنا اور بدلتے معاشرے کی اقدار اور عقائد۔ تعلیم کے حوالے سے چوائسز انتہائی سیاسی نوعیت کی ہوتی ہیں جو کہ سیاسی ایجنڈوں میں واضح یا مضمر طور پر موجود ہوتی ہیں۔ انفرادی، نظریاتی اور حالاتی عوامل کے علاوہ سماجی چیلنجز اور حکومت، لوگوں اور اداروں کو ایک دوسرے سے کس طرح تعلق رکھنا چاہئے اس کی تفہیم مختلف ممالک میں مختلف ہوتی ہے۔ یہ تفہیم اس بات پر بھی اثرانداز ہوتی ہے کہ حکومت کو کون سی پالیسیوں پر عمل کرنا چاہئے اور ان سے کس کو فائدہ ہونا چاہئے۔

سرکاری تعلیم کی حمایت زیادہ آمدنی والے ممالک میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ ڈنمارک، فرانس، جرمنی، آئرلینڈ، اٹلی، سپین، سویڈن اور برطانیہ میں رویوں کے بارے میں حالیہ سروے سے پتہ چلا ہے کہ جب جواب دہندگان سے اضافی اخراجات کے لئے آٹھ ممکنہ شعبوں میں سے ایک کو ترجیح دینے کے لئے کہا گیا تو تعلیم 28 فیصد کے لئے سرفہرست آپشن تھی، صحت کی دیکھ بھال 22 فیصد کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ 77 فیصد جواب دہندگان نے سکول کے انتخاب کے حق کی حمایت کی جبکہ 60 فیصد سے زائد نے قومی تعلیمی نظام میں نجی سکولوں کے اہم کردار کی مخالفت کی۔

حکومت کے کردار کے بارے میں 2016 کے بین الاقوامی سماجی سروے پروگرام (آئی ایس ایس پی) کے خصوصی ماڈیول ڈیٹا کے تجزیے میں 10 درمیانی آمدنی والے ممالک سمیت 35 ممالک کے نمونے کو استعمال کرتے ہوئے پبلک ایجوکیشن کی حمایت پر بحث کی گئی ہے۔ مجموعی طور پر 89 فیصد بالغ جواب دہندگان نے کہا کہ سکول تعلیم کی فراہمی کی بنیادی ذمہ داری حکومتوں پر عائد ہوتی ہے جبکہ 6 فیصد کی رائے میں خاندان اور 5 فیصد کی رائے میں دیگر ادارے (نجی کمپنیاں اور منافع بخش تنظیمیں؛ غیر منافع بخش تنظیمیں، خیراتی ادارے اور کوآپریٹو؛ اور مذہبی تنظیمیں) تعلیم کی فراہمی کے ذمہ دار ہیں۔ لیکن بعض ممالک میں غیر سرکاری سطح پر تعلیم کی فراہمی کی بھرپور حمایت سامنے آئی ہے، بھارت (46 فیصد)[1]، فلپائن (63 فیصد) اور چلی (76 فیصد) میں جواب دہندگان نے سرکاری سطح پر تعلیم کی فراہمی کی سب سے کم حمایت کی ہے (**شکل 1**)۔

مختلف النوع دلائل غیر سرکاری اداروں کی طرف سے تعلیم کی فراہمی کے حق یا مخالفت میں بحث کو جنم دیتے ہیں

تعلیم میں غیر سرکاری اداروں کی موجودگی کے حامی اور مخالفین تعلیمی میدان میں کارکردگی، مساوات اور شمولیت اور جدت کو فروغ دینے کے حوالے سے

[1] تعلیم میں غیر حکومتی اداروں کے کردار کے حوالے سے اس رپورٹ کے علاقائی ایڈیشن کو جنوبی ایشیاء کے لیے مختص کیا گیا ہے۔

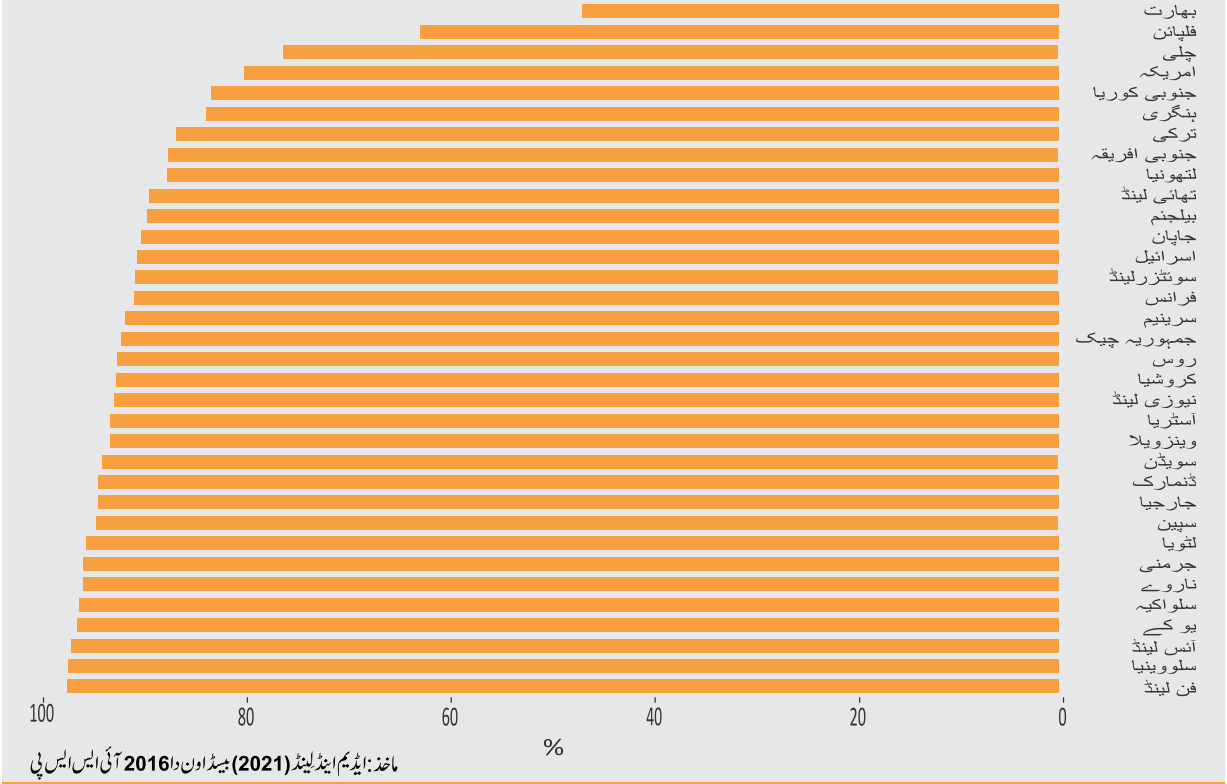
سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کی صلاحیت اور قانونی حیثیت کے بارے میں دلائل دیتے ہیں۔ان مسائل کو اس تناظر سے دیکھا جاتا ہے کہ کیا لوگ تعلیم کو کوئی شے سمجھتے ہیں یا ایک خدمت جو بازار کے ذریعے خریدی جائے اور کیا لوگوں کو تعلیم کا انتخاب کرنے کا حق ہونا چاہئے۔

کیا غیر سرکاری ادارے تعلیم کے شعبے میں نسبتاً کم لاگت کے ساتھ کام کرتے ہیں؟ تعلیم میں غیر سرکاری سرگرمی کے حامیوں کا مؤقف ہے کہ یہ ناگزیر ہے کیونکہ ریاست تعلیم کی ضروریات کو مکمل طور پر پورا نہیں کر سکتی۔اس سے قطع نظر کہ غیر سرکاری ادارے خیرات، عقائد اور خیالات یا منافع کی غرض سے کام کرتے ہوں، اگر تعلیمی اشیاء اور خدمات کی فراہمی طلب کے مطابق کام کرتی ہے تو ایک مارکیٹ ممکن ہو سکتی ہے-اگر روایتی بازار نہیں تو کم از کم ایک منصوبہ بند مارکیٹ ہی سہی۔مارکیٹ کے ذریعے کم لاگت کے مقاصد کو پورا کیا جا سکتا ہے۔

تعلیم میں غیر سرکاری سرگرمی کے مخالفین کا مؤقف ہے کہ اگر کم لاگت کے ساتھ تعلیم کی فراہمی کے طریقے موجود ہیں تو انہیں پورے تعلیمی نظام میں پھیلایا جانا چاہئے اور تمام سکولوں، سرکاری اور غیر سرکاری کے ذریعہ یکساں طور پر رائج کیا جانا چاہئے۔اگر یہ کہا جائے کہ کسی ملک میں اساتذہ کو بہت زیادہ تنخواہ دی جاتی ہے تو یہ معاملہ سرکاری پالیسی کے ذریعے حل ہونا چاہئے نہ کہ تعلیم کی فراہمی کے ماڈل کو ہی تبدیل کر دیا جائے۔ غیر سرکاری ادارے نوجوان یا نااہل اساتذہ کی خدمات حاصل کر کے اپنی لاگت کو کم کر سکتے ہیں جو کہ پائیدار حل نہیں ہے۔ سرکاری اور غیر سرکاری سکولوں کے درمیان لاگت کا قابل اعتماد موازنہ مشکل ہے۔ سرکاری سکولوں نے زیادہ محروم آبادیوں کو خدمات فراہم کی ہیں جو زیادہ مہنگا کام ہے۔

کیا غیر سرکاری اداروں کی تعلیم مساوات اور جامعیت پر مبنی ہوتی ہے؟ غیر سرکاری تعلیم کے حامیوں کا مؤقف ہے کہ غیر سرکاری فراہم کنندگان تعلیم کے حق کو پورا کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ بہت سے سیاق و سباق میں، غیر سرکاری اداروں نے تعلیم کی فراہمی میں حقیقی خلا کو پر کیا ہے، اکثر سرکاری نظام سے نظر انداز محروم گروہوں کے لئے خدمات انجام دی ہیں۔ حکومتیں اکثر پاکستان کی طرح غیر رسمی بستیوں میں سکول قائم کرنے سے گریزاں رہتی ہیں۔ غیر سرکاری ادارے بحران اور ہنگامی تناظر میں بھی قیمتی تعاون کرتے ہیں، جیسے نیپال میں 2015 کے تباہ کن زلزلے کے بعد دیکھا گیا۔ال سلواڈور میں تشدد اور گروہ بندی سے متاثرہ شہری علاقوں میں غیر ریاستی سکولوں میں داخلے کی شرح قومی اوسط سے دوگنا ہے۔

اعداد و شمار 1:
مطالعہ میں شامل زیادہ تر ممالک میں 80 فیصد سے زائد افراد نے سرکاری طور پر تعلیم کی فراہمی کی حمایت کی
ایسے بالغ افراد کا تناسب جن کے مطابق سکول ایجوکیشن کی فراہمی بنیادی طور پر حکومت کی ذمہ داری ہے، 2016



ماخذ: ایڈیم اینڈ لینڈ (2021) بیسڈ اون دا 2016 آئی ایس ایس پی

جو لوگ غیر سرکاری سکولوں کی مخالفت کرتے ہیں وہ سکول کے انتخاب کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسائل کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اگر والدین قواعد و ضوابط کی رہنمائی کے بغیر اپنے مطلوبہ سکول کا انتخاب کر سکتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ امیر ترین لوگ بہترین اور اکثر غیر سرکاری سکولوں کی طرف رجوع کریں گے جس سے عدم مساوات، درجہ بندی اور تفاوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ والدین کی طرف سے فیصلہ سازی کے لئے اچھی معلومات کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن سکول کی خصوصیات کے بارے میں معلومات کم ہوتی ہے یا اگر یہ موجود ہوں بھی تو ہر کسی کے پاس نہیں ہوتیں، جس میں زیادہ محروم آبادیوں کی اس تک رسائی کم ہوتی ہے۔ مزید برآں، بہت سی آبادیاں ایسے مشکل حالات سے دوچار ہوتی ہیں جن تک فراہم کنندگان خدمات فراہم کرنے سے گریزاں ہو سکتے ہیں۔

کچھ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ تعلیم کی فراہمی میں حکومت کا بنیادی کردار نہیں ہونا چاہئے وہ تعلیمی مواد یا مطلوبہ معیار کی تعلیم کی فراہمی کی صلاحیت کے بارے میں فیصلہ کرنے کے اپنے اختیار کو چیلنج کرتے ہیں۔ والدین اس تشویش کی وجہ سے علیحدہ اور غیر سرکاری طور پر تعلیم کی فراہمی کی حمایت کرتے ہیں کہ مقامی سرکاری سکول ثقافتی، نسلی، لسانی یا مذہبی برادری کی اقدار کو خطرے میں ڈالتے ہیں جس میں وہ اپنے بچے کی پرورش کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن حکومتیں یہ دلیل دے سکتی ہیں کہ یہ مساوی اور جامع تعلیم کو یقینی بنانے کے ان کے عزم سے متصادم ہے اور بغیر کسی استثنیٰ کے تمام بچوں کو یکساں معیار کی تعلیم فراہم کرنے کی کوشش میں یکساں معیارات کا اطلاق کرنے کی ان کی صلاحیت بھی اس طرح کے عزائم سے متاثر ہوتی ہے۔

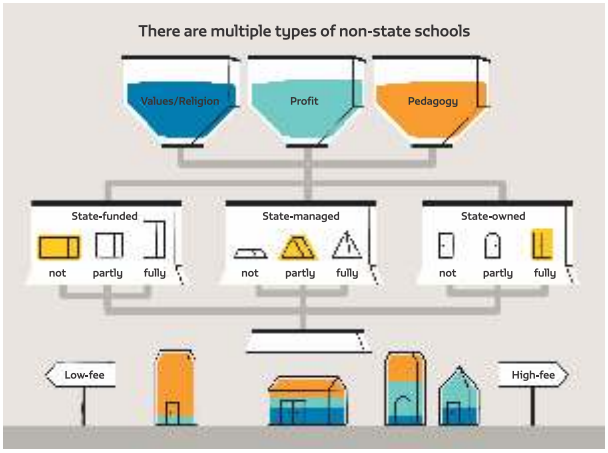
کیا غیر سرکاری ادارے تعلیم میں زیادہ اختراع لاتے ہیں؟ تعلیم میں غیر سرکاری شمولیت کے حامیوں کا دعویٰ ہے کہ اس سے اختراع کو بڑھانے میں مدد ملتی ہے۔ بہت سے آئیڈیاز جن کی بدولت تدریس کی تفہیم تبدیل ہوئی ان کی ترویج سرکاری تعلیمی نظام سے باہر ہوئی ہے۔ سرکاری تعلیم کا نظام بڑی اور مرکزی بیوروکریسی کے تحت کام کرتا ہے جو ان آبادیوں کے نقطہ نظر کو سننے سے قاصر ہو سکتا ہے جن کے لیے یہ کام کرتا ہے۔ ایک عام تنقید یہ ہے کہ یہ لوگ پہل کرنے کے جذبے کو مار دیتے ہیں، ایک ہی سانچے میں ڈھلنے پر مجبور کرتے ہیں اور طلبا اور اساتذہ کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں۔

جدت و اختراع کی فراہمی سرکاری تعلیمی نظام کے لئے ایک پیچیدہ کام ہے۔ تبدیلیوں کو پیمائش کے لئے چلانے اور جانچنے کی ضرورت ہے۔ ان چیلنجز میں بیوروکریٹک رکاوٹیں، تنظیمی صلاحیت میں فرق، اساتذہ اور والدین کی ترغیب کا فقدان، محدود مالی ذرائع اور سیاسی مداخلت اور مخالفت شامل ہو سکتی ہیں۔ تاہم،

پبلک تعلیمی نظام ڈیزائن کے لحاظ سے جدت کے مخالف نہیں ہیں۔ اور کچھ غیر سرکاری ادارے یہ جانچ بھی کر رہے ہیں کہ آیا کچھ اختراعات سرکاری نظام تعلیم میں کام کرتی ہیں یا نہیں۔

جدت و اختراع پر بحث اکثر اہم تصورات کو متضاد طریقوں سے پیش کرنے سے مبہم ہوتی ہے۔ معیار سازی کو ان لوگوں کی طرف سے بدنام کیا جاتا ہے جو سرکاری تعلیمی نظام کی سختی، مطابقت اور تفریق کی کمی کے طور پر دیکھتے ہیں، لیکن ان لوگوں کی طرف سے دفاع کیا جاتا ہے جو تمام سکولوں میں معیارات کو پورا کرنے کو یقینی بنانے کے لئے مشترکہ بنیادی نصاب کی حمایت کرتے ہیں اور جو تجویز کرتے ہیں کہ یہ مسابقتی دباؤ ہے، جو اکثر نجی فراہم کنندگان کے زیر اثر ہوتا ہے۔ ظاہر ہے معیار سازی اختراع کی کس حد تک حوصلہ شکنی کرتی ہے اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ معیارات کی کس طرح سے وضاحت کی گئی ہے۔

نظریہ 1. سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کے مابین واضح طور پر فرق کیا جاسکتا ہے۔



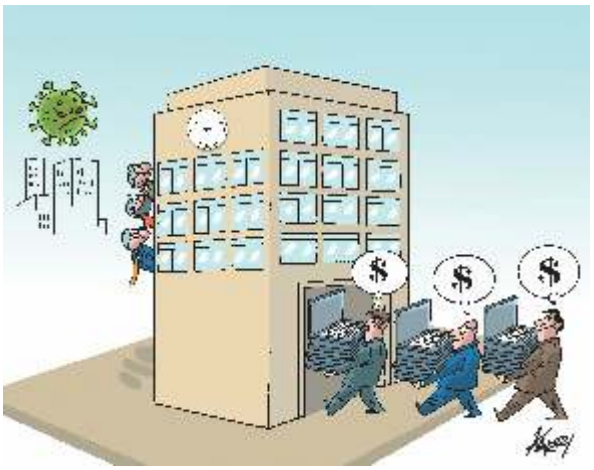
تعلیم میں غیر سرکاری اداروں کے کردار کے مباحثے میں عام طور پر ایک ثنائی درجہ بندی شامل ہے: سرکاری اور نجی سکول۔ عملی طور پر، منظر نامہ زیادہ پیچیدہ ہے اور امتیازات بہت کم واضح ہیں۔ غیر سرکاری ادارے انتہائی مختلف النوع ہیں۔ یہ ادارے خیالات، اقدار، عقائد اور مفادات کے تحت متنوع وجوہات کی بنا پر تعلیم کے شعبے میں داخل ہوتے ہیں۔ بہت سے لوگ حکومت کے ساتھ باضابطہ یا غیر رسمی تنظیمی انتظامات کرتے ہیں جن میں معاہدہ اور سرکاری اور نجی شراکت داری شامل ہیں جو امتیازی خطوط کو دھندلا دیتی ہیں۔

جوابدہی، خود مختاری اور انتخاب جیسی اصطلاحات کو تعلیم کے تنظیمی اصولوں کے طور پر سراہا گیا ہے۔ اگرچہ ان میں سے کسی بھی خیال کا اس کی خوبیوں کی بنیاد پر جائزہ لیا جاسکتا ہے لیکن ضروری نہیں کہ وہ غیر سرکاری اور خاص طور پر نجی تعلیم کی فراہمی کے لئے ایک بڑے کردار کا جواز پیش کریں۔

تعلیم میں سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کی موجودگی کے بارے میں پائے جانے والے نظریات

اس پوری رپورٹ میں تعلیم میں سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کے بارے میں بار بار دہرائے جانے والے دس نظریات کے بارے میں سوالات اٹھائے گئے ہیں۔

نظریہ 2. نجکاری کی حد معلوم ہے۔



غیر سرکاری ادارے کے کردار میں رجحانات کی تصریحات اکثر مجموعی داخلوں میں نجی اداروں کے حصے پر انحصار کرتی ہیں۔ حکومتیں سرکاری سکولوں کے ایسے اساتذہ پر کیسے نظر رکھتے ہیں جو سکول کے اوقات کے بعد طلباء کو پڑھا کر اضافی آمدن کماتے ہیں؟ ایک تعلیمی نظام کتنا عوامی ہے جو نصابی کتابوں، تشخیص یا ڈیٹا مینجمنٹ یا یہاں تک کہ کیٹرنگ اور ٹرانسپورٹ کو آؤٹ سورس کرتا ہے؟ کیا ایک لابسٹ کی تحریر کردہ حکومتی پالیسی کو اب بھی عوامی سمجھا جاتا ہے؟

نظریہ 3. تعلیم میں نجکاری کا ذمہ دار نجی شعبہ ہے۔



نجی تعلیم کے فراہم کنندگان کی بڑی اکثریت سنگل پروپرائٹر سکول ہیں۔ وہ سرکاری سکولوں کے معیار کے بارے میں والدین کے حقیقی خدشات کے جواب میں سامنے آئے ہیں۔ جب معیار میں کمی واضح ہو گئی تو امیر اور کم حد تک غریب گھرانوں نے بھی سرکاری نظام چھوڑ دیا جس نے اس نظام کو مزید کمزور کر دیا اور اس کی مالی امداد بھی کم ہو گئی ۔ سیاسی رہنماؤں کی قیادت نے عدم مساوات کو برداشت کرنا سیکھ لیا اور سرکاری تعلیم اور اس سے فائدہ اٹھانے والی محروم آبادیوں کے تحفظ کے بارے میں ان کا عزم کم ہو گیا۔

نظریہ 4. سرکاری تعلیم مساویانہ ہے۔



سرکاری سکول جو خدمات فراہم نہیں کر رہے ان کے حصول کے لیے گھرانوں کو اکثر پوشیدہ فیس، اپنی استطاعت سے باہر ادائیگیوں اور اضافی اخراجات کے ذریعے اعلی تعلیم کے اخراجات اٹھانے پڑتے ہیں۔ اگرچہ تعلیمی نظام پر تنقید کرنا عام بات ہے اور اسی تنقید نے غیر سرکاری فراہم کنندگان کے لئے دروازے کھول دیئے ہیں، جو عدم مساوات کو بڑھاتے ہیں، لیکن بہت سے سرکاری تعلیمی نظام درجہ بندی اور تفاوت کو روکنے میں ناکام رہتے ہیں۔

نظریہ 5. والدین معیار کے بارے میں مضبوط معلومات کی بنیاد پر سکول کا انتخاب کرتے ہیں۔



غیر سرکاری سکولوں اور سکولوں کے انتخاب کے حق کے حمایتیوں کے پاس ایک بنیادی مفروضہ یہ ہے کہ والدین بطور صارفین بہترین سکولوں کے بارے میں معلومات تک رسائی رکھتے ہیں اور اس کو موثر طریقے سے استعمال کرتے ہیں۔ عملی طور پر سکولوں کے اثرات سے متعلق اعداد و شمار زیادہ تر ممالک میں انتہائی پیچیدہ ہیں اور والدین اکثر ایسی معلومات کو نظر انداز کرتے ہیں، ایسے سکولوں کا انتخاب کرتے ہیں جو دیگر وجوہات کی بنا پر ان کے لیے پرکشش ہوتے ہیں: ان وجوہات میں مذہبی عقائد، سہولت اور طلبا کی آبادیاتی خصوصیات وغیرہ شامل ہیں۔

نظریہ 6. مسابقت سکولوں کی بہتری کا باعث بنتی ہے۔



جوابدہی اور صحت مند مقابلہ کچھ لوگوں کو بہتری کی ترغیب دیتی ہے۔ معاشی میدان میں فرمز زندہ رہنے کے لئے مقابلہ کرتی ہیں کیونکہ منافع کمانا ہی ان کی موجودگی کی وجہ ہے۔ لیکن یہ واضح نہیں ہے کہ تعلیم میں اس طرح کی محرکات کس طرح سے کام کرتے ہیں۔ موضوع کی پیچیدگی کے باعث پورے نظام کی سطح پر مسابقت کے اثرات کا مطالعہ کرنے والی سٹڈیز بہت کم ہیں اور ان کے نتائج بھی واضح طور پر کچھ بتانے سے قاصر ہیں۔ اس سے بھی بدتر بات یہ ہے کہ مسابقت غیر سرکاری سکولوں کو والدین کی خواہشات کو فروغ دینے کی طرف لے جاسکتی ہے۔

نظریہ 7. نجی سکول اور یونیورسٹیاں بہتر ہیں۔



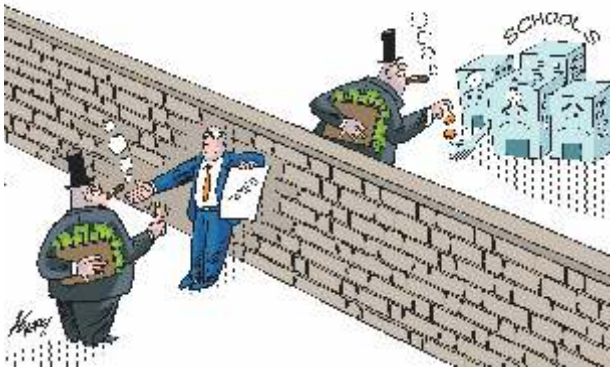
سرکاری اور نجی سکولوں کے مابین موازنے کے لیے امتحانات میں پاس ہونے کی شرح کو ایک اہم پیمانے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، میڈیا بھی اسی کو رپورٹ کرتا ہے اور والدین بھی یہی پڑھتے ہیں۔ عملی طور پر، دونوں طرح کے سکولوں میں داخلہ لینے والے طلباء کی اقسام مختلف ہوتی ہیں، امیر، تعلیم یافتہ اور انتہائی پرعزم والدین کی طرف سے نجی سکول کے انتخاب کا امکان کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح نجی سکول طلباء کی سکریننگ کر سکتے ہیں تاکہ اعلی نتائج کے امکانات کو زیادہ سے زیادہ کیا جاسکے۔ جب اس طرح کے عوامل کو ایک طرف رکھا جائے تو عام طور پر سرکاری اور نجی سکولوں کے درمیان فرق ختم یا بہت کم رہ جاتا ہے۔

نظریہ 8. پرائیویٹ سکول داخل نہ ہونے والے بچوں کے مسئلے سے نمٹنے کا حل ہیں۔



پرائیویٹ پرائمری اور سیکنڈری سکولوں میں اس وقت 350 ملین سے زائد طلبہ زیر تعلیم ہیں، اگر یہ طلبہ نجی اداروں کو چھوڑ کر سرکاری سکولوں میں داخلہ لینے کا فیصلہ کرتے ہیں تو بحران ناگزیر ہو جائے گا۔ تاہم پرائیویٹ سکول شہری علاقوں میں تیزی سے ترقی کر رہے ہیں جہاں اندراج کی سطح پہلے ہی عالمی شرح کے قریب ہے۔ دیہی علاقوں میں پرائیویٹ سکول بڑی حد تک نہیں پائے جاتے۔ کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک میں امیر ترین 20 فیصد گھرانوں کے بچوں کے نجی سکول میں تعلیم حاصل کرنے کا امکان غریب ترین 20 فیصد گھرانوں سے تعلق رکھنے والے بچوں کے مقابلے میں 10 گنا زیادہ ہوتا ہے۔

نظریہ 9. نجی شعبہ تعلیم کی مالی معاونت کے مسئلے کا حل ہے۔



اکثر امید کی جاتی ہے کہ نجی شعبہ ایس ڈی جی 4 کے حصول میں مدد کے لئے تعلیم کے شعبے کی مالی معاونت کر کے اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ ابھی تک اس بات کے شواہد نہیں ملے کہ وہ ایسا کرنے پر آمادہ یا قابل ہیں۔ لیکن یہ دیگر ذرائع سے تعاون کر سکتے ہیں، مثال کے طور پر ٹیکس کے ذریعے، خاص طور پر کم اور کم درمیانی آمدنی والے ممالک میں جہاں محصولات کی شرح کم ہے اور ٹیکس چوری اور اس سے بچنے کے مواقع موجود ہوتے ہیں۔ نجی شعبہ قومی ضوابط کے مطابق ہنر مندی کی ترقی اور بچوں کی دیکھ بھال کی خدمات میں مضبوط کردار ادا کر سکتا ہے۔

نظریہ 10. ضوابط کار غیر سرکاری سطح پر تعلیم کی فراہمی کے بارے میں تمام خدشات کو دور کر سکتے ہیں۔



اس بات پر اتفاق رائے ہے کہ تعلیم میں غیر سرکاری سرگرمی کو منظم کیا جانا چاہئے۔ لیکن ضوابط میں بامعنی طور پر اس چیز پر توجہ نہیں دی گئی کہ مساوات اور معیاری نظام کو کیسے فروغ دیا جائے۔ چند حکومتیں اس بات کی نگرانی کرتی ہیں کہ آیا امیر گھرانوں کا نجی سکولوں کی طرف رجحان تعلیمی نظام میں تفریق پیدا کرتا ہے یا گھرانوں کی طرف سے تعلیم پر اخراجات عدم مساوات کو بڑھاتو نہیں رہے۔ بہت سی حکومتیں منتخب سکولوں میں داخلوں کی اجازت دیتی ہیں۔ بہت کم لوگ نجی ضمنی ٹیوشن یا لابنگ کو منظم کرتے ہیں، جو شراکت داری کی آڑ میں بڑی حد تک خفیہ رہتی ہے۔ اس سے بھی کم کے پاس ضوابط کو موثر طریقے سے نافذ کرنے اور عملدرآمد کرنے کے وسائل ہیں۔

تقریباً 25 سال قبل امریکہ میں جب سکول کے انتخاب کی بنیاد پر سرکاری تعلیم کی نئی تنظیمی شکلوں کے غیر مساوی اثرات کے بارے میں شواہد سامنے آنا شروع ہوئے تو ایک ابتدائی مطالعے کے مصنفین نے دو سوالات کے ساتھ نتائج کا مناسب خلاصہ پیش کیا: انتخاب کس کا؟ نقصان کس کا؟ (فلر اور ایلیور، 1996). جیسے جیسے دنیا بھر میں سکولوں کے انتخاب کی میکانیات، تاثیر اور نتائج پر مزید شواہد جمع ہوتے ہیں، عالمی تعلیم کی نگرانی رپورٹ ان سوالات کو عالمی سامعین تک لے آئی ہے۔ بنیادی اور ثانوی تعلیم میں غیر سرکاری سرگرمی کے اہم پہلوؤں یعنی فراہمی، ضوابط، مالی اعانت اور اثر و رسوخ پر توجہ مرکوز کی گئی ہے اور اس کے بعد دیگر تعلیمی سطحوں پر ان پہلوؤں پر زیادہ گہرائی سے نظر ڈالی گئی ہے، یہ وہ شعبے ہیں جن پر کم توجہ دی گئی ہے: یعنی ابتدائی بچپن کی تعلیم، یونیورسٹی کی تعلیم اور تکنیکی، پیشہ ورانہ اور بالغوں کی تعلیم۔

فراہمی خدمات

غیر سرکاری سکولوں میں داخلے کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے۔ دنیا بھر میں نجی اداروں کے حصے میں تقریباً 10 سالوں میں 7 فیصد پوائنٹس کا اضافہ ہوا جو 2002 میں 10 فیصد سے بڑھ کر 2013 میں پرائمری تعلیم میں 17 فیصد اور ثانوی تعلیم میں 2004 میں 19 فیصد سے بڑھ کر 2014 میں 26 فیصد ہو گیا، اس کے بعد سے یہ شرح جوں کی توں برقرار ہے۔ (**شکل 2**)۔

غیر سرکاری شعبے کی درجہ بندی عموماً ملکیت، انتظام اور مالی معاونت کے حوالے سے کی جاتی ہے۔ ریاست کے ساتھ خدمات فراہم کنندگان کے تعلقات، ان کے محرکات اور ان کی قیمت کو ان کو مختلف گروپوں میں تقسیم کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس رپورٹ کے تجزیے سے پتہ چلا ہے کہ عقیدے پر مبنی سکول 196 ممالک میں سے 124 ممالک میں پائے جا سکتے ہیں۔ غیر سرکاری تنظیموں (این جی او) اور کمیونٹی کے سکول 196 میں سے 74 ممالک میں پائے جاتے ہیں، یہ سکول عموماً ہنگامی حالات میں قائم کیے جاتے ہیں۔ منافع بخش سکول اقلیت میں ہیں، ماسوائے چند جگہوں کے، جیسے کہ متحدہ عرب امارات میں ایسے سکول پائے جاتے ہیں۔ سب سہارا افریقہ اور ایشیا میں کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک میں زیادہ تر واحد ملکیت والے سکولوں کے ایک وسیع سلسلے کو کم فیس والے نجی سکولوں کے طور پر جانا جاتا ہے۔

سرکاری اور غیر سرکاری سکولوں میں طلبا کی تعداد اور وسائل میں فرق ہوتا ہے۔ صرف کچھ غریب بچوں کے پاس نجی سکولوں میں جانے کا آپشن ہوتا ہے۔ تعلیم کے تجربے کے معیار کا جائزہ لینے کے لئے والدین کلاس سائز، اساتذہ کے معیار اور محنت، سکول میں جوابدہی، نظم و ضبط اور حفاظت، تعلیم، مذہب، نسل اور ثقافت کی زبان جیسے عوامل پر غور کرتے ہیں۔ برطانیہ میں 18 ہزار سرکاری سکولوں اور نجی انتظام میں چلائے جانے والے سرکاری سکولوں کا موازنہ کیا گیا۔ تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ موخر الذکر قسم کے سکولوں میں نااہل اساتذہ کی تعداد زیادہ پائی گئی۔ سرکاری اور نجی سکولوں میں دیگر وسائل میں فرق ہو سکتا ہے۔ لاطینی امریکہ میں نجی سکولوں میں فی طالب علم کمپیوٹر کی اوسط تعداد سرکاری سکولوں کے مقابلہ میں دگنی ہے۔

زیادہ تر شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ نجی سکول میں تعلیم کے دوران سیکھنے کا فائدہ محدود ہے۔ 31 کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک کے ڈیٹا سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر انفرادی گھرانوں کی دولت کو ایک طرف رکھ کر دیکھا جائے تو نجی سکول جانے سے تخمینہ پر یمیم آدھے سے دو تہائی تک کم ہو گیا۔ مزید برآں، بنیادی تعلیم کی غیر سرکاری فراہمی مختصر یا درمیانی مدت میں خلا کو پر کر سکتی ہے، اس سے تفاوت اور عدم مساوات پیدا ہو سکتی ہے۔ سویڈن میں 30 میں سے 29 میونسپلٹیوں کے لوئر سیکنڈری سکولوں میں تفاوت کا عنصر شدت سے پایا جاتا ہے، 16 میں اس کی بڑی وجہ سکول کا انتخاب ہے۔ اگرچہ غیر سرکاری سکولوں کے ساتھ مقابلے سے سرکاری سکولوں کو بہتر بنانے کی ترغیب ملنے کی توقع کی جاتی ہے لیکن اگر سرکاری سکولوں کے حکام کے پاس مالی وسائل یا کچھ کرنے کا اختیار موجود نہیں تو قرب و جوار میں محض کسی نجی یا دیگر سکول کی موجودگی اقدامات کرنے کی کافی ترغیب نہیں ہے۔

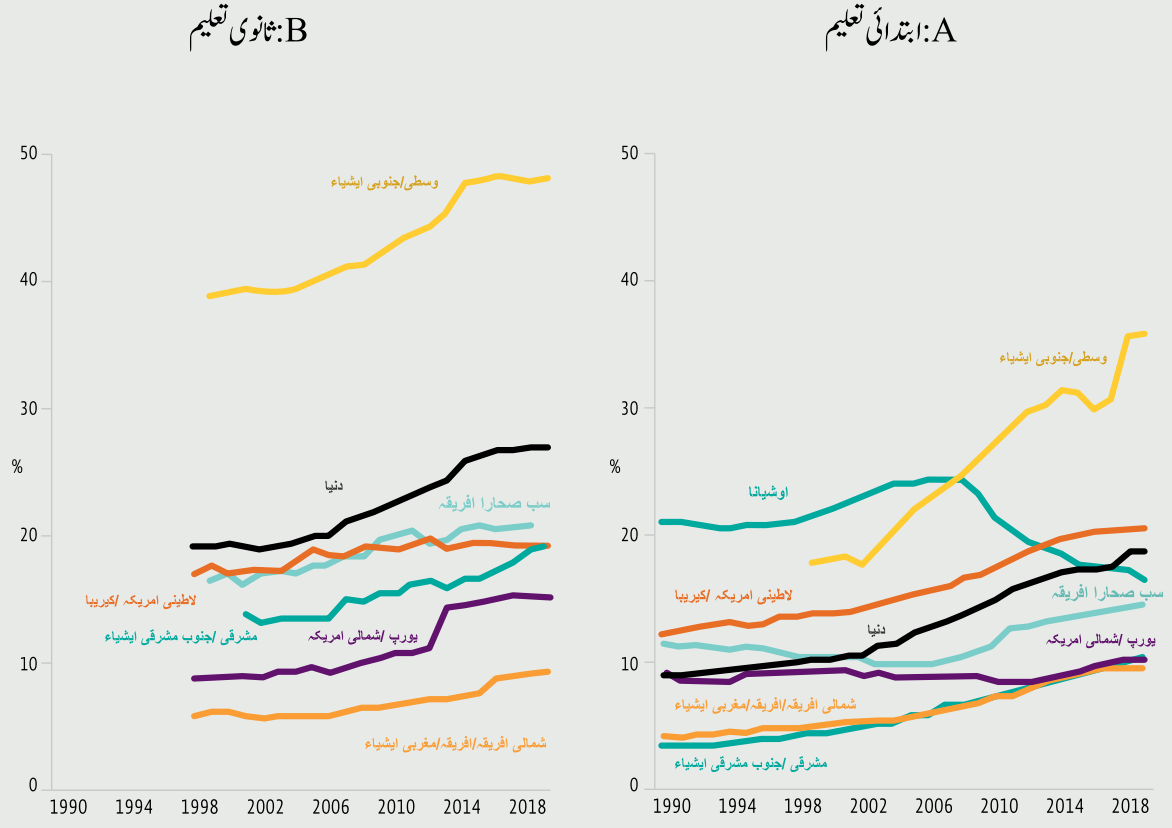
پرائیویٹ اضافی ٹیوشن تقریباً عالمی مسئلہ ہے۔ مشرقی ایشیا اور عرب ریاستوں کے متعدد ممالک میں رائج یہ رجحان ان علاقوں میں بھی پھیل رہا ہے جہاں یہ بالکل بھی نہیں پایا جاتا تھا، مثلاً ذیلی صحارا افریقہ اور شمالی یورپ۔ اضافی ٹیوشن کی مانگ طلبا کی طرف سے انتہائی فوائد کے حامل امتحانات میں مسابقتی فائدہ حاصل کرنے کی ضرورت سے وابستہ ہے۔ لیکن انفرادی طلبا کی کارکردگی پر ٹیوٹرنگ کا اثر ملا جلا ہے: کچھ مطالعات نے پیچھے رہنے والوں کے لئے مثبت اثرات کا پتہ لگایا ہے، جبکہ دیگر مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ ٹیوٹرنگ طلباء کی کارکردگی پر کوئی منظم مثبت اثر نہیں ڈالتی ہے۔ مزید برآں، ٹیوٹرنگ طالب علم اور استاد کے رویے کو منفی طور پر متاثر کرکے تعلیمی نظام کی کارکردگی کو کمزور کر سکتا ہے۔

ریاستی شمولیت کے لحاظ سے ٹیکسٹ بک پالیسی، خریداری اور تقسیم کا فرق۔ بعض ممالک میں اشاعت بنیادی طور پر سرکاری اور کنٹرول شدہ کاروباری اداروں کی طرف سے ہوتی ہے؛ بعض ممالک میں سرکاری اور نجی اشاعت کا مخلوط نظام موجود ہے۔ سپین سمیت بلند آمدنی والے کئی ممالک بنیادی طور پر نصابی کتابوں کی پیداوار کی ذمہ داری کاروباری اداروں پر چھوڑ دیتے ہیں، حکومت صرف گائیڈ لائنز فراہم کرنے اور تجاویز کی منظوری تک محدود ہوتی ہے۔ بین الاقوامی ناشروں، عطیہ دہندگان اور مقامی مفادات کے مابین باہمی روابط اکثر غریب ممالک میں مقامی اشاعت کی منتقلی کو پیچیدہ بنادیتے ہیں۔ مثال کے طور پر گیبون کی نصابی کتابوں کی صنعت پر ایڈیسیف کا غلبہ ہے جو دنیا کے سب سے بڑے پبلشرز میں سے ایک فرانسیسی ملکیت ہاچیٹ لیور کا نصابی کتب شائع کرنے والا ایک شعبہ ہے۔

شکل 2:

جنوبی ایشیا میں نجی اداروں میں داخلوں کی شرح سب سے زیادہ ہیں

نجی اداروں میں داخلوں کی شرح، بلحاظ تعلیمی سطح، 1990-2019



ماخذ: یو آئی ایس ڈیٹا بیس

مواد کی ڈیجیٹلائزیشن کے لئے زیادہ کام بڑی اشاعتی اور ٹیکنالوجی کمپنیاں کر رہی ہیں۔ تعلیم کی اشاعت میں عالمی منڈی کے رہنما پیئرسن نے آن لائن سکولنگ اور امتحانات پر زیادہ توجہ مرکوز کرتے ہوئے اپنا نعرہ 'نصابی کتابوں اور آن لائن تدریسی مواد کے دنیا کے سب سے بڑے ناشر' سے تبدیل کر کے 'دنیا کی ڈیجیٹل لرننگ کمپنی' کر دیا ہے۔ عالمی اور علاقائی نصابی کتابوں کے ناشروں کے علاوہ ٹیکنالوجی کی بڑی کمپنیاں آن لائن تعلیم کے شعبے میں داخل ہو چکی ہیں اور یہ رجحان کووڈ-19 وبا کے دوران مزید مضبوط ہوا ہے۔ امریکہ میں تعلیمی ٹیکنالوجی کی خریداری کے عمل کے تجربات کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ سکول کے اضلاع اور سکول عام طور پر تعلیمی ٹیکنالوجی کی بیش بہا کمپنیوں کی طرف سے مصنوعات کی ایک وسیع رینج خریدتے ہیں۔

حکومتیں تعلیم میں معاون خدمات کو زیادہ آؤٹ سورس کر رہی ہیں۔ آؤٹ سورسنگ کے ناقدین کو خدشہ ہے کہ نجکاری عوامی خدمات اور پیشہ ورانہ مہارت کو کمزور کر سکتی ہے۔ ایک آسٹریلوی تجزیے سے پتہ چلا ہے کہ صفائی کے عملے کے لیے معاہدوں میں اضافے کی وجہ سے ٹھیکیداروں کی تعداد میں اضافہ ہوا، کم ادائیگی کے واقعات بڑھے، صفائی کے اوقات میں کمی اور پیشہ ورانہ صحت اور حفاظتی معیار کم ہوئے۔

گورننس اور ضوابط

غیر ریاستی تعلیم فراہم کنندگان کی گورننس اکثر باہم مربوط نہیں ہوتی۔ اچھی گورننس اور موثر ضوابط حکومتوں کی اچھے معیار کی مساوی تعلیم فراہم کرنے کی صلاحیت کے کلیدی تعین کنندگان ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ 94 ممالک میں سیکٹر پلان یا حکمت عملی میں تعلیم کی فراہمی یا دیگر سروس ڈیلوری کے حوالے سے غیر سرکاری اداروں کی جانب سے مداخلت کی جاتی ہے۔ کچھ ممالک میں وزارتیں یا محکمے ذمہ داریاں بانٹتے ہیں۔ ان کی تقسیم، ہم آہنگی کا فقدان اور ذمہ داریوں کا متجاوز ہونا یا غلط طور پر ادا کرنا مساوات اور معیار کو منفی طور پر متاثر کر سکتا ہے۔ 83 فیصد ممالک میں غیر سرکاری فراہم کنندگان کی جوابدہی کا اختیار وزارت تعلیم کے پاس، جبکہ 13 فیصد میں متعدد حکام کے پاس ہوتا ہے۔ صرف 39 فیصد ممالک میں وزارت تعلیم کے تحت قومی سطح پر نجی محکمہ تعلیم، ڈویژن یا ایجنسی ہے۔ 22 فیصد ممالک میں وزارت تعلیم کے بجائے مذہبی امور کے حکام عقیدے پر مبنی سکولوں کی نگرانی کرتے ہیں جبکہ شمالی افریقہ اور مغربی ایشیا میں یہ تعداد 70 فیصد ہے۔

فنڈنگ کے نظام کا گورننس پر اثر پڑتا ہے۔ غیر سرکاری ادارے مختلف شکلوں میں براہ راست یا بالواسطہ سرکاری مالی معاونت حاصل کرتے ہیں: ان میں طلبا کو امداد (79 فیصد ممالک میں)، والدین کو سبسڈی (19 فیصد)، اساتذہ کی تنخواہوں یا دیگر آپریٹنگ اخراجات (تقریباً 60 فیصد) اور قرضے یا تحائف (19 فیصد) شامل ہیں۔ پبلک-نجی شراکت داری میں ہر ادارے کے درمیان مختلف سطحوں کی مشغولیت کے ساتھ ساتھ متنوع پالیسی اور ریگولیٹری انتظامات شامل ہیں۔ فنڈنگ کے نظام پر مطالعات کے جائزے میں اس کا اثر اکثر منفی پایا گیا ہے۔ 98 مطالعات میں سے کم از کم دو تہائی مطالعات میں، سبسڈی، واؤچر پروگراموں اور چارٹر پروگراموں کی ایکویٹی پر اثرات منفی پائے گئے ہیں۔

ضوابط سے تعلیمی معیار اور مساوات کو بہتر بنانے میں مدد ملنی چاہیے۔ تقریباً تمام ممالک کے پاس ایسے ضوابط ہیں جن میں غیر سرکاری سکولوں کے داخلے اور آپریشن کے حوالے سے دفعات شامل ہیں جن میں رجسٹریشن اور لائسنسنگ بھی شامل ہے۔ 80 فیصد ممالک میں جگہ کی ضروریات مثلاً پلاٹ یا بلڈنگ سائز اور کم از کم کلاس روم کی جگہ کے حوالے سے بھی ضوابط موجود ہیں۔ بھارتی ریاست ہریانہ میں سکولوں کے قیام کے لئے عمارت کی ملکیت یا کم از کم 20 سال کی لیز کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک اور ریاست اتر پردیش میں سکول کی منظوری حاصل کرنے کے لئے دو معیار استعمال کیے گئے ہیں: فی طالب علم کم از کم رقبہ (9 مربع میٹر) اور کلاس روم سائز (180 مربع میٹر) ہونا چاہیے۔ ضوابط میں پانی اور صفائی ستھرائی کا بھی احاطہ کیا گیا ہے۔ ڈیٹا رکھنے والے 47 فیصد ممالک میں غیر سرکاری سکولوں میں صنف کے لحاظ سے الگ الگ ٹوائلٹس کی کمی پائی گئی ہے۔ 74 فیصد ممالک میں شاگرد/اساتذہ کے تناسب کا حساب رکھا جاتا ہے۔ تقریباً 45 فیصد ممالک میں غیر سرکاری سکولوں میں داخلے کے طریقہ کار سے متعلق ضوابط پائے جاتے ہیں جبکہ 67 فیصد لازمی تعلیم میں غیر سرکاری سکولوں کی فیسوں کو ریگولیٹ کرتے ہیں۔ صرف آدھے سے کچھ زیادہ نصاب پر ضوابط موجود ہیں۔ 10 سال کے دوران 21

ممالک نے منافع کمانے کے ضوابط اور اساتذہ کی تصدیق پر 80 ضوابط متعارف کرائے ہیں۔

کمزور نفاذ اور ناکافی جوابدہی تعلیم کے معیار اور مساوات کو کمزور کرتا ہے۔ ضوابط کی موجودگی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ غیر سرکاری فراہم کنندگان اس کی تعمیل بھی کریں۔ کچھ کم اور کم درمیانی آمدنی والے ممالک میں، پیچیدہ، مہنگے یا طویل رجسٹریشن طریقہ کار فراہم کنندگان کو سرکاری شناخت حاصل کرنے سے روکتے ہیں۔ نائجیریا کی لاگوس ریاستی حکومت نے 2021 تک تقریباً 20,000 نجی سکولوں میں 4 میں سے 1 کو منظوری دی تھی۔ کم از کم 27 ممالک کے اعداد و شمار غیر رجسٹرڈ سکولوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ یوگنڈا میں غیر سرکاری سکولوں کو لائسنس یافتہ، رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ کی کیٹیگری میں تقسیم کیا گیا ہے: 14 فیصد پرائمری اور 13 فیصد سیکنڈری سکول غیر رجسٹرڈ ہیں۔ نگرانی کی کمی کے نتیجے میں طلباء کا انتخاب غیر رسمی طور پر بھی ہو سکتا ہے۔ بوگوٹا، کولمبیا میں، چارٹر سکولوں کا رعایت سکول پروگرام، جو کمزور طلبا کی خدمت کے لئے قائم کیا گیا تھا، نے عدم امتیاز اور رہائش کی قربت پر مبنی داخلہ پالیسی کا استعمال کیا؛ حقیقت میں، اگرچہ غیر رسمی طور پر ہی سہی، طلباء کو تعلیمی کارکردگی کی بنیاد پر منتخب کیا گیا۔

معیار کو یقینی بنانے کا عمل اور معیار مختلف ہوتے ہیں۔ عملی طور پر ہر ملک سکول کے معائنے کے ذریعے غیر سرکاری سکول کے معیارات نافذ کرتا ہے۔ 81 فیصد ممالک میں یہ ذمہ داری تمام قسم کے غیر سرکاری سکولوں پر لاگو ہوتی ہے۔ 6 فیصد میں اس کا تعلق صرف سرکاری امداد یافتہ سکولوں سے ہے۔ اس کے علاوہ 81 فیصد ممالک کے پاس بڑے پیمانے پر جائزے میں غیر سرکاری سکولوں کی شرکت کو لازمی قرار دینے کے ضوابط ہیں۔ ان میں سے نصف سے زیادہ ممالک میں اس ذمہ داری میں ہر قسم کے غیر سرکاری سکولوں کو شامل کیا گیا ہے جبکہ 12 فیصد میں اس کا تعلق صرف سرکاری امداد یافتہ سکولوں سے ہے۔

موثر جوابدہی کے طریقہ کار، پابندیوں اور تدارک کے طریقہ کار سے بھی تعمیل کو فروغ مل سکتا ہے۔ حکومت کو معیار، معلومات، تحفظ اور شمولیت کے معیارات کی تعمیل کے لئے تعلیمی فراہم کنندگان کا احتساب کرنا چاہئے۔ اگر غیر سرکاری سکول ضوابط کی تعمیل نہیں کرتے تو تقریباً تمام ممالک پابندیوں، سکول بند کرنے یا لائسنس واپس لینے جیسے ضوابط کا اطلاق کرتے ہیں۔ تقریبا 54 فیصد ممالک اس طرح کی بندشوں کے دورانیے کو بھی منظم کرتے ہیں۔ تقریبا 90 ممالک میں اساتذہ اور سکول کے اہلکاروں کے لئے اخلاقیات یا طرز عمل کے ضابطے موجود ہیں جو اکثر غیر سرکاری فراہم کنندگان کا احاطہ کرتے ہیں۔

نجی ضمنی ٹیوٹرنگ کو شاذ و نادر ہی منظم کیا جاتا ہے۔ 48 فیصد ممالک میں نجی ٹیوٹرنگ غیر منظم ہے۔ صرف 53 ممالک تعلیمی قانون سازی میں اسے ریگولیٹ کرتے ہیں جبکہ 19 ممالک اسے صرف تجارتی قانون کے تحت ریگولیٹ کرتے ہیں۔ 31 فیصد ممالک میں ضوابط ٹیوٹرز کی مطلوبہ اہلیت کا تعین کرتے ہیں؛ 10 ممالک نے واضح طور پر اساتذہ پر ٹیوٹرنگ پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔ چین میں 2021 کے ایک قانون کے تحت لازمی سکول نصاب پڑھانے والی فرموں پر منافع کمانے اور سرمایہ اکٹھا کرنے پر بھی پابندی عائد کی گئی ہے جس کے تحت نئے لائسنس جاری کرنے سے روکا جا سکتا ہے۔ کمپنیوں کو کام جاری رکھنے کے لئے غیر منافع بخش بننے کی ضرورت ہے۔ حکومت نے خصوصی طور پر نجی ٹیوٹرنگ کمپنیوں کو ریگولیٹ کرنے اور نگرانی کے لئے ایک محکمہ قائم کیا ہے۔

مالیات

غیر ریاستی فراہم کنندگان کو فنڈز کی فراہمی کے حوالے سے حکومتوں کے فیصلوں میں تفاوت پایا جاتا ہے۔ کینیڈا میں حکومت غیر سرکاری سکولوں کے اخراجات کا 30 فیصد جبکہ سرکاری سکولوں کے اخراجات کا 94 فیصد برداشت کرتی ہے۔ نیدرلینڈز میں تمام سکول، چاہے وہ کسی بھی قسم کے ہوں، عملے اور آپریٹنگ اخراجات کے لئے بلاک گرانٹ اور محروم سماجی اقتصادی پس منظر اور خصوصی تعلیم کی ضروریات کے حامل طلبا کے لئے اضافی فنڈز حاصل کرتے ہیں۔ 2000 سے چلی، ہنگری، سویڈن اور برطانیہ سمیت متعدد ممالک میں زیر کفالت نجی سکولوں کے اندراج کے حصے میں اضافہ ہوا ہے، جو اپنی فنڈنگ کا کم از کم 50 فیصد حکومت سے وصول کرتے ہیں۔

حکومتیں غیر سرکاری سکولوں کے کچھ اخراجات کی مالی معاونت کرتی ہیں۔ بنگلہ دیش میں 16,000 سے زائد غیر سرکاری سیکنڈری سکولوں اور 7600 مدرسوں کے اساتذہ کو تنخواہوں کے لئے ماہانہ ادائیگیاں حکومت کی طرف سے کی جاتی ہیں، ان اداروں میں مجموعی طور پر 96 فیصد طلبہ کا اندراج ہوتا ہے۔ لیکن ہیٹی، جہاں 85 فیصد پرائمری سکول غیر سرکاری ہیں، وہاں تنخواہوں کے

اخراجات فراہم نہیں کیے جاتے۔ بھارت میں 20-2019 میں صرف 6 فیصد پرائمری اور سیکنڈری سکولوں کو اساتذہ کی تنخواہوں کے لئے گرانٹ ملی۔ انڈونیشیا میں مدارس اور اسلامی بورڈنگ سکول جنہیں پیسنٹرین کے نام سے جانا جاتا ہے، جو تمام نجی سکولوں کا 35 فیصد ہیں، کچھ فنڈنگ میکانزم سے خارج ہیں۔

کچھ حکومتیں غیر ریاستی سکولوں میں محروم طلبا کے داخلے کے لیے مالی معاونت کرتی ہیں۔ بھارت میں 2009 کے رائٹ ٹو ایجوکیشن ایکٹ کے تحت نجی سکولوں کو کم آمدنی والے خاندانوں کے بچوں کو گریڈ 1 کی 25 فیصد نشستیں دینا ہوتی ہیں؛ اس کے بدلے میں حکومت ان کے ٹیوشن اخراجات کی ادائیگی کرتی ہے۔ اس کے برعکس Côte ڈی آئیور جہاں 11-2010 اور 2017-18 کے درمیان سبسڈی والے سیکنڈری سکولوں میں طلبا کی تعداد چار گنا بڑھ گئی، وہاں مساوی رسائی کے ہدف پر توجہ نہیں دی گئی۔

گھرانوں کو بھاری بوجھ اور مشکل انتخاب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جی ڈی پی کے حصے کے طور پر گھرانوں کی سطح پر تعلیم پر اخراجات زیادہ آمدنی والے ممالک میں 0.3 فیصد اور کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک میں 1 فیصد ہیں۔ ال سلواڈور میں جی ڈی پی کا 1.2 فیصد، مراکش میں 1.5 فیصد، بھارت میں 1.8 فیصد اور گھانا میں 2.5 فیصد ہے۔ جبکہ غریب ترین 20 فیصد گھرانوں نے ارجنٹائن، کوسٹاریکا، فلپائن اور زیمبیا میں تعلیم پر عملی طور پر کچھ نہیں کیا، 20 فیصد جی ڈی پی کے مالک امیر ترین گھرانے 0.5 فیصد سے 1.7 فیصد کے درمیان ہے۔

سرکاری تعلیم اکثر مفت نہیں ہوتی۔ کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک میں گھریلو اخراجات کا تقریباً ایک تہائی سرکاری سکولوں میں بچے داخل کرانے والے گھرانوں سے آتا ہے۔ گوئٹے مالا اور پاکستان میں نجی سکولوں میں بچوں کو داخل کرانے والے گھرانوں کے اخراجات کا حصہ تقریباً 80 فیصد ہے؛ سرکاری سکولوں میں بچوں والے گھرانوں میں چین اور کینیا میں اخراجات کا تقریباً 60 فیصد حصہ ہے۔ متحدہ جمہوریہ تنزانیہ کے دیہی علاقوں میں تین چوتھائی سے زیادہ خاندان پرائمری سکولوں کو اخراجات کی ادائیگی کو لازمی سمجھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اگر تعاون میں تاخیر ہوتی ہے تو بچوں کو سزا دی جاسکتی ہے۔ آسٹریلیا میں والدین کی مالی معاملات میں شراکت سکولوں کے درمیان عدم مساوات کو بڑھاتی ہے۔

بہت سے گھرانوں کے لئے نجی ضمنی ٹیوشن پر ایک بڑی لاگت آتی ہے۔ چین میں گھرانوں نے 2017 میں اپنے کل تعلیمی اخراجات کا تقریباً ایک تہائی حصہ سکول سے باہر اخراجات کے لیے مختص کیا تھا جو دیہی گھرانوں کے لیے 17 فیصد سے لے کر شہری گھرانوں کے لیے 42 فیصد تک تھا۔ مصر میں عام ثانوی تعلیم کے طلبا میں فی کس اوسط اخراجات کے حصے کے طور پر گھرانوں کے امیر ترین افراد نے نجی ٹیوشن پر 51 فیصد اور غریب ترین گھرانوں نے 29 فیصد خرچ کیے۔ میانمار میں ٹیوشن گھریلو تعلیم کے کل اخراجات کا 42 فیصد ہے۔

نجی فراہم کنندگان گھریلو اخراجات پر انحصار کرتے ہیں۔ 51 اپر مڈل اور زیادہ آمدنی والے تعلیمی نظاموں میں سے 28 زیادہ تر نجی سیکنڈری سکول اپنی آمدنی کا کم از کم 80 فیصد فیسوں کی مد میں وصول کرتے ہیں۔ کم اور کم تر آمدنی والے ممالک میں غریب والدین نجی سکولوں کے اخراجات سے نمٹنے کے لئے مختلف حکمت عملی استعمال کرتے ہیں۔ عالمی سطح پر ہر چھ میں سے ایک خاندان سکول کی فیس ادا کرنے کے لئے بچت کرتا ہے جبکہ تقریباً 8 فیصد گھرانے قرض بھی لیتے ہیں۔ ہیٹی، کینیا، فلپائن اور یوگنڈا میں 30 فیصد یا اس سے زائد گھرانے سکول کی فیس کے لیے قرض لیتے ہیں۔

کووڈ-19 سے نجی سکولوں کی فنڈنگ کافی حد تک متاثر ہوئی ہے۔ اس وبا نے نجی سکولوں کو متاثر کیا ہے، خاص طور پر وہ جو سکولوں کی فیسوں پر انحصار کرتے ہیں۔ نائجیریا نے نجی سکولوں کے اساتذہ کی ادائیگی کے لیے کم سود والے قرضوں کے ساتھ ایک محرک پیکج کا آغاز کیا۔ گھانا میں نجی سکولوں کو چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے لئے ایک عمومی پروگرام کے حصے کے طور پر مدد ملی۔ ویت نام نے نجی سکول اساتذہ کا احاطہ کرنے کے لئے نقد منتقلی کے پروگراموں میں توسیع کی۔ پاناما میں 35 فیصد سے 40 فیصد والدین ماہانہ فیس کی قسطیں ادا نہیں کر سکے۔ ایکواڈور میں سرکاری سکولوں میں داخلے میں 6.5 فیصد یعنی ایک لاکھ 20 ہزار طلبا کا اضافہ ہوا جو نجی سکولوں سے منتقل ہوئے۔

نجی تعلیم کی مالی اعانت کے لئے امداد کا استعمال قابل بحث موضوع ہے۔ تقریباً 1.2 بلین امریکی ڈالر کی تعلیمی امداد میں سے انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن نے نجی سکولوں کے لئے 15 فیصد مختص کیا لیکن سول سوسائٹی تنظیموں کے دباؤ کے بعد 2019 میں فیس وصول کرنے والے نجی سکولوں کے لیے فراہم کی

جانے والی امداد منجمد کر دی گئی۔ گلوبل پارٹنر شپ فار ایجوکیشن نے نجی شعبے کی حکمت عملی تیار کی لیکن اس پر بات چیت کے دوران مخالفت کے نتیجے میں ایک ایسی شق متعارف کروائی گئی جس کے ذریعے منافع کمانے کی غرض سے بنیادی تعلیمی خدمات فراہم کرنے والے اداروں کو امداد کی فراہمی پر پابندی عائد کی جا سکتی ہے۔

عطیہ دہندگان سرکاری اور نجی شراکت داری کے تجربات کر رہے ہیں۔ مصر، فلپائن اور جنوبی افریقہ سمیت نقدر قم کی کمی سے دوچار حکومتوں نے عوامی تعلیم کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے اور وسعت دینے کے لئے نجی سرمایہ اکٹھا کیا ہے۔ کچھ عطیہ دہندگان نے اس طرح کی شراکت داری کے ذریعے مالی اعانت بڑھانے کے لئے اپنے فنڈز کو ایک محرک کے طور پر استعمال کرنے پر غور کیا۔ لیکن اس بات پر تشویش پائی جاتی ہے کہ جو حکومتیں شراکت داری کو ڈیزائن، نافذ اور منظم کر سکتی ہیں وہ اپنے مقاصد کے حصول کے لئے سرکاری سطح پر بھی یہ اقدامات کر سکتی ہیں۔

تعلیم میں فلاحی اور کارپوریٹ سرگرمیوں کا مالی تعاون بہت کم ہے۔ ان تصورات کے باوجود کہ تعلیم پر فلاحی بنیادوں پر خرچ کی جانے والی رقم بڑھ رہی ہے، یہ نسبتاً زیادہ موثر نہیں ہے۔ اقتصادی تعاون اور ترقی کی تنظیم (او ای سی ڈی) کے ایک اقدام نیٹ ورک آف فاؤنڈیشنز ورکنگ فار ڈویلپمنٹ کے ذریعے 143 فلاحی تنظیموں کی طرف سے دی گئی امداد کا جائزہ لیا گیا ہے، جائزے کے مطابق 2013 سے 2015 تک تین سالوں کے دوران تعلیم کے شعبے کو 2.1 ارب امریکی ڈالر ملے، یہ رقم اس عرصے کے دوران ان تنظیموں کی طرف سے فراہم کی جانے والی کل رقم کا صرف 9 فیصد ہے۔

اثرات

کارکردگی، اختراع اور مساوات سے متعلق دلائل تعلیم میں غیر حکومتی اداروں کے کردار پر بحث کا بنیادی حصہ ہیں۔ مباحثوں میں اکثر سختی اور عدم اعتماد کا تاثر پایا جاتا ہے کیونکہ دنیا کے دو بالکل مختلف نظریات ایک دوسرے سے متصادم ہوتے ہیں۔ مختلف گروپ غیر سرکاری اداروں کے لئے مضبوط کردار کے حق میں یا اس کے خلاف رائے عامہ اور تعلیمی پالیسی پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے طریقہ ہائے کار میں وکالت اور لابنگ نیٹ ورک، تحقیق اور فنڈنگ شامل ہیں جو اکثر اشیاء اور خدمات کی فروخت سے وابستہ ہوتے ہیں۔ سیاسی خیالات اور معاشی مفادات کے اس مقابلے میں جہاں گروپ اپنے نقطہ نظر کو غالب لانے کے لئے جائز اور ناجائز ذرائع استعمال کرتے ہیں، چیلنج یہ ہوتا ہے کہ عوامی تعلیمی پالیسی کے عمل کی شفافیت اور سالمیت کو برقرار رکھتے ہوئے مفاد پرستوں کو اس سے دور رکھا جائے۔

زیادہ تر گروپ تعلیم میں غیر سرکاری فراہم کنندگان کے حوالے سے یکساں موقف نہیں رکھتے۔ سول سوسائٹی کی تنظیمیں اکثر تنقید کرتی ہیں، وہ نجکاری اور تعلیم میں اس طرح کے رجحانات پر تشویش کا اظہار کرتی ہیں اور یہ دلیل دیتی ہیں کہ تعلیم کو جمہوری کنٹرول میں رہنا چاہئے۔ اس کے باوجود حقوق پر مبنی تحریک مثلاً تعلیم کی عالمی مہم کے اندر بھی اراکین اپنے ممالک میں نظر آنے والی حقیقتوں کے تناظر میں نرم رویہ گوشہ رکھتے ہیں۔ اس رپورٹ کے لئے کئے گئے اراکین کے ایک سروے میں 43 فیصد نے منافع بخش فراہمی کے بارے میں منفی نقطہ نظر کا اظہار کیا لیکن 12 فیصد نے حمایت کی؛ سرکاری اور نجی شراکت داری کے حوالے سے یہ شرحیں 41 فیصد اور 20 فیصد رہیں اور باقی نے ملے جلے نقطہ نظر کا اظہار کیا۔

عالمی ایڈووکیسی نیٹ ورکس نے نجکاری اور کمرشلائزیشن کو تعلیم کے حق کے لئے خطرہ قرار دیا ہے۔ اس نقطہ نظر کا اظہار سرکاری سطح پر تعلیم کی فراہمی اور تعلیم میں نجی شمولیت کو منظم کرنے کے لئے ریاستوں کی انسانی حقوق کی ذمہ داریوں کے بارے میں عابدجان اصولوں (Abidjan Principles) میں کیا گیا ہے۔ 2018 میں کینیا کے 10 شہریوں نے انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن (آئی ایف سی) کے آزاد جوابدہی میکانزم کمپلینس ایڈوائزر محتسب کے پاس شکایت درج کرائی تھی جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ برج انٹرنیشنل اکیڈمیز جو ایک منافع بخش چین ہے، نصاب، صحت اور تحفظ اور مزدوروں کے معیارات کی خلاف ورزی کر رہی ہے۔ 2020 میں آئی ایف سی نے سکولوں کی چین میں سرمایہ کاری منجمد کر دی جبکہ عالمی بینک کے آزاد جائزہ گروپ نے نجی سکولوں میں سرمایہ کاری کی تشخیص کا آغاز کیا۔

بہت سی بین الاقوامی تنظیموں کی جانب سے غیر سرکاری فراہم کنندگان کو بلا روک ٹوک حمایت اور وسائل کی فراہمی ایجنڈوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ عالمی بینک جن ذرائع سے پالیسی سازی پر اثر انداز ہوتا ہے ان میں نجی شعبے کی شمولیت کا ایک ماڈیول بھی شامل ہے جسے بہتر تعلیمی نتائج کے نظام کے نقطہ نظر کے تحت سیکھنے کو فروغ دینے کے لئے 13 اہم ترین پالیسی شعبوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔ بینک نے 10 میں سے 9 ممالک میں نجی سطح پر فراہمی میں

توسیع کی سفارش کی ہے۔ یونیسیف کی میزبانی میں تعلیمی نتائج کا فنڈ سرمایہ کاروں کو نتائج پر مبنی فنانسنگ منصوبوں کی طرف راغب کرتا ہے، جن کا تعلیم میں اچھا ٹریک ریکارڈ نہیں ہے۔ بین الاقوامی معاونت سے فائدہ اٹھانے والی تنظیموں میں آرک بھی شامل ہے جو انگلینڈ میں سرکاری سکولوں کو چلانے سے لے کر لائبیریا اور جنوبی افریقہ سمیت متعدد ممالک میں سرکاری اور نجی شراکت داری کے نفاذ کے بارے میں ایڈوائزری فراہم کرنے اور ان پر عمل درآمد میں مدد کا کام کرتی ہے۔

تعلیم کے میدان میں غیر حکومتی اداروں کے کردار کے حوالے سے فاؤنڈیشنز مختلف نقطہ نظر رکھتی ہیں۔ کارپوریٹ اور فلاحی بنیادوں کے متنوع محرکات ان کی ایک گروپ کے طور پر درجہ بندی کرنا مشکل بناتے ہیں۔ اکثر فاؤنڈیشنز کو خاص سمت میں پالیسی پر اثرانداز ہونے کی کوشش کرنے پر تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ فلاحی کام کرنے والی لیمن فاؤنڈیشن نے متعدد مشاورتوں کے بعد برازیل میں قومی سطح پر سیکھنے کے معیارات متعارف کرانے میں مدد کی۔

اساتذہ کی یونینز سرکاری سطح پر تعلیم کی حمایت کے لئے وکالت کی کوششوں میں سب سے آگے رہی ہیں۔ یونینز نے غیر ضروری کمرشلائزیشن اور عوامی خدمات کی آؤٹ سورسنگ کے ذریعے سرکاری تعلیم کو کمزور کرنے کی کوششوں کو موثر طریقے سے بے نقاب کیا ہے۔ اساتذہ یونینز کی ایک فیڈریشن ایجوکیشن انٹرنیشنل نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ کیا لاطینی امریکہ، مثال کے طور پر کوسٹاریکا اور جمہوریہ ڈومینیکن میں، سرکاری اور نجی شراکت داری کا وسیع پیمانے پر استعمال انہی مقاصد کی تکمیل کرنے والے سرکاری اداروں کو نقصان نہیں پہنچا رہا۔ لیکن بعض مواقع پر سرکاری تعلیم کو مستحکم کرنے کی کوششوں کو کمزور کرنے پر یونین کے ہتھکنڈوں کو تنقید کا نشانہ بھی بنایا گیا ہے۔

کاروباری ادارے انسانی سرمائے کے نقطہ نظر سے تعلیم میں اصلاحات کی حمایت کرتے ہیں۔ جاپان بزنس فیڈریشن نے دنیا بھر کی طاقتور اقتصادی لابیوں کی طرح تعلیمی پالیسی کی سفارشات جاری کی ہیں جو جدید کاری اور اکیسویں صدی کی مہارتوں کی طرف راغب کرتی ہے۔ کچھ لوگوں نے ان سفارشات کو آجروں کی خدمات حاصل کرنے اور تربیت کے طریقوں سے متضاد قرار دیتے ہوئے تنقید کی ہے۔ گلوبل بزنس کولیشن فار ایجوکیشن اپنے اراکین پر زور دیتا ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں، قیادت اور وسائل کو استعمال کرتے ہوئے تعلیم کے سیاسی پہلوؤں کو اجاگر کریں۔ اس پر ان کے نقادوں کا جواب ہے کہ سرکاری تعلیم کی بہترین حمایت ٹیکس سے بچنے اور چوری کے خلاف مہمات کے ساتھ حقیقی طور پر شامل ہونا ہوگا۔ اس بارے میں بھی خدشات کا اظہار کیا گیا ہے کہ کس طرح تعلیمی ٹیکنالوجی فرموں نے، جو حکومتوں کی مصنوعات کو عوامی بھلائی سے ہم آہنگ نہ کرنے کے طریقوں سے مارکیٹنگ تکنیک استعمال کرتی ہیں، کووڈ-19 بحران اور ریموٹ لرننگ کی طرف منتقلی کے دوران اپنی کوششیں تیز کیں۔

ابتدائی بچپن میں نگہداشت اور تعلیم

غیر ریاستی ادارے 3 سال سے کم عمر بچوں کی دیکھ بھال اور تعلیمی خدمات میں زیادہ نمایاں ہیں۔ 2018ء میں زیادہ آمدنی والے 33 ممالک میں کل داخلوں میں نجی اداروں کا 57 فیصد حصہ تھا۔ آسٹریلیا، آئرلینڈ، نیدرلینڈز، نیوزی لینڈ اور برطانیہ میں منافع بخش نجی شعبہ زیادہ پیش پیش ہے۔ جرمنی میں 2017 میں 73 فیصد داخلے نجی اداروں میں ہوئے لیکن ان میں سے صرف 3 فیصد ادارے منافع بخش تھے۔ درمیانی آمدنی والے 33 ممالک میں غیر حکومتی اداروں کا حصہ 3 سال سے کم عمر بچوں کے اندراج کا 46 فیصد ہے جو روس میں صفر کے قریب سے لے کر ترکی میں 100 فیصد تک ہے۔ ال سلواڈور سمیت صرف چند ممالک ہی زیادہ سے زیادہ سرکاری تعلیم کی طرف منتقل ہوئے ہیں۔ کولمبیا، گوئٹے مالا اور پیرو سمیت لاطینی امریکی ممالک نے چھوٹے پیمانے پر کمیونٹی پر مبنی بچوں کی دیکھ بھال کے پروگراموں کو اپنایا ہے۔ آجر پر مبنی فراہمی، جو امیر ممالک میں نسبتاً عام ہے، صرف غریب ممالک میں بتدریج بڑھ رہی ہے۔ ایک اہم چیلنج یہ ہے کہ کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک میں باضابطہ شعبے میں روزگار کا حصہ صرف 30 فیصد ہے۔

غیر حکومتی ادارے بنیادی تعلیم کے مقابلے میں پری پرائمری میں زیادہ نمایاں ہیں۔ 2000 سے 2019 کے درمیان پری پرائمری تعلیم کے مجموعی اندراج میں نجی اداروں کا حصہ 28.5 فیصد سے بڑھ کر 37 فیصد ہو گیا جو مشرقی اور جنوب مشرقی ایشیا میں 55 فیصد تک پہنچ چکا ہے۔ چین میں 'walking on two legs' کی پالیسی کے تحت نجی اداروں کا حصہ 31 فیصد سے بڑھ کر 57 فیصد ہو گیا ہے۔ ویت نام میں نجی اندراج کا حصہ 2003 میں 60 فیصد سے کم ہو کر 2014 میں 12 فیصد رہ گیا۔ یوکرائن سمیت مشرقی یورپی ممالک میں یہ شرح ایک فیصد سے بھی کم سے لے کر کیریبین (جیسے اینٹیگوا اور

باربوڈا) اور بحرالکاہل کے خطے میں 95 فیصد سے زیادہ تک ہیں جہاں تعلیم کی فراہمی یا تو کمیونٹی پر مبنی (جیسے وانواتو) یا مذہبی مشنز (جیسے ساموا) سے منسلک ہوتی ہے۔ الجزائر اور مصر کی قیادت میں شمالی افریقہ اور مغربی ایشیا وہ خطہ ہے جس میں پری پرائمری تعلیمی اندراج میں نجی اداروں کے حصے میں سب سے زیادہ کمی ریکارڈ کی گئی جو 2000 میں 53 فیصد تھی اور 2019 میں 36 فیصد رہ گئی۔ اس کے برعکس 2000ء سے 2018ء کے درمیان اسرائیل میں نجی اداروں کا حصہ 5 فیصد سے بڑھ کر 36 فیصد اور کویت میں 26 فیصد سے بڑھ کر 45 فیصد ہو گیا۔

غیر سرکاری پری پرائمری تعلیم کی فراہمی کی لاگت غریب ترین لوگوں کے لئے بہت زیادہ ہو سکتی ہے۔ گھرانوں کے سروے سے پتہ چلتا ہے کہ انتظامی اعداد و شمار میں سات ذیلی صحارا افریقی ممالک میں سے چھ میں غیر ریاستی اندراج کے حصے کو اوسطاً 20 فیصد پوائنٹس کم دکھایا گیا ہے۔ غیر سرکاری سطح پر تعلیم کی فراہمی نے بنیادی طور پر شہری علاقوں میں طلب کو پورا کیا ہے، جہاں اس طرح کی خدمات زیادہ عام طور پر دستیاب ہوتی ہیں، اور اس کی استطاعت رکھنے والے امیر گھرانوں کی طرف سے اس کی طلب زیادہ ہوتی ہے۔ گھریلو کھپت کے سالانہ حصے کے طور پر نجی پری پرائمری تعلیم گھانا کے امیر ترین افراد کے لئے 6 فیصد اور غریب ترین لوگوں کے لئے 17 فیصد ہے؛ ایتھوپیا میں 4 فیصد اور 21 فیصد ہیں۔

غیر سرکاری فراہمی گورننس اور ضوابط کار کو چیلنج کرتی ہے۔ غیر حکومتی اداروں کی کثرت گورننس کو پیچیدہ بناتی ہے۔ کمبوڈیا میں کمیونٹی پری سکولوں کے لئے الگ الگ ضوابط اور احکامات ہیں۔ سری لنکا میں ملٹی سیکٹر ریگولیٹری فریم ورک کی عدم موجودگی کا مطلب ہے متعدد وزارتوں (تعلیم، صحت اور خواتین اور بچوں کے امور) اور صوبائی کونسلوں کے کام کا دائرہ کار ایک دوسرے سے متجاوز ہے۔ لاگوس، نائجیریا میں ریاستی وزارت تعلیم کی طرف سے ایک ایسے نجی پری سکول کا معائنہ کرنے کا امکان زیادہ پایا جاتا ہے جو کم فیس (48 فیصد) کے مقابلے میں زیادہ فیس (68٪) وصول کر رہا ہو۔ کینیا کے شہر نیروبی میں کمیونٹی سکولوں کا مذہبی، خیراتی یا منافع بخش سکولوں کے مقابلے میں زیادہ معائنہ کیا جاتا ہے۔

غیر ریاستی فراہم کنندگان کا معیار انتہائی متغیر ہے۔ بہت سے کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک میں نجی ماہرین تعلیم کم تربیت یافتہ ہوتے ہیں اور ان کے پاس سرکاری شعبے کے اساتذہ کے مقابلے میں پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع کم ہوتے ہیں۔ صرف 8 فیصد نجی لیکن 75 فیصد سرکاری کنڈرگارٹن اساتذہ گھانا ایجوکیشن سروس کا تربیتی پروگرام مکمل کرتے ہیں کیونکہ نجی اساتذہ کے لئے کوئی کم از کم اہلیت مقرر نہیں ہے۔ برازیل کی طرح غیر سرکاری پری سکولوں میں انگریزی کو ذریعہ تعلیم کے طور پر استعمال کرنا ترقی کے لحاظ سے مناسب نصاب اور معیار کے مقبول تصورات کے درمیان تضاد کی ایک مثال ہے۔

کم اور درمیانی آمدنی والے چند ممالک کے پاس معیار کو یقینی بنانے کے طریقہ کار پر انتظامی تقاضے لاگو نہیں ہوتے۔ جمیکا میں جہاں تعلیم کی فراہمی بنیادی طور پر غیر سرکاری ہاتھوں میں ہے، وزارت تعلیم اہل انسپکٹروں کے ذریعہ کام چلاتا ہے؛ دیگر عملہ 12 قومی معیارات کی بنیاد پر ماہانہ وزٹ کرتا ہے جس میں بچوں، اساتذہ، والدین، نگہداشت کرنے والوں اور کمیونٹی ممبران کے درمیان تعامل اور تعلقات کا جائزہ بھی شامل ہوتا ہے۔ فلپائنی حکومت کی جانب سے فلپائن ابتدائی بچپن کی ترقیاتی چیک لسٹ کے ذریعے قومی معیارات اور اہلیتوں کی نگرانی کی جاتی ہے۔

غیر حکومتی ادارے جدت لاتے ہیں اور ECCE کے حصول کے لیے وکالت کرتے ہیں۔ تاریخی طور پر پرعزم ماہرین تعلیم بچوں پر مرکوز تعلیم کے اپنے وژن کو آگے بڑھانے کے لئے باضابطہ عوامی تعلیمی نظام سے باہر یا حاشیے پر کام کرتے تھے۔ تعلیمی محققین ابتدائی بچپن کے تعلیمی پروگراموں کی طویل مدتی تاثیر پر توجہ دیتے ہیں اور سرکاری حکام کو اس طرح کے پروگراموں کو بڑھانے کی ترغیب دیتے ہیں۔ غیر حکومتی ادارے خارج شدہ بچوں کو سکول سسٹم میں شامل کرنے کی حمایت کرتے ہیں، چلی میں ماؤں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں، فلپائن میں غریب کام کرنے والے والدین اور رومانیہ کے اداروں میں بچوں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔ برنارڈ وان لیر فاؤنڈیشن، آغا خان فاؤنڈیشن اور اوپن سوسائٹی فاؤنڈیشن جیسی تنظیموں نے ای سی ای کی حمایت اور معاونت کو متحرک کرنے کے لیے کام کیا ہے۔

یونیورسٹی کی تعلیم

تقریباً تمام ممالک حکومتی اور غیر حکومتی اداروں کے امتزاج کے ذریعے یونیورسٹی تعلیم کی **فراہمی** کو یقینی بناتے ہیں۔ عالمی سطح پر تقریباً 33 فیصد طلبا نجی یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم ہیں، وسطی اور جنوبی ایشیا اور لاطینی امریکہ اور کیریبین میں یہ شرح سب سے زیادہ ہے۔ غیر حکومتی سطح پر فراہمی میں اضافہ

مختلف وجوہات کو پورا کرتا ہے۔ مذہب یا ثقافت پر مبنی ادارے تاریخ اور روایت سے جڑے ہوئے ہیں جو 'مختلف النوع' تعلیم کی ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ اشرافیہ کے ادارے اکثر زیادہ خوشحال لوگوں کی طرف سے 'بہتر' تعلیم کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے وجود میں آتے ہیں۔ مزید یہ کہ، چھوٹے اور گروہی بنیاد پر غیر جانبدار ادارے دور حاضر میں زیادہ پروان چڑھے ہیں جس کی بنیادی وجہ یونیورسٹی سطح کی تعلیم کی مانگ میں اضافہ ہے، جسے سرکاری بجٹ سے پورا کرنا مشکل ہو گیا ہے۔

نظام کے معیار پر غیر ریاستی اداروں کے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ فیس وصول کرنے والے چھوٹے ادارے صرف چند شعبوں میں تعلیم فراہم کرتے ہیں، یہ شعبے زیادہ تر پیشہ ورانہ ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں تقریباً 40 فیصد نجی کالج عام طور پر صرف ایک شعبہ میں تعلیم فراہم کرتے ہیں۔ غیر ریاستی اداروں کے تعلیمی عملے کے کل وقتی ہونے کا امکان کم ہوتا ہے، سینیگال میں یہ شرح 20 فیصد سے بھی کم ہے – یہ بھی اکثر سرکاری اداروں کے پروفیسر ہوتے ہیں جو یہاں ڈبل جاب کرتے ہیں۔ ملائیشیا میں ایسے پروفیسرز کی شرح چھوٹے اور نئے غیر سرکاری اداروں میں عملے کے 80 فیصد تک ہے۔ منافع کار جہاں بازار کے ارتکاز اور تعلیمی بہتری پر منافع کو ترجیح دینے سے متعلق اضافی معیار کے چیلنجز پیدا کرتا ہے۔

غیر سرکاری سطح پر تعلیم کی فراہمی عدم مساوات کے خدشات کو جنم دیتی ہے۔ بالائی درمیانی آمدنی والے ممالک میں کل اندراج میں غیر حکومتی اداروں کا زیادہ حصہ داخلوں میں زیادہ عدم مساوات سے وابستہ ہے۔ یوراگوئے میں غیر سرکاری اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے 75 فیصد سے زیادہ طلبا کا تعلق امیر ترین گھرانوں سے ہے جبکہ سرکاری اداروں میں یہ تعداد 40 فیصد سے بھی کم ہے۔ اس کے باوجود غیر سرکاری ادارے اخراج کے خطرے سے دوچار گروہوں تک رسائی فراہم کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔ سعودی عرب میں انہوں نے صرف خواتین کے کورسز کی فراہمی سے خواتین تک رسائی میں توسیع کی ہے جبکہ ملائیشیا میں وہ نسلی چینیوں اور ہندوستانیوں تک رسائی فراہم کرتے ہیں جنہیں نسلی کوٹے کے ذریعے سرکاری اداروں میں داخلے سے روکا جاتا ہے۔ اس کے باوجود اس طرح کی علیحدہ تعلیم کی فراہمی سماجی ہم آہنگی کے لئے خطرہ بن سکتی ہے۔

ریگولیٹری فریم ورک غیر سرکاری اداروں کے بارے میں حکومتی خیالات کی عکاسی کرتے ہیں۔ سخت ضوابط عدم اعتماد سے وابستہ ہیں جبکہ غیر حکومتی اداروں کے بارے میں زیادہ سازگار خیالات ایکریڈیشن، نگرانی اور یہاں تک کہ عوامی فنڈنگ کو بھی آسان بنا سکتے ہیں۔ بعض ممالک میں منافع بخش ادارے سخت رہنما اصولوں کے تابع ہوتے ہیں- انہیں ارجنٹائن اور چلی کی طرح مکمل طور پر غیر قانونی قرار دیا جا سکتا ہے یا بجٹ کی تخصیص کے حوالے سے ان پر پابندیاں عائد کی جا سکتی ہیں، جیسے فلپائن میں اس طرح کی سرمایہ کاری پر منافع کی زیادہ سے زیادہ حد 10 فیصد مقرر ہے۔ مجموعی طور پر معیار کی یقین دہانی کے طریقہ کار نے دھوکہ دہی پر مبنی کاروباری طریقوں میں مصروف یا کم معیار کی خدمات فراہم کرنے والے اداروں کو بند کرنے کے حوالے سے مدد کی ہے۔ 2017 میں پاکستان کے ہائر ایجوکیشن کمیشن نے ملک میں کام کرنے والے 153 غیر قانونی اداروں کی نشاندہی کی تھی۔ لیکن غیر سرکاری اداروں کو تسلیم کرنے اور ان کی نگرانی کرنے کے وسائل کی اکثر کمی ہوتی ہے۔

انتظامی قواعد کے مقابلے میں مساوات کو فروغ دینے والے ضوابط کم عام ہیں۔ محروم گروپوں کی یونیورسٹی درجے کی تعلیم تک رسائی کو بہتر بنانے کے لئے تیار کردہ کوٹہ یا خصوصی داخلہ معیار بعض اوقات غیر سرکاری اداروں پر لاگو نہیں ہوتے۔ یہ ہندوستان کی طرح عام طور پر صرف ان اداروں پر لاگو ہوتے ہیں جو سرکاری فنڈنگ حاصل کرتے ہیں۔ اس کی استثنیات میں غیر سرکاری اداروں کو بولیو یا اور ایکواڈور کی طرح کچھ طلبا کو گرانٹ یا وظائف فراہم کرنے کا پابند بنانا اور آذربائیجان اور کینیا کی طرح طلبا کی فیسوں کی حد مقرر کرنا شامل ہے۔

غیر سرکاری اداروں کی مالی معاونت کے طریقہ کار میں معیار اور مساوات کے لیے مضمرات ہیں۔ زیادہ تر غیر سرکاری ادارے، خاص طور پر چھوٹے اور غیر اشرافیہ کے ادارے اپنی فنڈنگ کے لیے فیسوں پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر ممالک میں حکومتیں بھی غیر سرکاری اداروں کی مالی معاونت میں مدد کرتی ہیں۔ کچھ تعلیمی عملے کو انڈونیشیا میں سرکاری ملازمین کی حیثیت سے سبسڈی دی جاتی ہے اور تھائی لینڈ میں غیر ریاستی اداروں کو ایک خصوصی فنڈ دستیاب ہے۔ عوامی فنڈز تک رسائی تحقیقی اقدامات کی حوصلہ افزائی کر کے یا اگر مشروط ہو تو اداروں کو مساواتی معیار یا ایکویٹی معیارات پر پورا اترنے پر زور دے کر غیر سرکاری سطح پر تعلیم کی فراہمی کو بہتر بنانے میں مدد دے سکتی ہے۔

گھرانے یونیورسٹی درجے کی تعلیم کی فنڈنگ کا بڑا حصہ فراہم کرتے ہیں، ریاستی اور غیر ریاستی دونوں طرح کی امداد کی ضرورت میں اضافہ ہوا ہے۔ برازیل اور چلی کی طرح حکومتیں غیر سرکاری اداروں کو ٹارگٹڈ فیس سبسڈی کرتی ہیں یا طلبا کے قرض کے پروگراموں پر سبسڈی دیتی ہیں، یہ سبسڈی 70 سے زائد ممالک میں تمام یونیورسٹی درجے کے طلبا کو دستیاب ہے۔ غیر حکومتی ادارے کمپنیوں، فاؤنڈیشنز، این جی اوز اور مخیر حضرات کی جانب سے ادا کردہ وظائف کے ذریعے گھرانوں کو اخراجات پورے کرنے میں مدد کرتے ہیں اور ساتھ ہی طلبا کے لیے قرضے یا آمدنی کے حصے میں سے ادائیگی کے بدلے امداد فراہم کرتے ہیں۔

غیر حکومتی ادارے فیسوں سے ہٹ کر اداروں کی مالی معاونت کرتے ہیں۔ عمومی طریقہ کار میں مارکیٹ کی سرگرمیوں میں مشغول ہونا جیسے زمین کے پٹے کی پیشکش، مصنوعات اور خدمات کو کمرشلائز کرنا اور قرضوں اور بانڈز کے ذریعے سرمایہ اکٹھا کرنا شامل ہیں۔ 2020 کے وسط تک دنیا بھر کی یونیورسٹیوں کی جانب سے بانڈ کا اجراء 11.4 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ چکا تھا جو 2019 کی رقم سے دگنی ہے۔ ڈونرز اور انسانی امداد کے ادارے بھی فیس سے ہٹ کر فنانس کے دیگر ذرائع میں ایک اہم حصہ رکھتے ہیں، یہ امداد 2020ء میں امریکہ کی یونیورسٹیوں کی جانب سے اکٹھی کی جانے والی کل آمدن کے آدھے سے بھی زیادہ تھی۔

غیر حکومتی ادارے مختلف ذرائع سے یونیورسٹی تعلیم پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ کچھ طریقہ کار مثلاً تحقیقی شراکت داری، لابنگ، کاروباری گورننس میں اصلاحات اور وکالت شفافیت بڑھانے اور اس شعبے کو مضبوط بنانے میں مدد دے سکتے ہیں۔ منافع بخش اداروں کی جانب سے سیاست دانوں (مثلاً برازیل اور امریکہ میں) کو بڑے پیمانے پر عطیات کی فراہمی پالیسی سازی پر ناجائز طور پر اثرانداز ہو سکتی ہیں اور ادارہ جاتی خود مختاری کو کمزور کر سکتی ہے۔

تکنیکی، پیشہ ورانہ اور بالغوں کی تعلیم

غیر ریاستی اداروں نے تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم کی فراہمی کو وسعت دینے میں مدد کی ہے۔ دنیا بھر میں 2019 میں مابعد ثانوی، یونیورسٹی درجے سے پہلے کی تعلیم حاصل کرنے والے 38.5 فیصد طلبا نے نجی اداروں کا انتخاب کیا۔ او ای سی ڈی ممالک میں شارٹ سائیکل یونیورسٹی ووکیشنل پروگراموں میں 44 فیصد طلبا کو نجی اداروں میں داخل کیا گیا۔ غیر حکومتی اداروں کے ساتھ تعاون کا مقصد تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم اور تربیت (TVET) نظام کو لیبر مارکیٹ کے مطالبات کے مطابق بنانا اور ان کی صلاحیت اور وسائل کو فروغ دینا ہے، یہاں تک کہ مستحکم عوامی TVET نظام والے ممالک میں بھی اس کی ضرورت پائی جاتی ہے۔ دیگر تناظر میں، غیر حکومتی اداروں نے روایتی پروکیورمنٹ، خود مختار تربیتی اقدامات اور سرکاری اور نجی شراکت داری کے ذریعے پیشہ ورانہ تعلیم کی فراہمی کے عمل کو مکمل کیا ہے، جو زیادہ تر ریاست کے ذریعہ ہی چلایا جاتا ہے۔ غریب ممالک میں، غیر حکومتی ادارے محروم گروہوں کے لئے TVET تک زیادہ مساوی رسائی فراہم کرتے ہیں۔

آجر رسمی اور غیر رسمی اپرنٹس شپ میں مشغول ہوتے ہیں۔ انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کے سکول ٹو ورک ٹرانزیشن سروے سے پتہ چلا ہے کہ 33 ممالک میں 15 سے 35 سال کے شرکاء میں سے 5 میں سے 1 سے بھی کم نے اپنی تعلیم کے حصے کے طور پر کم از کم ایک اپرنٹس شپ کی ہے۔ کم آمدنی والے ممالک میں اس کی وجہ لیبر مارکیٹ اور تربیتی نظام کی غیر رسمی حیثیت کو قرار دیا جا سکتا ہے۔ اگر انہیں مناسب طور پر ریگولیٹ اور تسلیم نہیں کیا گیا تو اپرنٹس شپ سے منسلک فوائد ختم ہو سکتے ہیں۔ درمیانی تنظیمیں آجروں کے ساتھ بات چیت کو آسان بنا سکتی ہیں، سیکھنے کو بہتر بنا سکتی ہیں اور ہر فرد کے لیے موزوں کام کو آسان بنا سکتی ہیں، خاص طور پر ان ممالک میں جن میں اپرنٹس شپ کی ٹھوس روایت نہیں پائی جاتی۔

سکلز ڈویلپمنٹ زیادہ تر نجی آجروں کے ذریعہ فراہم کی جاتی ہے۔ اگرچہ رسمی TVET کو بنیادی طور پر ایسے پیشوں پر مرکوز کیا جاتا ہے جن کے خودکار ہونے کا امکان زیادہ ہو، لیکن ری اسکلنگ اور اپ اسکلنگ روایتی تعلیم سے باہر ہوتی ہے۔ غیر رسمی اور آجر کی سرپرستی میں تربیت زیادہ پائی جاتی ہے؛ اور اس کا براہ راست تعلق فرم کے سائز سے ہوتا ہے۔ عالمی بینک کے سٹیپ اسکلز پیمائش پروگرام کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ آجر باضابطہ سرکاری یا نجی فراہم کنندگان کی طرف سے فراہم کردہ بیرونی پروگراموں کی بجائے ملازمت کے دوران تربیت کو ترجیح دیتے ہیں۔

ہنرمندی کے ترقیاتی نظام میں شراکتی حکمرانی مشکل ہے۔ TVET نظام بنیادی طور پر مرکزیت کا حامل رہتا ہے۔ 150 سے زائد ممالک میں قومی اہلیت کے فریم ورک کا مقصد TVET گورننس کو زیادہ شراکتی اور مقصد کے لئے موزوں بنانا ہے، حالانکہ مہارتوں کی شفافیت اور مناسبت کو قائم رکھنا

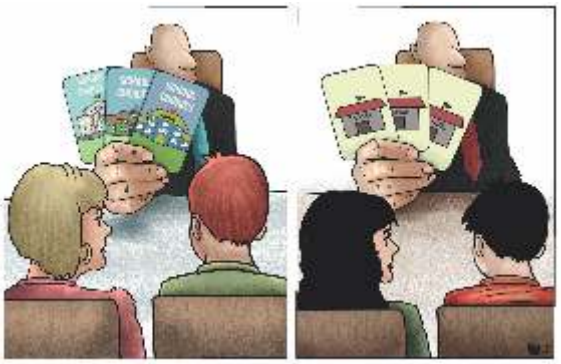
بنیادی طور پر سرکاری حکام کی ذمہ داری ہے۔ TVET نظام کی تاثیر کسی معیار کو جزوی طور پر نافذ کرنے سے متاثر ہوتی ہے۔ نجی اور تعلیمی شعبوں کے درمیان تعامل نصاب کی ترقی کے بجائے مہارتوں کی شناخت پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ اسکلز سسٹم جو معاشی تبدیلی سے اچھی طرح نمٹتے ہیں وہ سہ فریقی طریقوں پر انحصار کرتے ہیں اور سماجی اور معاشی عوامل کو استعمال کرتے ہیں۔ لیبر مارکیٹ کی ضروریات کے ادراک کو بہتر بنانے کے لئے سیکٹر اسکلز کونسلوں کے ذریعے علم پر مبنی پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ قائم کی گئی ہے۔

ہنر مندی کے ترقیاتی نظام سرکاری اور غیر سرکاری فنڈنگ پر انحصار کرتے ہیں۔ براہ راست سرکاری بجٹ کی فراہمی کے علاوہ، TVET نظام مختلف ذرائع سے فنڈنگ حاصل کرتا ہے جس میں فرمز کی طرف سے اس مقصد کے لیے مختص کردہ فنڈز بھی شامل ہوتے ہیں۔ غیر سرکاری ادارے بھی مسابقتی خریداری کے ذریعے اس میں براہ راست شامل ہوتے ہیں، لیکن اس کے ملے جلے نتائج سامنے آتے ہیں۔ آجروں کو لیوی گرانٹ پروگراموں کے ذریعے تربیت فراہم کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ اس کے باوجود، فرمز تربیت میں کم سرمایہ کاری کر رہی ہیں، کیونکہ اس کے لئے مراعات لیبر مارکیٹ سے براہ راست مطلوبہ مہارتیں حاصل کرنے کی مراعات سے مستقل طور پر کم ہیں۔ حکومتیں انفرادی سیکھنے کے استحقاق کے ذریعے براہ راست یا بالواسطہ تربیتی اخراجات کا احاطہ کر کے افراد کو مراعات فراہم کرتی ہیں۔

غیر سرکاری اور کمیونٹی تنظیمیں بالغوں کی تعلیم کے پروگرامز پر حاوی ہیں۔ کمیونٹی لرننگ سینٹرز، خواندگی پروگراموں اور اس طرح کے اداروں کے ذریعے این جی اوز اور سول سوسائٹی کی تنظیمیں روایتی طور پر رسمی تعلیم سے خارج بالغوں کے کمزور گروہوں تک پہنچتی ہیں اور انہیں تعلیم فراہم کرتی ہیں۔ بعض صورتوں میں حکومتیں قومی بالغ خواندگی اور دوسرے اس طرح کے پروگرامز کی فراہمی کے لیے ان کی خدمات پر انحصار کرتی ہیں؛ دیگر حالات میں ایسے گروہوں نے ریاست کی طرف سے بالغ تعلیم کی فراہمی میں مشکلات پیدا کی ہیں، خاص طور پر لاطینی امریکہ میں ان اداروں کی طرف سے غیر غالب زبانوں کو فروغ دینے سے مشکلات پیدا ہوئیں، بعض اوقات یہ ادارے عطیات فراہم کرنے والوں کے بھی زیر اثر ہوتے ہیں۔ حکومتی پالیسیوں کی تشکیل میں ان کی شمولیت محدود ہے، اگرچہ مغربی اور وسطی افریقہ میں، فیئر فیئر غیر مرکزیت اور آؤٹ سورسنگ حکمت عملی کے مثبت نتائج برآمد ہوئے ہیں، جہاں ریاست وسائل کی نگرانی اور ان تقسیم کرتی ہے جبکہ غیر حکومتی ادارے تعلیم کی فراہمی کے ذمہ دار ہیں۔

نجی شعبے نے بالغوں کی تعلیم خاص طور پر زبانیں سکھانے میں اپنا کردار وسیع کیا ہے۔ نجی کمپنیاں کمیونٹی ڈویلپمنٹ کے ذریعے بالغوں کی تعلیم میں شامل ہو سکتی ہیں، بالخصوص کارپوریٹ سماجی ذمہ داری کے اقدامات یا معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی کی فراہمی کے حصے کے طور پر کیا جا رہا ہے۔ زبان سیکھنے اور تشخیص کے بڑھتے ہوئے تعلق نے منافع بخش فرموں کو راغب کیا ہے۔ ارجنٹائن اور پیرو میں نجی زبان کے اداروں کے ساتھ تقریباً 40 فیصد انگریزی سیکھنے والے وابستہ ہیں۔ موبائل فون کی مدد سے زبان سیکھنے کا عمل بھی تیزی سے پھیل رہا ہے لیکن اس کے اثرات زیر بحث رہتے ہیں۔

سفارشات



سکول کا انتخاب

سرکاری بمقابلہ نجی سکول کی ایک واضح تقسیم کے علاوہ غیر سرکاری سکولوں کی دیگر اقسام بھی پائی جاتی ہیں۔ مزید برآں، غیر حکومتی اداروں کا کردار تعلیم کی مختلف سطحوں پر اور اثر و رسوخ کے متعدد ذرائع کے ذریعے سکول تعلیم کی فراہمی سے کہیں زیادہ ہے۔ پالیسی سازوں کے لئے سوال صرف یہ نہیں ہے کہ کیا تعلیم میں غیر ریاستی شمولیت معیار کے متفقہ معیارات پر پورا اترتی ہے بلکہ یہ بھی ہے کہ غیر حکومتی ادارے تعلیم میں مساوات اور شمولیت کو یقینی بنانے کی کوششوں میں کس طرح مدد کرتے ہیں یا رکاوٹ ڈالتے ہیں۔

فنڈنگ اور فراہمی سے متعلق دو تزویراتی سمتیں حکومتوں کے تعلیم کے حق کے تحفظ اور تکمیل کے کام کے سلسلے میں نمایاں ہیں۔ سب سے پہلے حکومتوں نے 2015 میں عہد کیا تھا کہ تمام بچوں اور نوجوانوں کو پری پرائمری کے ایک سال اور 12 سال کی پرائمری اور سیکنڈری تعلیم تک مفت، سرکاری مالی امداد

فراہم کی جائے گی۔ تاہم، ہر تین میں سے ایک ملک نے جی ڈی پی کا 4 فیصد سے کم اور کل عوامی اخراجات کا 15 فیصد تعلیم کے لئے وقف کیا ہے، بہت سے ممالک مطلوبہ فنڈنگ کے حوالے سے اس عزم پر پورا نہیں اترتے۔ دوسری بات یہ ہے کہ حکومتوں کو یہ فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ تعلیم کی فراہمی اور انتظام میں کتنا مضبوط کردار ادا کریں گی۔ سکول کے انتخاب اور غیر حکومتی ادارے کے مقابلے میں ان کے نقطہ نظر وسیع پیمانے پر مختلف ہوتے ہیں۔

مختلف غیر حکومتی ادارے تعلیم کے بہت سے پہلوؤں میں زیادہ نظر آتے ہیں۔ کاروباری ادارے اس کا انتخاب اس لیے کرتے ہیں کہ کیا تعلیم ایک منافع بخش سرگرمی ہے اور اپنی اشیاء اور خدمات کی مارکیٹنگ کیسے کی جائے، لیکن یہ بھی کہ وہ کس کے جوابدہ ہیں: صرف شیئر ہولڈرز یا دیگر بھی؟ این جی اوز اور سول سوسائٹی کی تنظیمیں ترجیحات کا انتخاب کرتی ہیں اور فیصلہ کرتی ہیں کہ ان سے کیسے نمٹا جائے: کیا انہیں خلا کو پر کرنا چاہئے یا ریاست کو ایسا کرنے پر زور دینا چاہئے؟ بنیادی ترجیحات بھی طے کرتے ہیں اور یہ انتخاب کرتے ہیں کہ معاشرے کو کس طرح متاثر کیا جائے اور تعلیمی نظام کے ساتھ کتنا قریب سے کام کیا جائے۔ اساتذہ اور ان کی تنظیمیں ایسے انتخاب کرتے ہیں جو عوامی تعلیمی نظام پر اعتماد کو مضبوط یا ختم کر سکتے ہیں۔

اس رپورٹ کے عنوان کا حصہ۔ انتخاب کس کا؟ نقصان کس کا؟ پالیسی سازوں کے لئے بنیادی انتخاب کے لحاظ سے غیر حکومتی اداروں کے ساتھ تعلقات پر سوال اٹھانے کی دعوت ہے: انتخاب اور مساوات کی آزادی کے درمیان؛ حوصلہ افزا پبل (یعنی نظام میں کہیں بھی معیار کو بہتر بنانا) اور معیار قائم کرنے (یعنی تمام سیکھنے والوں کے لئے معیار کو بہتر بنانا)؛ مختلف وسائل کے حامل آبادی کے گروپوں اور ان کی ضروریات اور حکومتوں کے فوری وعدوں (یعنی ایس ڈی جی 4 کے تحت مفت تعلیم کے 12 سال) کے درمیان اور اس کے بعد کی تعلیم (جیسے بعد از ثانوی تعلیم) کے بارے میں عزم؛ اور تعلیم اور دیگر سماجی شعبوں کے درمیان توازن، کے بارے میں غور کرنا۔

ان خیالات کو مد نظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل سفارشات تیار کی گئیں تاکہ #RightheRules کو یہ یقینی بنانے میں مدد مل سکے کہ تعلیم میں مساوات کو مالی اعانت، معیار، حکمرانی، اختراع اور پالیسی سازی میں تحفظ فراہم کیا جائے۔ اس کا مقصد مساوات کو قربان کیے بغیر معیاری تعلیم کی فراہمی کے لئے غیر حکومتی اداروں کی شراکت کو بروئے کار لانا ہے۔ اس صلاحیت کو متحرک کرنے سے حکومتوں کو سرکاری فراہمی میں کم معیار اور عدم مساوات کو بامقصد طور پر حل کرنے کا موقع بھی مل سکتا ہے۔ ان سفارشات کا بنیادی مقصد حکومتوں پر توجہ مرکوز کرنا ہے جن کو ایکویٹی اور شمولیت کے نقطہ نظر سے پانچ بنیادی سوالات کے واضح جوابات فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ تاہم، ان کا مقصد ایس ڈی جی 4 کی جانب پیش رفت کی حمایت کرنے کے لئے پر عزم تمام تعلیمی اداکاروں کی طرف سے ایڈووکیسی کے ذریعہ کے طور پر استعمال کرنا بھی ہے۔ اس طرح سفارشات میں تمام سرکاری اور غیر سرکاری اداروں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ #RightbytheRules کے تحت کام کریں۔

1- کیا تعلیم کی مالی معاونت کچھ طلبہ کو فائدہ اور دیگر کو نقصان پہنچاتی ہے؟

پری پرائمری کے 1 سال اور پرائمری اور سیکنڈری تعلیم کے 12 سال مفت تعلیم فراہم کرنے کے عزم کو پورا کریں۔ لیکن سرکاری طور پر مالی اعانت کا مطلب سرکاری طور پر تعلیم فراہم کرنا نہیں بشرطیکہ مساوات کو یقینی بنایا جا سکتا ہو۔



حکومتوں کو رسائی کے مقام پر اچھے معیار کی تعلیم کو مفت بنانا چاہئے۔ انہیں اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ گھرانوں کو ان تعلیمی اشیاء اور خدمات کے بدلے ادائیگی نہ کرنی پڑے جو ان کی حکومتوں نے مفت فراہم کرنے کا عہد کیا ہے۔

حکومتوں کو گھریلو آمدنی اور اخراجات کے سروے کا استعمال کرتے ہوئے جیب سے باہر تعلیم کے اخراجات کی نگرانی کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ اکثر دستاویزی شکل میں نہ آنے والے اخراجات پر توجہ نہیں دیتیں جو عدم مساوات میں اضافہ کرتے ہیں۔

تمام حکومتی اور غیر حکومتی فراہم کنندگان تمام طلبہ کو ایک جیسے حالات مہیا کریں۔ تعلیم کے لئے سرکاری طور پر مالی اعانت کے عزم کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تمام تعلیم سرکاری طور پر فراہم کی جانی چاہئے۔ لیکن تمام تعلیمی اداروں کو مشترکہ قواعد، مالی معاونت اور نگرانی کے طریقہ کار کے ساتھ ایک ہی نظام کا حصہ سمجھا جانا چاہئے۔

فراہمی کو متنوع بنانے کی کسی بھی کوشش کو اس طرح ڈیزائن کیا جانا چاہئے جو مساوات کو یقینی بنائے۔ سرکاری سکولوں کے انتظام کو ختم کرنا، نجی سکولوں کے آپریشنل اخراجات پر سبسڈی دینا یا گھرانوں کو ان کی پسند کے سکول میں جانے کے لئے مالی اعانت فراہم کرنا آسانی سے ان سیکھنے والوں کو فائدہ پہنچا سکتا ہے جو خوش قسمت ہیں۔

سکولوں کو طلبا کا انتخاب نہیں کرنا چاہئے۔ ممالک تعلیم میں عدم امتیاز کے لیے پر عزم ہیں، یہ ایک ایسا اصول ہے جس کی عکاسی سکول میں داخلے کی پالیسیوں میں ہونی چاہیے۔ مزید برآں، خاندانوں اور طلبا کے سکولوں کے انتخاب کے حق سے عدم مساوات میں اضافہ نہیں ہونا چاہئے۔

ریاست کی مالی اعانت سے چلنے والے غیر سرکاری فراہم کنندگان کو کوئی فیس وصول نہیں کرنی چاہئے۔ اگرچہ تمام ممالک کو اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ پری پرائمری، پرائمری اور سیکنڈری تعلیم مفت ہو لیکن بہت سے ممالک اس مثالی صورتحال سے بہت دور ہیں۔ یہاں تک کہ حکومت پر انحصار کرنے والے نجی ادارے بھی فیس وصول کرتے ہیں۔

منافع کمانا مفت پری پرائمری، پرائمری اور سیکنڈری تعلیم کی ضمانت دینے کے عزم سے مطابقت نہیں رکھتا۔ منافع کمانے پر پابندی لگانا یا اسے کسی ضابطے میں لانا سکولوں کے انتخاب کی ایسی پالیسیوں کو کنٹرول کر سکتا ہے جو عدم مساوات کو بڑھاتی ہیں۔

2۔ کیا تمام سیکھنے والے وہ معیار تعلیم حاصل کرتے ہیں جس کے وہ حقدار ہیں، یا کچھ ایسے نہیں ہیں؟

کوالٹی کے ایسے معیارات قائم کریں جو تمام سرکاری اور غیر سرکاری تعلیمی اداروں پر لاگو ہوتے ہیں۔



حکومتوں کو کوالٹی/معیار کے ایسے معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے جو تمام تعلیمی اداروں پر لاگو ہوں۔ کوالٹی کے معیار، نہ صرف ان پٹس بلکہ نتائج کا احاطہ کرتے ہوئے، ان لوگوں کی حفاظت کرتے ہیں جن کے پاس کھونے کے لئے سب سے زیادہ ہے۔ ان معیارات میں حفاظت اور تعلیمی عمل میں شمولیت کا بھی احاطہ کرنا چاہئے۔ ان معیارات میں یہ بھی شامل ہونا چاہیے کہ سکول کہاں واقع ہیں اور انہیں کس طرح بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ ان کی کامیابی کا جائزہ ہر سرکاری و غیر سرکاری سکول کے حوالے سے کیا جانا چاہئے اور عوامی طور پر رپورٹ کیا جانا چاہئے۔

تمام سکولوں میں اساتذہ کو پیشے کے طور پر اہمیت دی جانی چاہئے۔ اساتذہ کی اہلیت اور پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع فراہم کنندہ کے لحاظ سے مختلف نہیں ہونے چاہئیں۔ اساتذہ کی لیبر مارکیٹ اور اساتذہ کی تنخواہ اور حالات میں وسیع عدم مساوات خراب تعلیمی نظام کی مضبوط علامات ہیں۔ حکومتوں کو اس طرح کے عدم توازن کی تمام بنیادی وجوہات کو بتدریج حل کرنے کی ضرورت ہے۔

معیارات کی نگرانی اور نفاذ کے لئے معیار کی یقین دہانی کا طریقہ کار موجود ہونے کی ضرورت ہے۔ سکول کے معائنے، جائزے اور سیکھنے کی تشخیص کے ذریعے سرکاری نگرانی عام ہونی چاہئے، چاہے فراہم کنندہ کوئی بھی ہو۔ ان طریقہ ہائے کار کو ریاستی نفاذ کی صلاحیت کو مد نظر رکھنا چاہئے۔

ممالک کو تکنیکی، پیشہ ورانہ اور یونیورسٹی درجے کی تعلیم میں مضبوط معیار کی یقین دہانی کے عمل کی ضرورت ہے۔ چونکہ حکومتیں تربیت کو فروغ دینے کے لئے افراد کو سبسڈی دیتی ہیں یا کمپنیوں کے ساتھ معاہدہ کرتی ہیں، انہیں سب سے زیادہ محروم لوگوں کو تحفظ دینے کی ضرورت ہے جو دھوکہ دہی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ منافع بخش یونیورسٹیاں معیار کے حوالے سے سب سے نچلے درجے پر تعلیم فراہم کرتی ہیں اور غلط طرز عمل کی وجہ سے ان کی جانچ پڑتال کی ضرورت ہے۔

حکومتوں کو نجی ضمنی ٹیوشن کو نظام کے معیار اور مساوات پر منفی اثرات مرتب کرنے سے روکنے کی ضرورت ہے۔ پالیسی اقدامات بہتر نگرانی کے لئے ٹیوٹر ٹریننگ پرمٹ کی ضروریات سے لے کر آن لائن رجسٹروں تک مختلف ہوتے ہیں۔ان پر پابندی بھی لگائی جاسکتی ہے لیکن اس یہ مارکیٹ غیر رسمی طور پر چلتی رہے گی۔ ترجیح بنیادی وجوہات مثلاً اساتذہ کی کم تنخواہ اور اعلیٰ اسٹیکس کے حتمی امتحانات سے نمٹنے پر ہونی چاہئے۔

3۔ کیا ضوابط موثر اور قابل عمل ہیں یا ان کے غیر ارادی نتائج محروم طلبہ کو نقصان پہنچاتے ہیں؟

مشترکہ نگرانی اور معاونت کا عمل شروع کیا جائے جو تمام سرکاری اور غیر سرکاری تعلیمی اداروں پر لاگو ہوتا ہو۔



حکومتوں کو ایک واضح وژن اور فریم ورک کی ضرورت ہے کہ وہ کس طرح غیر حکومتی ادارے کو مشغول کرنا چاہتی ہیں اور ضوابط کے ذریعے اس وژن کو روبہ عمل لانا چاہتی ہیں۔ ضوابط میں انتظامی تفصیلات اور غیر حقیقی ان پٹ معیارات پر نہیں بلکہ تعلیمی عمل اور نتائج پر توجہ مرکوز کی جانی چاہئے اور وقتاً فوقتاً شفاف اور شراکتی طریقے سے جائزہ لیا جانا چاہئے اور ان کو ایڈجسٹ کیا جانا چاہئے جس میں سرکاری اور غیر سرکاری سکولوں سے ان پٹ طلب کیا جائے۔

تعلیم فراہم کنندگان کو ہمیشہ تعلیمی حکام کے ذریعہ تعلیمی اداروں کے طور پر منظم کیا جانا چاہئے اور کبھی بھی مارکیٹ ریگولیٹرز کے ذریعہ تجارتی اداروں کے طور پر ریگولیٹ نہیں کرنا چاہیے۔ کچھ فراہم کنندگان کو ابتدائی بچپن کی دیکھ بھال اور تعلیم، نجی ضمنی ٹیوشن اور پیشہ ورانہ تربیت میں کاروبار کے طور پر ریگولیٹ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح دیگر فراہم کنندگان کی نگرانی سماجی تحفظ کی وزارتیں یا مذہبی حکام کرتے ہیں۔

ضوابط کو سادہ، شفاف اور موثر بنانے کی ضرورت ہے۔ تضاد یہ ہے کہ ریگولیٹری صلاحیت وہاں سب سے کم ہے جہاں اس کی زیادہ ضرورت ہے اور بدعنوانی کے امکانات سب سے زیادہ ہیں۔ جہاں ناقابل عمل قواعد کی نگرانی اور نفاذ کی صلاحیت کا فقدان ہے، وہاں ضوابط غیر متعلقہ اور الٹا ہو جاتے ہیں۔

حکومتیں جن عوامل کو کنٹرول کرنا چاہتی ہیں ان کی وجوہات کے بارے میں ایمانداری سے سوچیں۔ نگرانی اور معاونت عام ہونی چاہئے، جس سے ظاہر ہو کہ حکومتیں بچوں کی تمام تعلیم کی دیکھ بھال کر رہی ہیں، چاہے وہ کسی بھی سکول میں زیر تعلیم ہوں۔ حکومتوں کو غیر سرکاری فراہم کنندگان کے ساتھ اعتماد کا رشتہ استوار کرنے کی بھی ضرورت ہے اور انہیں سکولوں کو موثر طریقے سے چلانے کے لئے صحیح مراعات فراہم کرنے کی بھی ضرورت ہے۔

4۔ کیا تعلیم کے لئے اچھے خیالات کو پروان چڑھایا جاتا ہے یا بادیا جاتا ہے؟

مشترکہ بھلائی کے لئے تعلیمی نظام میں جدت کے پھیلاؤ کو آسان بنائیں



مسائل کے حل، قوانین اور رسوم و رواج پالیسی سازوں کو اختراع کی شناخت کرنے اور اچھے خیالات کو ترقی کرنے کے لئے وقت اور جگہ دینے کے قابل ہونا چاہئے۔ اچھے خیالات پر کسی کی اجارہ داری نہیں ہے۔ تعلیم ایک سماجی کوشش اور پیچیدہ نظام ہے۔ پالیسی سازوں کے لئے چیلنج اختراع کی حوصلہ افزائی کرنا ہے، خاص طور پر جب عام لوگ تجربات پر مطابقت کو ترجیح دینے کا رجحان رکھتے ہوں۔

حکومت کو تمام اداروں کے اشتراک سے ایک ایسا تعلیمی نظام تشکیل دینا چاہئے جو مشاورتی نقطہ نظر کو ترجیح دیتے ہوئے سب کے لئے کام کرے۔ اختراع کو فروغ دینے کے لئے اعتماد کا کلچر بنانے کی ضرورت ہے۔ موزوں حالات پیدا کرنا اور متعدد افراد کے تعامل اور تعاون کے لئے پلیٹ فارم مہیا کرنا سرکاری تعلیمی نظام کو مختلف خیالات اور مہارتوں کے ذرائع سے فائدہ اٹھانے میں مدد دے سکتا ہے۔

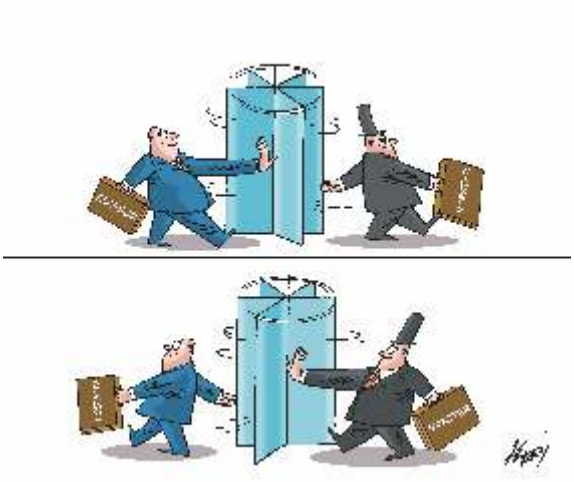
شروع میں حکومتوں کو سرکاری تعلیمی نظام میں جدت کو پروان چڑھانے کی ضرورت ہے۔ انہیں یہ پیغام دینے کی ضرورت ہے کہ وہ حسن کارکردگی کے لئے پرعزم ہیں۔ انہیں سیکھنے اور اس کے تعین کرنے والوں کی نگرانی کرنی چاہئے، اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ اچھے طریقے کہاں اختیار کیے جارہے ہیں، ایسے وسائل فراہم کرنے چاہئیں جو پریکٹیشنرز کو تجربات کا تبادلہ کرنے، اچھے خیالات کو چلانے اور ان کو بڑھانے کے قابل بنا سکیں۔

حکومتوں کو غیر حکومتی اداروں سے بھی سبق حاصل کرنا چاہئے۔ پسماندہ طبقات سے تعلق رکھنے والے طلبہ کو پڑھانے کے لئے خود مختار، سیاق و سباق کے لحاظ سے موزوں اور لچکدار نقطہ ہائے نظر نئی بصیرت پیدا کر سکتے ہیں جس سے حکومتوں کو فائدہ ہو سکتا ہے، انہیں یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ صلاحیت کی کمی کی وجہ سے وہ غیر سرکاری سکولوں کی مناسب نگرانی نہیں کر سکتیں۔

حکومت کا کردار اختراع پیدا کرنے کے لئے صحیح ماحول پیدا کرنا ہے۔ تعلیم کو ایک ایسی مارکیٹ کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہئے جہاں تعلیم کے فراہم کنندگان دوسرے فراہم کنندگان سے آگے نکل جائیں۔ اس کی بجائے نئے خیالات کو بانٹنے، آزمانے اور اگر درست ثابت ہو جائیں تو اپنانے کی ضرورت ہے، جس میں ریاست انہیں تعلیمی نظام کے ذریعے پھیلانے میں مدد دے اور غیر حکومتی ادارے انہیں معاشی مقاصد کی بجائے مشترکہ بھلائی کے لئے رضاکارانہ طور پر استعمال میں لائیں۔

5- کیا تمام آوازوں کو تعلیم کے حوالے سے عوامی بحث کو تشکیل دینے کے یکساں مواقع دیئے جاتے ہیں؟

سرکاری تعلیمی پالیسی کے عمل کی شفافیت اور سالمیت کو برقرار رکھیں تاکہ مفاد پرستوں کو روکا جاسکے۔



پالیسی سازوں کو تمام سٹیک ہولڈرز کی بصیرت اور نقطہ نظر کو مدنظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ پالیسی سازوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ متعدد آوازوں کو سنیں، اس کے ساتھ ساتھ تعلیمی قانون سازی، پالیسی اور ضابطے کے بارے میں سرکاری عہدیداروں کے ساتھ مواصلات کو شفاف بنانا بھی ضروری ہے۔ کچھ ادارے اور افراد عوامی بھلائی کے بجائے مارکیٹ میں اپنا حصہ بڑھانے یا سیاسی طاقت بڑھانے کے لئے کام کر رہے ہوتے ہیں۔

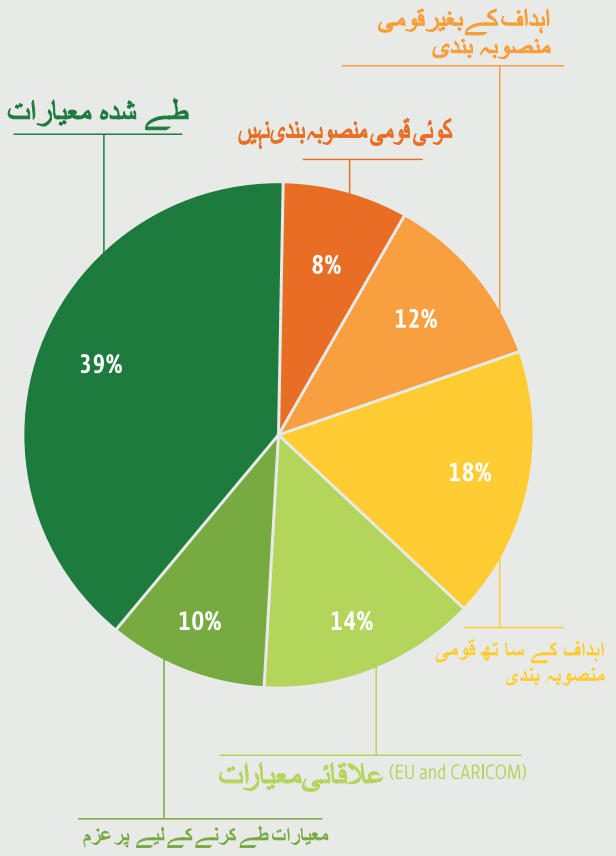
حکومتوں کو عوامی پالیسی پر غیر ضروری اثرانداز ہونے سے روکنے کے لئے مفاد پرستوں کی طرف سے لابنگ کی نگرانی اور بچاؤ کی ضرورت ہے۔ عوامی پالیسی کے عمل پر اعتماد برقرار رکھنے کے لئے شفافیت کو فروغ دینے کے لئے صلاحیت کے مطابق متعدد اقدامات کا اطلاق کیا جا سکتا ہے۔ ان میں معلومات کو افشاء کرنے کے ایسے اقدامات بھی شامل ہیں جن کے ذریعے سیاسی جماعتوں کو عطیات کی فراہمی اور سینئر حکومتی عہدیداروں کے ساتھ ملاقاتوں کو منظر عام پر لایا جائے، اسی طرح ایسے سرکاری حکام کے خلاف کارروائی کی جائے جو سرکاری دفتر کا غلط استعمال کر کے ناجائز طور پر فائدہ اٹھا رہے ہوں، اسی طرح ایسے لابسٹ اور ان کے معاون سرکاری حکام کے خلاف بھی اقدامات کیے جا سکتے ہیں۔ ان سفارشات کا اطلاق بین الاقوامی تنظیموں پر بھی ہوتا ہے جن میں سے تمام کو غیر حکومتی اداروں کے ساتھ اشتراک عمل کے لیے ایسی واضح پالیسی کی ضرورت ہے جو مساوات اور شمولیت کو ترجیح دیتی ہو۔

پائیدار ترقی کے اہداف کے مطابق تعلیم کی نگرانی

پائیدار ترقی کے لئے 2030 کے ایجنڈے کے حصول کے حوالے سے مقرر کردہ ٹائم فریم ورک کا وسطی نقطہ قریب آ رہا ہے، اس دوران نگرانی کے فریم ورک اور ممالک کی طرف سے مقرر کردہ اہداف کے حوالے سے اہم پیش رفت ہوئی ہے۔ تاہم کووڈ-19 وبا کی وجہ سے دونوں حوالوں سے بڑا جھٹکا لگا ہے۔ نہ صرف یہ کہ تعلیم کی نگرانی کے لئے استعمال ہونے والے معیارات پر برا اثر پڑا ہے بلکہ اہداف پر بھی نظر ثانی کرنی پڑ سکتی ہے۔

ممالک نے قومی ایس ڈی جی 4 بینچ مارک جمع کرا دیئے

ایجوکیشن 2030 فریم ورک فار ایکشن میں ممالک سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ایس ڈی جی 4 کے اشاریوں کے لئے مناسب انٹرمیڈیٹ بینچ مارک (جیسے 2020 اور 2025 کے لئے) قائم کریں تاکہ ہر ملک اپنی ابتدائی صورتحال کے پیش نظر عالمی ایجنڈے کے تحت جو بھی کام کر سکے اس کے لیے پہلے سے تیار ہو۔ یونیسکو انسٹی ٹیوٹ فار سٹیٹسٹکس (یو آئی ایس) اور جی ای ایم رپورٹ کی ٹیموں نے عالمی برادری کو اس سمت میں متحرک کرنے کے لئے کام کیا ہے۔ 2019 میں بینچ مارکنگ کے لئے سات ایس ڈی جی 4 اشاریوں کے انتخاب اور اکتوبر 2020 میں عالمی تعلیمی اجلاس کے اعلامیے کی سفارش کے بعد 'پیش رفت میں تیزی لانے اور اہم ایس ڈی جی 4 اشاریوں کے متعلقہ اور حقیقت پسندانہ معیار' تجویز کرنے کے بعد ممالک کو اکتوبر 2021 تک 2025 اور 2030 کے لئے قومی بینچ مارک جمع کرانے کی ترغیب دی گئی تھی۔ یہ اعداد و شمار 39 فیصد ممالک نے جمع کرائے تھے۔ دیگر 10 فیصد نے ایسا کرنے کا عہد کیا جبکہ اضافی 14 فیصد یورپی یونین اور کیریبین کمیونٹی کے رکن ہیں جن کے علاقائی بینچ مارک موجود ہیں (**شکل 3**)۔



شکل 3: ایس ڈی جی 4 بینچ مارک ترتیب دینے کے عمل میں ہر تین میں سے دو ممالک نے حصہ لیا ہے

اکتوبر 2021 تک قومی ایس ڈی جی 4 بینچ مارک جمع کرانے کی حیثیت کے لحاظ سے ممالک کا تناسب بنیادی اعداد و شمار کے بارے میں معلومات اور 2025 اور 2030 کے لئے قومی بینچ مارک اب گلوبل ایجوکیشن آبزرویٹری میں شامل ہیں، جو تعلیم سے متعلق اعداد و شمار کا ایک نیا گیٹ وے ہے۔ یو آئی ایس اور جی ای ایم رپورٹ 2022 کے اوائل میں اس عمل کے نتائج کا تجزیہ کرتے ہوئے ایک بیس لائن رپورٹ جاری کرے گی۔ رپورٹ میں اس بات پر روشنی ڈالی جائے گی کہ ممالک، خطے اور دنیا کو اس وقت کہاں ہونا چاہیے۔ اس میں ایک طریقہ کار وضع کیا جائے گا تاکہ تعلیمی اہداف تیار نہ کر سکنے والے ممالک کو ان کی تیاری میں مدد ملے، نیز جہاں ضروری ہوا قومی معیارات میں کووڈ-19 کے ممکنہ اثرات کی بھی عکاسی کی جائے گی۔

کووڈ-19 نے ایس ڈی جی 4 کے حصول کے امکانات اور پیش رفت کی نگرانی کرنے والے ذرائع کو متاثر کیا

کووڈ-19 دنیا کے تمام تعلیمی نظاموں کو ایک ہی وقت میں متاثر کرنے والا سب سے سنگین بحران ہے۔ اس دوران سکول 28 فیصد دنوں کے لئے مکمل بند تھے اور مارچ 2020 سے اکتوبر 2021 کے درمیان 26 فیصد دنوں کے لئے جزوی طور پر بند تھے۔ یہ تناسب اپریل 2020 (95 فیصد) میں سب سے زیادہ تھا۔ ستمبر 2020 سے اگست 2021 کے درمیان نصف دنوں کے لیے سکول بند یا جزوی طور پر بند کر دیئے گئے تھے (**شکل 4**)۔ جب سے بہت سے سکول بند تھے تب بھی بہت سے ممالک نے اپنے سکولوں کی جزوی طور پر کھلے کے طور پر درجہ بندی کی۔

ایس ڈی جی 4 کے حوالے سے زیادہ تر اعداد و شمار 2019 کے لئے ہیں اور وبا سے پہلے کی صورتحال کی عکاسی کرتے ہیں۔ جون اور ستمبر 2020 کے درمیان وزارت تعلیم کے 129 منصوبہ بندی یونٹوں کے یو آئی ایس جائزے سے پتہ چلا ہے کہ دو تہائی افراد کو ڈیٹا اکٹھا کرنے میں تاخیر کا سامنا کرنا پڑا یا اسے اگلے سکول سال تک ملتوی کرنا پڑا کیونکہ رپورٹنگ کی ضروریات کو پورا کرنے کی ان کی صلاحیت پر یا تو اعتدال پسند یا شدید اثر پڑا تھا۔ وبا کے دوران سروے انتظامیہ بھی شدید متاثر ہوئی۔ کچھ بڑے گھریلو سروے پروگرام فون سروے میں تبدیل ہو گئے۔ لیکن 2020 میں منصوبہ بند یا پہلے سے جاری 25 سروے سے زیادہ کو فیلڈ ورک میں تاخیر کا سامنا کرنا پڑا۔ نتائج دیکھتے ہوئے احتیاط سے اس بات کو مد نظر رکھنا ہو گا کہ فیلڈ ورک کب کیا گیا تھا اور کیا اس وقت قریبی سکول کھلے تھے۔ اس کے علاوہ سیکھنے کے حوالے سے جائزے بھی متاثر ہوئے۔ مثال کے طور پر بین الاقوامی طلبا کی تشخیص کے پروگرام کا 2021 کا دور ایک سال کے لئے ملتوی کر دیا گیا تھا۔

مختلف قسم کے ذرائع اور طریقہ کار، نمونوں، وقت اور سیاق و سباق میں فرق کا مطلب ہے کہ کووڈ-19 کے اثرات کے حوالے سے ایک بیانیے کو جمع کرنے کا کام اب بھی چیلنجنگ ہے۔ انتظامی اعداد و شمار کی عدم موجودگی میں ایتھوپیا، گھانا اور سینیگال میں ہونے والے سروے ابتدائی ثبوت فراہم کرتے ہیں کہ بچے دوبارہ سکول کھلنے پر واپس آ رہے ہیں، اگرچہ تکرار کی شرح میں اضافے کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ ڈراپ آؤٹ کی شرح وقتی طور پر کم ہوئی ہے۔

دو اہم خدشات یہ ہیں کہ سیکھنے کے حوالے سے خلل آیا ہے اور منفی طور پر سیکھنے کی غیر مساوی تقسیم مزید بڑھی جس سے زیادہ محروم طبقات سے تعلق رکھنے والے طلبہ پر اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ عالمی سطح پر ہر تین میں سے صرف ایک بچہ اور ہر چھ میں سے ایک غریب ترین بچے کو انٹرنیٹ تک رسائی حاصل ہے۔ اس طرح دستیاب فاصلاتی تعلیم کے طریقہ کار میں سب سے زیادہ مؤثر طریقہ کار طلبہ کی ایک بڑی اکثریت کو خارج کر دیتا ہے اور اس طرح کے طریقوں کو وسعت دینے کی کوششیں مختصر سے درمیانی مدت میں مساوات کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ موبائل لرننگ ایپس کا استعمال، جس نے ذرائع ابلاغ کی توجہ حاصل کی، چھ ذیلی صحارا افریقی ممالک کے سروے میں سب سے کم عام ریموٹ لرننگ اپروچ تھا، جسے نائجیریا میں 17 فیصد سے زیادہ اور ایتھوپیا میں 12 فیصد بچے اور برکینا فاسو، ملاوی، مالی اور یوگنڈا میں بمشکل کوئی ایک استعمال کرتا ہے۔

سیکھنے پر اثرات کا انحصار سکول کی بندش کے دورانیے، ریموٹ لرننگ/فاصلاتی تعلیم کا طریقہ کار اور طلبا کی معاونت کی حد پر ہے، یہ اثرات ممالک میں اندرونی طور پر ایک دوسرے کے مقابلے میں مختلف ہیں۔ زیادہ تر مطالعے زیادہ آمدنی والے ممالک میں کیے گئے ہیں۔ سات ممالک میں اوسطا، سیکھنے کے نقصانات ریاضی کے لئے سکول سال کے 30 فیصد اور پڑھنے کے لئے 35 فیصد کے مساوی تھے، اوسطا، اکثر سکول آٹھ ہفتوں کے لئے بند تھے۔ لیکن فرانس میں گریڈ 6 کے طلبا میں پڑھنے اور ریاضی کے نتائج میں بہتری آئی۔

اس بات کے واضح شواہد موجود ہیں کہ اثرات سماجی اقتصادی حیثیت سے مختلف ہیں۔ امریکہ میں 12 ریاستوں میں گریڈ 3 سے 8 کے طلبا کے امتحان میں پاس ہونے کی شرحوں کے تجزیے سے پتہ چلا ہے کہ ذاتی طور پر مکمل طور پر ہائبرڈ یا ورچوئل موڈ کی طرف بڑھنے سے ریاضی میں اوسطا 10 فیصد پوائنٹس اور انگریزی میں 4 فیصد پوائنٹس کے منفی اثرات میں اضافہ ہوا ہے۔ مکمل طور پر ہائبرڈ یا ورچوئل موڈ میں تبدیلی نے ایک ایسے ضلع کے لئے پاس کی شرح میں 4 فیصد پوائنٹس کی کمی کی جس میں کوئی سیاہ فام یا ہسپانوی طالب علم نہیں ہے لیکن 50 فیصد سیاہ فام اور ہسپانوی طلبا کی آبادی والے ضلع کے لئے 9 فیصد پوائنٹس کی کمی ہوئی ہے۔

کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک میں براہ راست سیکھنے کا جائزہ لینے کی عمل کی کمی ہے۔ برازیل کے ساؤ پاؤلو میں سیکنڈری سکول کے طلبا سکول میں جو کچھ

سیکھ سکتے تھے وباء کے دوران انہوں نے اس کا صرف 27.5 فیصد سیکھا؛ جن طلباء کے سکول دوبارہ کھولے گئے انہیں سیکھنے میں کمی کا سامنا کرنا پڑا۔ کولمبیا میں طلبہ نے گزشتہ سال کے مقابلے میں پانچ پوائنٹس کم کارکردگی کا مظاہرہ کیا جو سکول سال کے تقریباً ایک چوتھائی کی نمائندگی کرتا ہے۔ جنوبی افریقہ میں گریڈ 2 اور 4 کے طلبا کو 2020 میں ایک سال میں پڑھنے کی مہارت کے 57 فیصد سے 81 فیصد کے درمیان نقصان اٹھانا پڑا۔

جنوبی ایشیا میں شہری تنظیموں کی طرف سے جاری ہونے والی سالانہ اسٹیٹس آف ایجوکیشن رپورٹ کے جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابتدائی گریڈز میں سیکھنے کی سطح میں کمی آئی ہے۔ بھارت کی دیہی ریاست کرناٹک میں گریڈ 2 کا متن پڑھنے کے قابل افراد کا تناسب تمام گریڈز کے طلبا میں کم ہوا لیکن 2018 سے 2020 کے درمیان گریڈ 4 کے طلبا (33 فیصد سے 18 فیصد) میں یہ کمی بدترین رہی۔ پاکستان میں 16 اضلاع کے سروے میں گریڈ 1 اور 3 میں بنیادی مہارتوں میں اسی طرح کے سیکھنے کے نقصانات پائے گئے لیکن گریڈ 5 میں ایسے شواہد نہیں ملے۔

یہ مختلف شواہد جب یکجا کیے جاتے ہیں تو اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ سکولوں کی بندش نے طلبا کی تعلیم پر منفی اثرات مرتب کیے۔ اگر نقصان کی وضاحت ایس ڈی جی 4 کم از کم مہارت کی سطح کے لحاظ سے کی جاتی ہے تو اس کا اثر کم آمدنی والے ممالک کے مقابلے میں درمیانی آمدنی والے ممالک میں زیادہ ہو سکتا ہے، جہاں ابتدائی سطح بہت کم تھی، یا زیادہ آمدنی والے ممالک میں، جہاں سکول مختصر مدت کے لئے بند رہے اور طلبا کو آن لائن سیکھنے تک زیادہ رسائی حاصل تھی۔ اس کے باوجود بہت سے پہلو ابھی تک نامعلوم ہیں جن میں یہ بھی شامل ہے کہ سیکھنے کی سطح واپس آئے گی یا کووڈ-19 سیکھنے پر طویل مدتی اثرانداز ہو گا۔

منفی اثرات کو کم کرنے کے لئے ممالک نے تعلیمی سال میں توسیع یا ایڈجسٹمنٹ کی ہے اور نصاب کے کچھ شعبوں یا کچھ مہارتوں کو ترجیح دی ہے۔ دو تہائی ممالک نے پرائمری اور سیکنڈری تعلیم میں تدارکی اقدامات پر عمل درآمد شروع کر دیا ہے۔ فلپائن میں محکمہ تعلیم نے چھ ہفتوں کی تدارکی کلاسوں کے لیے رہنما اصول جاری کیے جن کا مقصد سال کے اختتام پر 75 فیصد سے کم نمبر حاصل کرنے والے طلبا پر توجہ مرکوز کرنا ہے۔ انگلینڈ (برطانیہ) میں نیشنل ٹیوٹرنگ پروگرام 60 لاکھ تک محروم طلبا کے لئے 15 گھنٹے ٹیوٹرنگ کورسز کی معاونت کرتا ہے۔

اس وبا نے اساتذہ کے لئے بے مثال مسائل پیدا کیے ہیں۔ سکولوں کی بندش میں بہت سے اساتذہ ریموٹ لرننگ/فاصلاتی تعلیم کے لئے تیار نہیں تھے، انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ انہیں کیا کرنا ہے اور وہ ٹیکنالوجی سے ناواقف تھے۔ 165 ممالک میں 20,000 سے زائد اساتذہ کے سروے میں 39 فیصد نے بتایا کہ اس وبا کے دوران ان کی جسمانی، ذہنی اور جذباتی صحت متاثر ہوئی تھی۔ دوسری جانب 50 فیصد جواب دہندگان نے بتایا کہ وہ اپنے پیشے کے بارے میں زیادہ پرجوش محسوس کرتے ہیں۔ اس بحران نے اساتذہ کی تعلیم کے مواد میں درکار تبدیلیوں پر سوالات اٹھائے ہیں۔ تکنیکی علم سے بالاتر اساتذہ کو طلبا کی نئی سماجی، جذباتی اور تعلیمی ضروریات سے ہم آہنگ ہونے کی ضرورت ہے۔

پائیدار ترقی اور **عالمی شہریت** کی تعلیم ایک ایسے سیارے کے مسئلے کا حل ہے جو تیزی سے باہم مربوط ہو رہا ہے لیکن جس کا مستقبل خطرے میں ہے۔ اس کے باوجود کووڈ-19 یکجہتی اور کثیر الجہتی کے نظریات کو پورا کرنے میں تعلیمی نظام کی ناکامیوں کو سامنے لایا ہے اور یہ بھی پتہ چلا ہے کہ ممالک کے اندر اور ان کے درمیان بڑھتی ہوئی عدم مساوات اخلاقی خدشات کو جنم دیتی ہے۔ دنیا نے ویکسین قوم پرستی سے لے کر غیر ملکی پالیسیوں اور امتیازی عقائد کے پھیلاؤ تک مخالف سمت میں بہت سے رد عمل دیکھے ہیں۔ کووڈ-19 نے صحت کی خواندگی کو بھی توجہ کا مرکز بنا دیا ہے۔

سماجی سطح پر انفیکشن کے محرکات پر سکول کی بندش اور دوبارہ کھولنے کا مطلق اثر غیر واضح ہے۔ لیکن **سیکھنے کے ماحول** میں انفیکشن کے خطرے کو کم سے کم کرنا ماسکنگ، فاصلے اور ہاتھ دھونے سے لے کر اشیاء کے اشتراک کی حوصلہ شکنی اور چھوئی ہوئی سطحوں کو بار بار جراثیم کش کرنے تک کے اقدامات کے ذریعے ممکن ہے۔ بہتر وینٹی لیشن کے لئے کم ٹیکنالوجی کے حامل حل میں جہاں موسمی طور پر مناسب ہو بیرونی جگہوں کا استعمال اور کھڑکیاں کھولنا شامل ہے۔ وباء کے دوران کم آمدنی والے 10 فیصد سے بھی کم ممالک میں تمام سیکھنے والوں اور عملے کی حفاظت کی یقین دہانی کے لئے کافی بنیادی اقدامات جیسے صابن، صاف پانی، ماسک اور صفائی ستھرائی اور حفظان صحت کی سہولیات موجود ہیں؛ زیادہ آمدنی والے ممالک یہ شرح 96 فیصد تھی۔

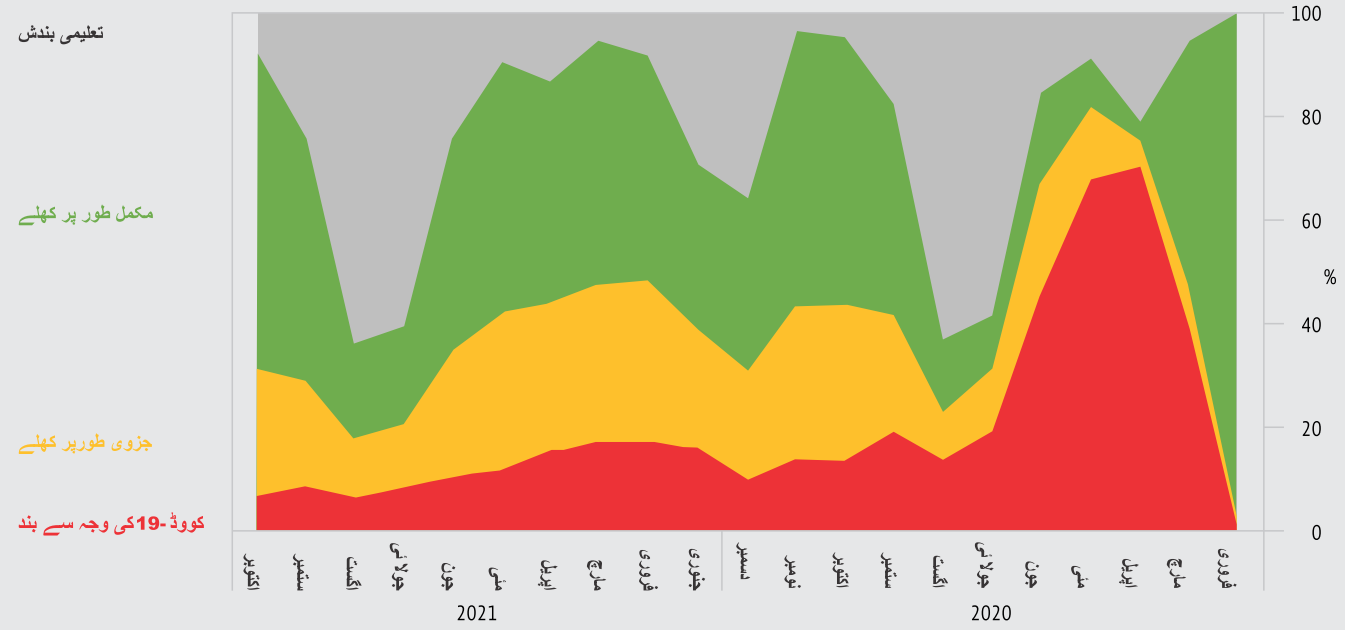
کچھ شواہد سامنے آرہے ہیں کہ وبا اور اس کے بعد حکومت کی آمدنی میں کمی اور دیگر شعبوں سے بڑھتے ہوئے اخراجات کے مطالبات کے پیش نظر تعلیم کی مالی معاونت کو دبا دیا جائے گا۔ یو آئی ایس کی جانب سے 71 ممالک کے لئے جمع کردہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مجموعی اخراجات میں درمیانی تعلیم کا حصہ 2019 میں 14.1 فیصد سے کم ہو کر 2021 میں 13.5 فیصد ہو گیا ہے۔

ابتدائی بچپن کی تعلیم میں، جہاں ریموٹ لرننگ دستیاب تھی، اساتذہ کی تربیت کا فقدان، چھوٹے بچوں کے لئے ریموٹ لرننگ کو ڈھالنا، بچوں کی نشوونما کی نگرانی اور تشخیص اور ناکافی معاونت کے ساتھ محروم گھریلو ماحول جیسے چیلنجز کا

شکل 4:

20 ماہ کے دوران سکول کم از کم 55 فیصد دنوں کے لئے جزوی طور پر بند تھے

سکول کھلنے کی حیثیت کے لحاظ سے دنوں کا تناسب، بلحاظ مہینہ، فروری 2020 سے اکتوبر 2021



ماخذ: یو آئی ایس (2021ء).

سامنا تھا۔ سکولوں اور ان سی جڑی دیگر سہولیات کی بندش اور محدود میل جول نے بچوں کو ان کے گھروں سے باہر سماجی اور علمی تحریک سے محروم کر دیا۔

تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم اور تربیت کے 80 فیصد تک پروگرام مسائل کا شکار ہوئے کیونکہ ان میں عملی اور سافٹ مہارتوں پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے، جن کا ذاتی طور پر حاضر ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اساتذہ کی تیاری ایک بڑا مسئلہ رہا ہے کیونکہ ان میں فاصلاتی تعلیم کی فراہمی کی صلاحیت نہیں ہے، اس وجہ سے بھی معیار تعلیم میں خلل پڑا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ متعدد طریقوں کا استعمال کیا جائے اور فاصلاتی تعلیم کی فراہمی کے لئے صرف ہائی ٹیک حل پر انحصار نہ کیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ حالات کے مطابق ڈھلنے کی ایسی مثالیں بھی موجود ہیں جہاں شدید متاثر شعبوں میں بھی تربیت کا عمل جاری رکھا گیا۔

دیگر تعلیمی سطحوں کے مقابلے **میں یونیورسٹی تعلیم** میں ریموٹ لرننگ کا استعمال سب سے زیادہ کیا گیا۔ 53 ممالک کے ایک سروے سے پتہ چلا ہے کہ 3 ممالک نے اعلیٰ تعلیم کے نظام کو مکمل آن لائن کر دیا، 19 میں بنیادی طور پر آن لائن طریقہ کار استعمال ہوا اور 28 نے ریموٹ اور بالمشافہ سیکھنے کا ہائبرڈ نظام استعمال کیا۔ کولمبیا سے مصر اور چین سے روسی فیڈریشن تک درمیانی آمدنی والے ممالک نے آن لائن پلیٹ فارم تیار کیے۔ لیکن سب صحارا افریقہ کے طلبا کے ایک سروے سے پتہ چلتا ہے کہ صرف 39 فیصد نے آن لائن تعلیم فراہم کرنے والے اداروں میں داخلہ لیا۔ یورپی یونین کے ممالک میں اپنی تعلیم کے دوران کام کرنے والے 41 فیصد طلبا اپنی ملازمتوں سے محروم ہو گئے، 29 فیصد عارضی طور پر اور 12 فیصد مستقل طور پر محروم ہوئے۔

بین الاقوامی طلبہ کی اینگلو فون منازل آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، برطانیہ اور امریکہ میں **طلبا کی آمدورفت** میں کمی واقع ہوئی۔ آسٹریلیا میں ایک تہائی تک طلبا بین الاقوامی ہونے کی وجہ سے اعلیٰ تعلیمی اداروں کو شدید مالی خطرات لاحق ہو گئے۔ سٹوڈنٹ اور گریجوایٹ جب اپنے آبائی ممالک میں واپس جانے کی توقع کر رہے تھے تو وہ میزبان ممالک میں پھنس کر رہ گئے۔

تعلیم بالغاں اور بنیادی حساب کتاب کی مہارتیں صحت کی خواندگی اور مؤثر ویکسینیشن مہمات کے لئے انتہائی اہم ہیں اور انہیں عوامی ہنگامی رد عمل اور تعمیر نو کے منصوبوں کا لازمی حصہ بنانا چاہئے۔ بھارت میں تعلیم بالغاں پروگرام میں حصہ لینے والی خواتین کو اپنے ناخواندہ ہم منصبوں کے مقابلے میں کووڈ-19 کا علم زیادہ تھا۔ بنیادی حساب کتاب کے علم نے کووڈ-19 کے بارے میں غلط معلومات کی حساسیت میں کمی میں سب سے اہم کردار ادا کیا۔ اس کے باوجود وبا سے پہلے فاصلاتی تعلیم ابتدائی خواندگی کے پروگراموں کے لئے ترسیل کا ایک غیر مقبول طریقہ تھا۔ برازیل میں ایک ضابطے میں واضح کیا گیا ہے کہ بنیادی نصاب سے مطابقت رکھنے والی کلاسیں بالمشافہ فراہم کرنا ہوں گی۔

ہدف 4.1. ابتدائی اور ثانوی تعلیم

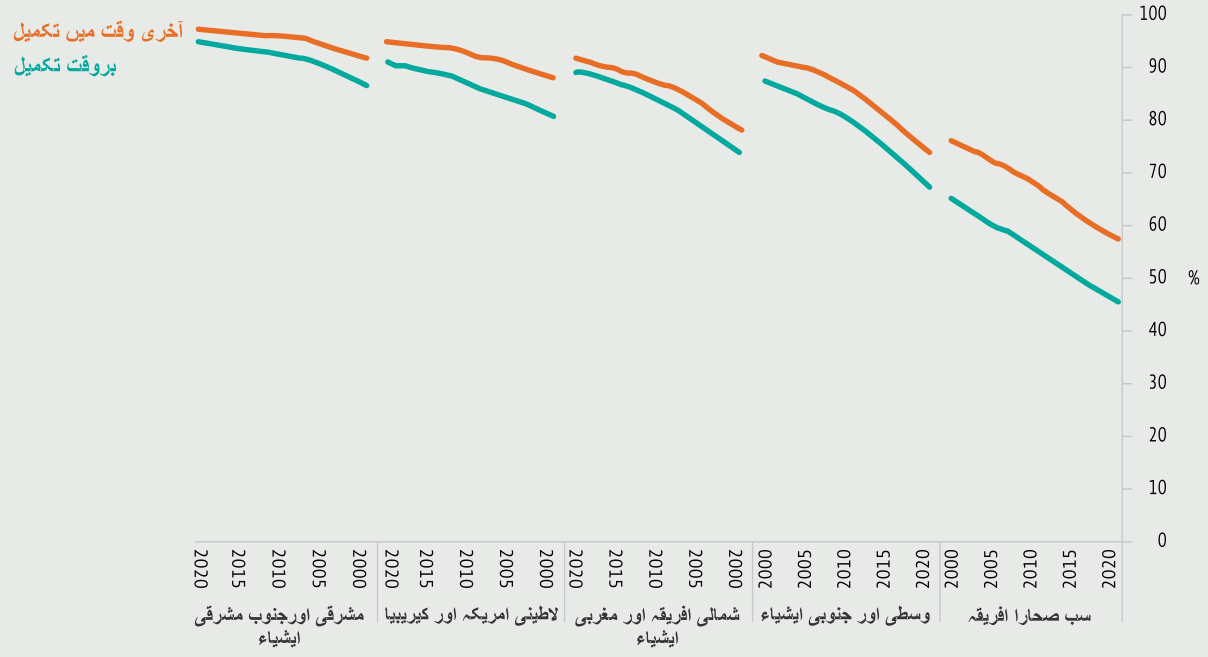
اس وبا سے پہلے پرائمری اور سیکنڈری سکول کی عمر کے 260 ملین بچے، نوعمر اور نوجوان سکولوں میں زیر تعلیم نہیں تھے۔ یہ اعداد و شمار ایک دہائی میں سامنے آنے والے اثرات سے زیادہ تھے۔ جی ای ایم رپورٹ اور یو آئی ایس کے درمیان انتظامی اور گھریلو سروے کے ذرائع کو مربوط اور سہ رخی بنانے، انتظامی اعداد و شمار میں خلا کو پر کرنے اور ایک مربوط ٹائم سیریز تیار کرنے کے لئے ایک مشترکہ منصوبہ جاری ہے۔ یہ منصوبہ جی ای ایم رپورٹ ٹیم کے کام کو استعمال کرے گا جو تکمیل کی شرح کا تخمینہ لگانے کے لئے متعدد ذرائع کو استعمال کرتا ہے۔ ایک نئی ویب سائٹ، ویو (www.education-estimates.org) اس نقطہ نظر کو ممالک کے لئے زیادہ قابل رسائی بناتا ہے۔ سب صحارا افریقہ کے علاوہ تمام علاقوں میں پرائمری تکمیل کی شرح 90 فیصد تک پہنچ رہی ہے یا اس سے تجاوز کر رہی ہے جہاں تین میں سے صرف دو بچے پرائمری سکول مکمل کرتے ہیں، حالانکہ اگر آخری جماعت میں بہت تاخیر سے پہنچنے والوں کو شامل کیا جائے تو یہ شرح 65 فیصد سے بڑھ کر 76 فیصد ہو جاتی ہے۔ (**شکل 5**)۔ سب صحارا افریقہ میں، پرائمری سکول میں 23 فیصد بچے اور لوئر سیکنڈری سکول میں 31 فیصد نوعمر افراد کی عمریں کافی زیادہ ہیں، جس سے واضح ہوتا ہے کہ اس خطے میں بروقت اور حتمی تکمیل کی شرح کے درمیان سب سے زیادہ فرق کیوں ہے۔

بین الاقوامی ریاضی اور سائنس کے مطالعے کے رجحانات (ٹی آئی ایم ایس ایس) کے تحت جائزے میں شامل کیے گئے ممالک کے میں 2015 سے 2019 کے درمیان کم از کم مہارت کی سطح حاصل کرنے والے طلبا کے حصے میں اوسط سالانہ نمو گریڈ 4 پر 0.3 فیصد پوائنٹس اور گریڈ 8 پر 0.5 فیصد پوائنٹس رہی۔ ان اوسط شرحوں سے تجاوز کرنے والے ممالک میں چلی بھی شامل تھا جہاں یہ شرح 2003 میں 41 فیصد سے بڑھ کر 2011 میں 57 فیصد اور 2019 میں 70 فیصد ہو گئی، یعنی اس کی شرح نمو اوسط سے کم از کم تین گنا تیز تھی۔ اردن اور رومانیہ کی طرح دوسری جگہوں پر بھی بہت کم یا کوئی ترقی نہیں ہوئی۔ آخری 10 فیصد تک پہنچنا اچھے وسائل کے حامل ممالک میں بھی مشکل ثابت ہو رہا ہے۔ امریکہ میں 86 فیصد طلبا نے 1995 میں ٹی آئی ایم ایس ایس کا کم معیار کا بین الاقوامی بینچ مارک حاصل کیا اور 2019 میں یہ

شکل 5:

بروقت سکول کی تکمیل کا اشاریہ، بالخصوص سب صحارا افریقہ میں سکول کی تعلیم مکمل کرنے والے بچوں کی تعداد کے کم اندازے بتاتا ہے

تکمیل کی شرح اور حتمی تکمیل، بلحاظ خطہ، 2000-20



ماخذ: جی ای ایم رپورٹ ٹیم کی طرف سے گھریلو سروے کے اعداد و شمار کا تجزیہ

شرح 87 فیصد تھی۔ نیوزی لینڈ میں یہ شرح 1995 میں 89 فیصد سے کم ہو کر 2019 میں 82 فیصد تک گر گئی۔

ہدف 4.2. ابتدائی بچپن

36 سے 59 ماہ کی عمر کے بچوں کے لئے ابتدائی بچپن کے ترقیاتی اشاریہ کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ دولت کا فرق زیادہ تر جمود کا شکار ہے یا اس میں اضافہ ہوا ہے۔ اس اشاریہ کے طریقہ کار کو، جو صحت، سیکھنے اور نفسیاتی بہبود میں ترقی کے لحاظ سے چھوٹے بچوں کے فیصد کو شامل کرتا ہے، کو اچھی طرح اپ ڈیٹ کیا گیا ہے۔ سیکھنا گھر میں شروع ہوتا ہے۔ 2012 سے 2019 میں کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک میں 62 فیصد بچے گھر کے کسی بالغ شخص کی طرف سے چار سرگرمیوں یا اس سے زیادہ سرگرمیوں میں مصروف تھے۔ گیمبیا، سیرالیون اور ٹوگو میں یہ شرح 20 فیصد سے کم رہی۔ مشترکہ مطالعہ جیسی حوصلہ افزا سرگرمیوں کے حوالے سے ایک اہم رکاوٹ کتابوں کی عدم دستیابی ہے۔ اوسطاً، 5 سال سے کم عمر کے ایک چوتھائی سے بھی کم بچوں کے گھر میں کم از کم تین کتابیں تھیں۔ آدھے ممالک میں ہر 10 میں سے 1 سے بھی کم بچے ایسا کرتے ہیں۔ ذیلی صحارا افریقہ کے 8 ممالک میں ایک فیصد سے بھی کم بچے ایسا کرتے ہیں۔

تعلیم کا حق پیدائش سے شروع ہوتا ہے۔ جب تک کوئی بچہ 3 سال کی عمر کو پہنچتا ہے، اس کے دماغ کا 90 فیصد حصہ تیار ہو جاتا ہے۔ ابتدائی بچپن کی دیکھ بھال اور تعلیمی پروگراموں میں 3 سال سے کم عمر کے بچوں کی شرکت محدود ہوتی ہے، اگرچہ یہ 0 سے 1 سال کی عمر کے لئے 20 فیصد سے زیادہ اور درمیانی اور زیادہ آمدنی والے متعدد ممالک میں 2 سال کی عمر کے لئے 60 فیصد سے زیادہ تک پہنچ جاتی ہے۔ یہاں تک کہ زیادہ آمدنی والے ممالک میں بھی ابتدائی بچپن کی دیکھ بھال اور تعلیم تک رسائی اب بھی سماجی اقتصادی پس منظر پر بہت زیادہ منحصر ہے۔ فرانس اور آئرلینڈ میں غریب اور امیر گھرانوں میں 0 سے 2 سال کے بچوں کی شرکت میں 50 فیصد پوائنٹس سے زیادہ کا فرق ہے۔ عالمی سطح پر 2020 میں ختم ہونے والے سکول سال میں سرکاری پرائمری داخلے کی عمر سے ایک سال قبل 75 فیصد بچوں کو پری پرائمری تعلیم میں داخلہ دیا گیا تھا۔ ایڈجسٹڈ نیٹ انرولمنٹ کی شرح کم آمدنی والے ممالک (45 فیصد) میں زیادہ آمدنی والے ممالک (91 فیصد) کے آدھی کے برابر تھی۔

ہدف 4.3. تکنیکی، پیشہ ورانہ، یونیورسٹی درجے کی تعلیم اور تعلیم بالغاں

TVET بہت سے ممالک میں کم مالی اعانت کی حامل ہوتی ہے اور اکثر نظر انداز کی جاتی ہے، اگرچہ آرمینیا، برازیل، برونڈی، کوسٹاریکا، انڈونیشیا اور یوراگوئے سمیت کئی ممالک نے گزشتہ 15 سال میں شرکت کی شرح میں خاطر خواہ اضافہ کیا ہے۔ اگر عام ثانوی سرٹیفکیٹ کے برعکس کوئی پیشہ ورانہ ڈپلومہ براہ راست یونیورسٹی سطح کی تعلیم میں داخلے کی اہلیت کو پورا نہیں کرتا تو پیشہ ورانہ ثانوی سکول تعلیم ایک پرکشش آپشن نہیں ہو سکتی، جیسا کہ ایک چوتھائی ممالک میں ہوتا ہے۔ اس کے برعکس 30 فیصد ممالک میں تمام پیشہ

ورانہ سیکنڈری سکول گریجویٹ یونیورسٹی درجے کی تعلیم تک براہ راست رسائی حاصل کرتے ہیں۔

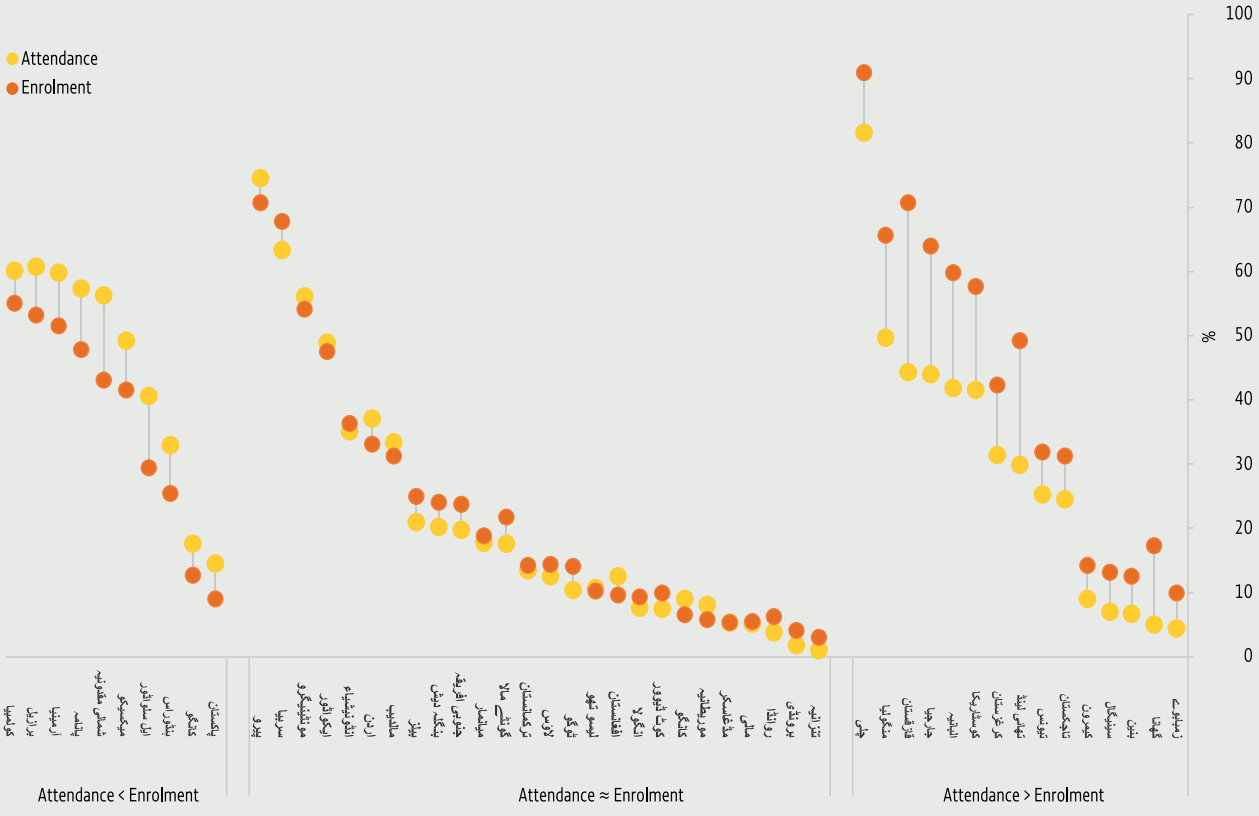
یونیورسٹی تعلیم کے لئے عالمی مجموعی اندراج کا تناسب 39 فیصد تھا جو 2000 سے اب تک تقریبا 1 فیصد پوائنٹ سالانہ کی مستقل اوسط نمو جاری رکھے ہوئے ہے۔ یہ انتظامی اعداد و شمار ہمیشہ حاضری سے متعلق سروے ڈیٹا کے برابر نہیں ہوتے (**شکل 6**)۔ اگر بہت سے طلبہ ایسے اداروں میں زیر تعلیم ہوں جو سرکاری طور پر تسلیم شدہ اور ایکریڈیشن کے حامل نہ ہوں تو انہیں سرکاری اعداد و شمار میں شمار نہیں کیا جاتا۔ اس کے برعکس، اگر بہت سے طلبا کو صرف برائے نام داخلہ دیا جائے تو داخلوں میں حاضری کا زیادہ تخمینہ لگا سکتا ہے، خاص طور پر جہاں ٹیوشن مفت ہے اور طلبہ محض سبسڈی کے حصول کے لیے داخلہ لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ، اعلی ثانوی گریجویشن کی عمر کے فورا بعد سے پانچ سال کے عرصے کے دوران داخلہ لینے والوں کو ڈیٹا میں شمار کیا جاتا ہے لیکن سب صحارا افریقہ سمیت کئی ممالک میں لوگ بڑی عمر میں بھی یونیورسٹی میں داخلہ لیتے ہیں۔

زندگی بھر کے نقطہ نظر سے یونیورسٹی تعلیم سستی نہیں ہوتی۔ یونیورسٹی تعلیم میں لاگت کے اشتراک کا معاشی معاملہ اہم طور پر متوقع داخل ہونے والوں پر منحصر ہے جن کو کریڈٹ کی رکاوٹوں کا سامنا نہیں ہوتا۔ 70 سے زائد ممالک میں مختلف اقسام کے طلبہ کے قرضے دستیاب ہیں اور یہ ایک کھرب ڈالر کی مارکیٹ بن چکے ہیں۔ بہت سے ممالک میں طلبا کے قرضوں کی ادائیگی کے لئے درکار قرض داروں کی آمدنی کا تناسب ضرورت سے زیادہ ہے، خاص طور پر کم سے کم خوشحال گریجویٹس کے لئے۔ بہتر پالیسی اصلاحات کی بدولت وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والے وقت پر مبنی قرضوں کو آمدنی پر مبنی قرضوں کی طرف منتقل کیا گیا ہے۔

شکل 6:

یونیورسٹی تعلیم کے اندراج کے اعداد و شمار اصل حاضری کا کم یا زیادہ تخمینہ لگا سکتے ہیں

یونیورسٹی تعلیم میں مجموعی حاضری اور اندراج کا تناسب، 2015 سے 2019 ماخذ: جی ای ایم رپورٹ ٹیم کی طرف سے گھریلو سروے کے اعداد و شمار کا تجزیہ



ماخذ: یو آئی ایس ڈیٹا بیس

زیادہ آمدنی والے ممالک میں آجر بالغوں کی تعلیم اور تربیت کا واحد سب سے بڑا فراہم کنندہ ہیں جو لیبر مارکیٹ سے باہر افراد تک رسائی کے لئے پالیسیوں کی ضرورت کو اجاگر کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ملازمت کرنے والوں کے لئے بھی تربیت حاصل کرنے کا وقت بہت اہم ہوتا ہے کیونکہ وہ اس دوران کسی کی کفالت کر رہے ہوتے ہیں، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس طرح کی تربیت کے دوران انہیں چھٹی کی ضرورت ہوتی ہے۔ چھ اعلی آمدنی والے ممالک کے طویل البلد اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ بالغوں کی تعلیم ایک اہم اقلیت کے لئے بار بار دہرایا جانے والا عمل ہے، خاص طور پر زیادہ تعلیم یافتہ طبقے میں ایسا ہوتا ہے۔

ہدف 4.4. کام کے لئے درکار مہارتیں

عالمی موازنے کے لیے ڈیٹا رکھنے والے 91 ممالک میں سے صرف 10 ممالک میں بالغوں کی اکثریت 9 میں سے کم از کم 5 انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) مہارتوں کی حامل تھی۔ تقریباً آدھے ممالک میں بالغوں کی اکثریت کوئی مہارت نہیں رکھتی۔ زیادہ تر کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک میں، بہت کم نوجوان جو کم از کم لوئر سیکنڈری سکول مکمل نہیں کر چکے ہیں، آئی سی ٹی کی کوئی مہارت رکھتے ہیں۔ عراق، لاؤ عوامی جمہوریہ اور سیرالیون میں یہاں تک کہ سب سے زیادہ تعلیم یافتہ اوسط نو مہارتوں میں سے دو سے بھی کم کی حامل ہے۔ ڈیوائسز اور انٹرنیٹ تک رسائی ایک اور اہم رکاوٹ ہے: چاڈ میں 20 سے 24 سال کی عمر کے افراد میں سے 98 فیصد خواتین اور 90 فیصد مردوں نے کبھی انٹرنیٹ استعمال نہیں کیا؛ یہ شرحیں لاؤ میں 61 فیصد اور 63 فیصد اور تیونس میں 36 فیصد اور 31 فیصد تھیں۔

قومی نصاب میں ہم آہنگی کی سوچ کو شامل کیا جا رہا ہے۔ فن لینڈ نے گریڈ 1 سے الگورتھم سوچ اور پروگرامنگ کو ایک غیر نصاب سرگرمی کے طور پر لازمی قرار دیا ہے۔ 2018 میں آٹھ اعلی آمدنی والے ممالک کے جائزے میں، وہ طلبا جو سکول میں سکول سے متعلق کاموں کے لئے آئی سی ٹی کا زیادہ استعمال کرتے تھے ضروری نہیں کہ وہ اپنے ساتھیوں سے زیادہ نمبر حاصل کریں، اور پروگرامنگ کا تجربہ رکھنے والے طلبا ضروری نہیں کہ ان مہارتوں کو غیر پروگرامنگ ماحول میں منتقل کر سکیں۔

مالیاتی خواندگی جدید معیشتوں میں روزی روٹی کمانے اور عام طور پر بالغ زندگی کے لئے ایک اہم مہارت ہے، لیکن ہر کسی کو سکول میں اہم مالی تصورات سیکھنے کا موقع نہیں ملتا۔ بین الاقوامی طلبہ کی تشخیص کے 2018 کے پروگرام میں ایک اختیاری مالی خواندگی ماڈیول شامل تھا، جسے 20 شریک تعلیمی نظاموں نے استعمال کیا تھا۔ گرلز میں تمام شریک ممالک میں مالی موضوعات سے متعلق کلاس روم سرگرمیوں کی رپورٹنگ کا امکان کم تھا، باوجود اس کے کہ مالی تعلیم عام طور پر ریاضی میں شامل ہوتی ہے، جو عام طور پر ایک غیر منتخب مضمون ہوتا ہے۔

ہدف 4.5. مساوات

صنفی عدم مساوات ایک اہم تشویش بنی ہے، اگرچہ مختلف سطحوں اور مختلف مقامات پر چیلنجز کی وسیع رینج کو باریک بینی سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ بالائی ثانوی تعلیم وہ سطح ہے جہاں نوعمر لڑکیاں شدید طور پر محروم ہو سکتی ہیں (جیسے بینن، چاڈ اور نائجر میں) لیکن ان کے حق میں حالات میں تیزی سے تبدیلی اور فائدہ اٹھانے کا امکان بھی ہے۔ یہ مختلف ممالک میں ہو رہا ہے جن میں وہ ممالک بھی شامل ہیں جو کمبوڈیا، کانگو، گیمبیا، گھانا، ملاوی اور روانڈا سمیت مخصوص علاقوں میں اپنے ساتھیوں کے مقابلے میں ایس ڈی جی 4 کے حصول سے سب سے دور ہیں۔

دولت، جس کی پیمائش گھریلو سطح پر کی جاتی ہے، ہمیشہ بچوں کی مخصوص محرومی کا احاطہ نہیں کرتی۔ کئی ممالک میں 10 فیصد محروم بچے امیر ترین گھرانوں میں ہیں اور غریب ترین گھرانوں میں 30 فیصد سے زیادہ بچے محروم نہیں ہیں۔ بچوں کی محرومی کی سطح تعلیم کے نتائج کی ایک اضافی مضبوط پیشن گوئی ہو سکتی ہے۔

غیر ریاستی مسلح گروہوں کے زیر کنٹرول سکولوں میں بچوں کی نمایاں تعداد پڑھتی ہے۔ ان گروپوں کے پاس تعلیم فراہم کرنے کا انتخاب کرنے کی متعدد وجوہات ہیں، چاہے وہ براہ راست کنٹرول کے ذریعے ہوں، منتخب مداخلتوں کے ذریعے، جیسے نصاب میں، یا موجودہ فراہم کنندگان کو کام جاری رکھنے دینے کے ذریعے کے طور پر۔ تعلیم عام شہریوں کی طرف سے مانگی جانے والی سب سے قیمتی خدمات میں سے ایک ہے؛ اسے فراہم کرنے میں ناکامی ناراضگی کا باعث بن سکتی ہے۔

تعلیم میں لسانی تنوع کے متعدد چیلنج موجود ہیں۔ چاڈ، گیمبیا اور ٹوگو سمیت مغربی اور وسطی افریقی ممالک میں 7 سے 14 سال کی عمر کے 5 فیصد سے زیادہ بچے گھر میں تعلیم کی زبان نہیں بولتے۔ لسانی اعداد و شمار کے ذرائع، سکول کی عمر کی

آبادی کے تخمینے اور اندراج کی شرح کے ساتھ تعلیم کی پالیسی کی زبان کو ملانے والے ایک نقطہ نظر سے پتہ چلتا ہے کہ کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک میں 37 فیصد بچوں نے اپنی گھریلو زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں سیکھا: 27 فیصد اقلیتی تحریری زبان بولتے تھے اور 10 فیصد کم عام زبان بولتے تھے، ہر ایک میں نسبتاً کم بولنے والے تھے۔

ہدف 4.6. خواندگی اور بنیادی حساب کتاب کی مہارت

عالمی سطح پر 15 سال یا اس سے زیادہ عمر کے بالغوں میں 83 فیصد خواتین اور 90 فیصد مرد خواندگی کی ثنائی زمرہ بندی کے لحاظ سے پڑھے لکھے ہیں جو کہ 7 فیصد پوائنٹ کا فرق ہے۔ سب صحارا افریقہ میں ہر چار میں سے ایک سے زیادہ نوجوان خواتین ناخواندہ ہیں جہاں نوجوانوں کی شرح خواندگی میں سالانہ ایک فیصد سے بھی کم اضافہ ہوا ہے۔ عالمی سطح پر 1999 کے بعد مشرقی اور جنوب مشرقی ایشیا میں ناخواندہ خواتین کی تعداد میں کمی کے بعد سے سب صحارا افریقہ میں اضافے کے باوجود خواندگی میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ، ایک مفروضہ یہ ہے کہ تمام ثانوی سکول چھوڑنے والے پڑھے لکھے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ حقیقی خواندگی کی سطح کا پہلے زیادہ تخمینہ لگایا گیا تھا۔ حالیہ سروے کے اعداد و شمار کے ساتھ 18 ممالک میں کم ثانوی مکمل کرنے والوں میں سے تقریباً نصف خواندگی کی بنیادی سطح تک نہیں پہنچتے، جس کی تعریف ایک سادہ جملہ (شکل 7) پڑھنے کے قابل ہونے کے طور پر کی جاتی ہے۔

اس کے برعکس یہ حقیقت کہ کوئی بھی سکول کی تعلیم ناخواندگی کے مساوی نہیں ہے، سکول سے باہر خواندگی کے حصول کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔ تخمینہ ناخواندہ آبادی کے حوالے سے غیر رسمی آئی ایس سی ای ڈی 1 پروگراموں میں بالغوں کا اندراج بولیویا، ہونڈوراس، موزمبیق، قطر اور سورینام میں ایک فیصد یا اس سے کم، بحرین اور پیرو میں 2 فیصد، کولمبیا اور تھائی لینڈ میں 3 فیصد، سعودی عرب میں 4 فیصد اور جمہوریہ ڈومینیکن میں 8 فیصد ہے۔

سادہ ہندسوں کی مہارتوں پر ڈیٹا بہت کم ہیں۔ بنیادی اعداد و شمار کے پراکسی پیمانہ کا حساب ان کی عمر کو صحیح طور پر بیان کرنے والے فیصد کے طور پر کیا جاسکتا ہے، جو سادہ، کم صحیح اعداد کے ساتھ کام کرنے کی صلاحیت کی عکاسی کرتا ہے۔ اگرچہ زیادہ تر، یہاں تک کہ غریب ترین بھی، اس حد کو عبور کرتے ہیں، لیکن تاریخی ہندسوں کے رجحانات کی جانچ کے لئے تیس کا پیمانہ موزوں ہے۔ گھریلو سروے اور آبادی کی مردم شماری کے اعداد و شمار کے تجزیے سے 1960 اور 2010 کی دہائیوں کے درمیان پیدا ہونے والے گروہوں کی تعداد 42 ذیلی صحارا افریقی ممالک کے لئے تلاش کی جاسکتی ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ بہتری معمولی رہا ہے اور غریب ترین لوگوں میں یہ برقرار نہیں رہی ہے۔ افریقہ میں تعداد میں اضافہ تقریباً مکمل طور پر سکولوں کی بڑھتی ہوئی شرکت کی وجہ سے ہوا۔

ہدف 4.7. پائیدار ترقی اور عالمی شہریت

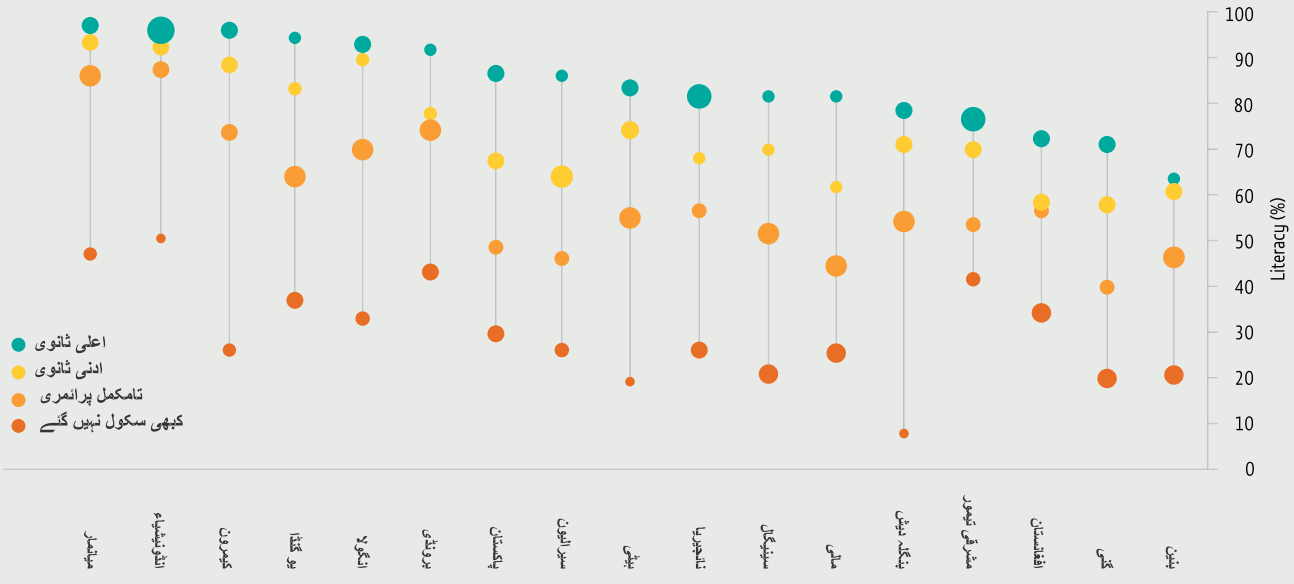
ہدف 4.7 ایس ڈی جی 4 کے باقی ایجنڈے سے بڑھ کر یہ بتاتا ہے کہ ایس ڈی جی 4 کے تبدیلی کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے طلبہ کو کیا سیکھنے کی ضرورت ہے۔ زندگی کی مہارتوں پر مبنی ایچ آئی وی اور جنسیت کی تعلیم فراہم کرنے والے سکولوں کا حصہ اکثر کم ہوتا ہے، خاص طور پر بنیادی سطح پر، جیسے برکینا فاسو میں پرائمری سکولوں کا 2.5 فیصد اور نائجر میں 6 فیصد ہے۔ اس کے باوجود جنسیت کی تعلیم کے بارے میں اقوام متحدہ کی بین الاقوامی تکنیکی رہنمائی میں ترمیم کی گئی ہے جس میں سیکھنے والوں کے تجربے سے پہلے بلوغت اور حیض کا احاطہ کرنے کی سفارش کی گئی ہے، یعنی 9 سے 12 سال کی عمر تک کے بچوں کو یہ تعلیم فراہم کی جائے۔ یونیسکو کا جنسیت تعلیم کا جائزہ اور تشخیص ٹول جامع جنسیت کی تعلیم کے بارے میں ایک حالیہ عالمی پیش رفت رپورٹ کے تحت ہے۔ 24 ممالک میں سے صرف 3 ممالک ایسے ہیں جہاں 9 سے 12 سال کی عمر کے لئے جنسی اور تولیدی صحت پر جدید نصاب پایا جاتا ہے جبکہ 5 ممالک میں ایسے نصاب کی محض موجودگی ظاہر کی گئی ہے۔

23 اپر مڈل اور زیادہ آمدنی والے ممالک میں 2016 کے بین الاقوامی شہری اور شہریت کی تعلیم کے مطالعے سے پتہ چلا ہے کہ عالمی شہریت سے متعلق مسائل کی مناسب تفہیم رکھنے والے طلبا کا تناسب ڈومینیکن ریپبلک، لٹویا اور نیدرلینڈز میں تقریباً 40 فیصد سے کروشیا، جمہوریہ کوریا اور سویڈن میں تقریباً 70 فیصد تک تھا۔ 2019 ٹی آئی ایم ایس ایس میں بتایا گیا ہے کہ صرف 30 فیصد طلبا ماحولیاتی سائنس کے علم میں مہارت تک پہنچے ہیں۔ موسمیاتی تبدیلیوں کی تعلیم کا مقصد آبادیوں کو موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کو سمجھنے، ان سے نمٹنے، کم کرنے اور ان کے مطابق ڈھالنے میں مدد دینا ہے۔ جی ای ایم رپورٹ اور آب و ہوا مواصلات اور تعلیم کے منصوبے کی طرف سے موسمیاتی تبدیلیوں کے مواصلات اور تعلیم کے بارے میں ملکی پروفائلز کا ایک نیا سلسلہ ایک تقابلی نقطہ نظر پیش کرتا ہے۔ 20 ملکی پروفائلز کا پہلا سیٹ تمام علاقوں اور ملکی آمدنی گروپوں کا احاطہ کرتا ہے۔ 50 پروفائلز تک کا دوسرا سیٹ 2022 میں شائع ہونے والا ہے۔ ابتدائی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ ماحولیاتی تبدیلیوں پر توجہ صرف 40 فیصد قومی تعلیمی قوانین اور تعلیم کے شعبے کے 45 فیصد منصوبوں یا حکمت عملیوں میں پائی گئی ہے۔

شکل 7:

یہاں تک کہ ثانوی سکول چھوڑنے والوں کو بھی خواندہ شمار نہیں کیا جا سکتا

20 سے 24 سال کی عمر میں خواندگی کی شرح، سکول کے حصول کے ذریعے، منتخب ممالک، 2015 سے 2019



نوٹ: ہر حصول کی سطح پر ڈاٹ کا سائز آبادی کے حجم کے متناسب ہوتا ہے۔

ماخذ: جی ای ایم رپورٹ ٹیم کی طرف سے ڈی ایچ ایس ڈیٹا کا تجزیہ

ہدف 4.a. تعلیم کی سہولیات اور سیکھنے کے ماحول

اگر ماحول غیر موزوں ہو تو اچھے معیار کا علم حاصل نہیں ہو سکتا، اگر اس سے بچوں کی فلاح و بہبود کو خطرہ ہو تو علم کا حصول مزید کم ہو جاتا ہے۔ سیف سکولز اعلامیے، جو مسلح تنازعات کے دوران طلبہ، اساتذہ، سکولوں اور یونیورسٹیوں کو حملے سے بچانے کا بین الحکومتی سیاسی عزم ہے، کی اب 112 ریاستوں نے توثیق کی ہے۔ شواہد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے کہ جسمانی سزا نہ صرف بچوں کے حقوق کی خلاف ورزی کرتی ہے بلکہ تعلیم کے نتائج کو بھی متاثر کرتی ہے۔ اب 156 ممالک کے سکولوں میں جسمانی سزا پر مکمل پابندی عائد ہے۔

سکول واحد جگہ ہو سکتی ہے جہاں کچھ بچوں کو پانی، صفائی ستھرائی اور حفظان صحت کی سہولیات تک رسائی حاصل ہو۔ لائبیریا میں بہت کم گھرانوں میں حفظان صحت کی سہولیات موجود ہیں جو بنیادی بین الاقوامی معیار پر پورا اترتی ہیں لیکن 69 فیصد سکولوں میں یہ سہولیات موجود ہیں۔ تاہم، چھوٹے سکول، جو بنیادی طور پر دور دراز اور دیہی علاقوں میں واقع ہیں، وہاں معقول طور پر بڑے سکولوں کے مقابلے میں بنیادی ڈھانچے کے معیار کی کسوٹی پر پورا اترنے کے امکانات کم ہوتے ہیں۔ کابو ورڈی (Cabo Verde) میں 2018 میں 22 فیصد پرائمری سکولوں میں ہاتھ دھونے کی بنیادی سہولیات کا فقدان تھا۔ تاہم پرائمری سکولوں میں سب سے چھوٹے 22 فیصد پرائمری انرولمنٹ کا صرف 2 فیصد تھے۔ عالمی سطح پر بنیادی سہولیات کے بغیر سکولوں میں جانے والے بچوں کا حصہ سکولوں کے حصے سے کافی کم ہے۔

جسمانی سہولیات سے ہٹ کر سکول کیلنڈروں کے انتظام جیسے دیگر پہلو۔ ہفتوں اور سالوں میں تعلیم کے دنوں کی تقسیم سے لے کر سکول کے دن کی مدت اور تنظیم تک۔ تعلیمی نظام کے معیار اور مساوات کے لئے اہم نتائج کے حامل ہو سکتے ہیں۔ بہت سے ممالک کے سکول کیلنڈر کا ڈھانچہ موسموں کے مقابلے میں نوآبادیاتی تاریخ کے اثر و رسوخ کی وجہ سے ہے اور مقامی زرعی ادوار کے ساتھ ناقص طور پر ہم آہنگ ہے۔ سکول شروع کرنے کے اوقات بھی اہمیت رکھتے ہیں۔ زیادہ نیند کے وقت کی اجازت دینے کے علاوہ، بعد میں شروع کرنے والے نوعمروں کے ساتھ بہتر ہم آہنگ نظر آتا ہے۔

ہدف 4.b. وظائف

2015 سے 2019 کے درمیان طلبا کی نقل و حرکت میں معاونت کے لیے مجموعی طور پر امداد میں 30 فیصد اضافہ ہوا جو 3.4 ارب امریکی ڈالر سے بڑھ کر 4.4 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ گیا۔ کم آمدنی والے ممالک کو سکالرشپ کی کل امداد 2015 سے 2019 تک دگنی ہو گئی جو یونیورسٹی سطح پر اندراج میں اضافے سے تجاوز کر گئی ہے۔ لیکن کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک کو مد نظر رکھتے ہوئے باہر جانے والے طلبا کی تعداد سکالرشپ امداد میں اضافے سے کہیں آگے نکل گئی ہے۔ اوسطاً بین الاقوامی طالب علم 2006 کے مقابلے میں 2019 میں کم سکالرشپ امداد دستیاب ہے۔ دستیاب ناہموار اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ 2020 تک وظائف میں خاطر خواہ توسیع کا مقصد پورا نہیں ہوا ہے۔ لیکن اب امکان ہے کہ ڈونرز 2015 کے مقابلے میں زیادہ ترقی پذیر ممالک کو وظائف فراہم کریں گے اور اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ وصول کنندگان ممالک کے ایک یا دو اہم عطیہ دہندگان پر انحصار کرنے کا امکان کم ہے۔

'برین ڈرین' کے تصور کی جگہ جہاں سکالرشپ حاصل کرنے والے سابق طالب علم اپنے اصل ممالک میں واپس نہیں آتے، اس کی جگہ 'دماغی گردش' کی اصطلاح عام ہو رہی ہے۔ حالیہ اندازوں سے پتہ چلتا ہے کہ واپس نقل مکانی ذیلی صحارا افریقہ اور لاطینی امریکہ میں نقل مکانی کے بہاؤ کے ایک اہم حصے کی نمائندگی کرتی ہے اور یہ تارکین وطن اوسطاً زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔ کچھ ممالک یہ تسلیم کرتے ہیں کہ انتہائی ہنر مند شہری بھی جو مستقبل قریب میں واپس نہیں آئیں گے اگر مناسب طور پر مشغول ہوں تو ملک کے لیے اثاثے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ 22 لاطینی امریکی اور کیریبین ممالک میں سے جن کا تجزیہ تارکین وطن پالیسیوں کے اشاریہ کے لیے کیا گیا ہے، 8 میں دماغی گردش کے باضابطہ نیٹ ورک برقرار رکھے گئے ہیں۔ تمام عالمی خطوں، آمدنی کی سطح اور حکومتی اقسام کی نمائندگی کرنے والے 35 ممالک کی آبادیاتی پالیسیوں کی ایک سابقہ نقشہ بندی سے پتہ چلا ہے کہ دو تہائی نے کسی نہ کسی قسم کے سائنسی نیٹ ورک کو برقرار رکھا اور آدھے نے وظائف پر بیرون ملک بھیجے گئے طلبا کے لئے واپسی کی ذمہ داریاں عائد کیں۔

ہدف 4.c. اساتذہ

رپورٹ کردہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ ذیلی صحارا افریقہ وہ خطہ ہے جہاں قومی معیارات پر پورا اترنے والے اساتذہ کی شرح سب سے کم ہے: پری پرائمری میں 57 فیصد (بمقابلہ لاطینی امریکہ اور کیریبین میں 83 فیصد)، پرائمری میں 67 فیصد (بمقابلہ شمالی افریقہ اور مغربی ایشیا میں 85 فیصد) اور ثانوی تعلیم میں 61 فیصد (بمقابلہ وسطی اور جنوبی ایشیا میں 78 فیصد) ہے۔ لہٰذا 2015 کے بعد سے تھوڑی سی بہتری کے باوجود سب صحارا افریقہ میں شاگرد/تربیت یافتہ اساتذہ کا تناسب عالمی اوسط سے تقریباً دوگنا زیادہ ہے۔

یہاں تک کہ اہل اساتذہ بھی اس مخصوص مضمون کے اہل نہیں ہوتے جو وہ پڑھاتے ہیں۔ دنیا کے بیشتر علاقوں میں اپنے شعبے کے علاوہ دیگر شعبوں کی تعلیم دینے کا رجحان عام ہے۔ 2018 کے ٹیچنگ اینڈ لرننگ انٹرنیشنل سروے میں حصہ لینے والے کم از کم 40 تعلیمی نظاموں میں 10 فیصد سے زیادہ لوئر سیکنڈری سکول سائنس اساتذہ نے اس موضوع میں کوئی باضابطہ تعلیم یا تربیت حاصل نہیں کی تھی۔ ریاضی کے اساتذہ کے لئے بھی ایسا ہی ہے۔ جارجیا اور سعودی عرب میں سائنس اور ریاضی کے 60 فیصد سے بھی کم اساتذہ نے اپنی رسمی تعلیم کے حصے کے طور پر اپنے مضامین میں تربیت حاصل کی ہے۔ اپنے شعبے سے باہر دیگر مضامین میں تدریس ایکویٹی خدشات کو جنم دیتی ہے، کیونکہ ہر کسی کے میدان سے باہر کے استاد کے ہونے یا پڑھانے کا یکساں امکان نہیں ہوتا، جو اکثر دیہی مقامات اور کم فائدہ مند طلبا کو پڑھانے والے سکولوں میں زیادہ عام ہوتا ہے۔

اساتذہ کی تنخواہ کے اشاریہ پریو آئی ایس کے نئے تخمینے، جو اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ اساتذہ دیگر پیشوں کے مقابلے میں کتنی تنخواہیں وصول کرتے ہیں، جن کے لئے قابلیت کی موازنہ سطح کی ضرورت ہوتی ہے، یہ ظاہر کرتا ہے کہ ایک ہی ملک کے اندر مختلف تعلیمی سطحوں پر اساتذہ کے درمیان اوسط فرق ممالک کے درمیان فرق کے مقابلے میں کم ہے۔ زیادہ آمدنی والے ممالک میں، جہاں زیادہ تر شواہد سامنے آتے ہیں، اساتذہ کو دیگر شعبوں میں پیشہ ور افراد کے مقابلے میں کم معاوضہ دیا جاتا ہے (**شکل 8**)۔

اساتذہ کی تنخواہ کا اشاریے سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اساتذہ میں ترغیب کی سطح کیا ہے۔ لیکن بہت سے مزید عوامل حوصلہ افزائی کو متاثر کرتے ہیں جیسا کہ آٹھ مشرقی اور جنوبی افریقی ممالک میں اساتذہ کی غیر حاضری کے حالیہ تجزیے سے پتہ چلتا ہے۔ یہاں تک کہ اساتذہ کی اپنی رپورٹس کے مطابق ہفتے میں کم از کم ایک بار سکول سے غیر حاضر رہنے والوں کا حصہ کینیا اور روانڈا میں 10 فیصد سے بھی کم سے لے کر جنوبی سوڈان میں تقریباً 30 فیصد تک ہے۔ اساتذہ کا کہنا ہے کہ وہ صحت (62 فیصد) اور خاندانی بنیادوں (35 فیصد) پر غیر حاضر ہیں، اس کے بعد موسم (خاص طور پر شدید بارش اور زیادہ گرمی)، سرکاری کاروبار اور ٹرانسپورٹ کے مسائل ہیں۔

پائیدار ترقی کے دیگر اہداف میں تعلیم

گھر میں توانائی تک رسائی بچوں کو تعلیمی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی اجازت دینے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ بھوٹان کے دیہی بجلی فراہمی پروگرام نے ایندھن کی لکڑی کے استعمال کو کم کرنے میں مدد کی اور اس کے نتیجے میں سکول سطح کی تعلیم میں اوسطاً مزید 0.8 سال کا اضافہ ہوا، جس کے لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں کے لئے مضبوط اثرات مرتب ہوئے۔ سکولوں میں توانائی تک رسائی سیکھنے کے ماحول کو بہتر بنانے اور سیکھنے کے وسائل تک رسائی کو وسعت دینے میں مدد کر سکتی ہے۔ انرجی سیکٹر مینجمنٹ اسسٹنس پروگرام سے پتہ چلا ہے کہ کینیا میں 72 فیصد اور ایتھوپیا میں صرف 22 فیصد سکولوں کو قومی گرڈ تک رسائی حاصل ہے۔ سڑکیں غربت کے خاتمے اور تعلیم کے نتائج سمیت معاشی اور سماجی ترقی کو فروغ دینے میں مدد دیتی ہیں۔ کولمبیا کے محکمہ انٹیوکیا میں بہتر دیہی سڑکیں دیہی طلبا کے لئے بہتر تعلیمی کارکردگی سے وابستہ تھیں۔

2030 تک ایس ڈی جیز کے حصول کی دوڑ میں قابل تجدید توانائی ٹیکنالوجی کو بہتر بنانے میں قابل ستائش پیش رفت ہوئی ہے، اس کا اندازہ شمسی اور ہوا کی بجلی پر بڑی سرمایہ کاری سے ہوا ہے۔ پائیدار طور پر استعمال کرنے اور پیداوار حاصل کرنے کی ضرورت کے بارے میں بھی آگاہی بڑھ رہی ہے۔ تاہم ان اہداف کے شعبوں میں بہتری جو مارکیٹ پر مبنی نہیں ہیں، ان میں صاف ستھری کھانا پکانے کی ٹیکنالوجی تک مساوی رسائی، قابل تجدید ذرائع کے حوالے سے مہارت، صلاحیت سازی کے لئے کم ترقی یافتہ ممالک کو مالی امداد، متنوع اور مساوی افرادی قوت کی ترقی شامل ہیں، ان حوالے سے کافی مسائل کا سامنا ہے۔ تعلیم پائیداری کے مقاصد کے حصول کی حمایت کرتی ہے۔ تعلیمی اداروں کو طلباء کی توانائی اور دیگر پائیداری کے چیلنجوں کے بارے میں تفہیم کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ عوامی بیداری وسیع تر سماجی تبدیلی میں معاون

ثابت ہو سکتی ہے۔ سبز منتقلی کی حمایت کے لئے پیشہ ورانہ صلاحیت کی ترقی کو غیر معمولی رفتار سے بڑھانے کی ضرورت ہے۔

مالی معاونت کی نگرانی

مجموعی سرکاری اخراجات میں تعلیم کا حصہ 2000 میں 13.8 فیصد سے بڑھ کر 2019 میں 14.1 فیصد ہو گیا۔ 71 ممالک کے حالیہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ 2021 میں یہ حصہ کم ہو کر 13.5 فیصد ہو گیا ہے جس سے کووڈ-19 کے مضبوط اثرات کا اشارہ مل رہا ہے۔ 2014 سے 2019 کے اعداد و شمار کے حامل 151 ممالک میں سے 48 ممالک یا 32 فیصد، جی ڈی پی کے 4 فیصد اور تعلیم پر سرکاری اخراجات کے 15 فیصد دونوں بینچ مارکس سے محروم رہے۔ کچھ ممالک ایسے پروگرام شروع کرنے میں کافی موثر ہیں جو سب سے زیادہ محروم لوگوں تک رسائی رکھتے ہیں۔ الجزائر 30 لاکھ پرائمری اور سیکنڈری سکول کے طلبا کو 23 امریکی ڈالر کے مساوی سالانہ تعلیمی الاؤنس فراہم کرتا ہے: اس طرح سے 38 فیصد غریب ترین لیکن 10 فیصد امیر ترین افراد کو مدد ملتی ہے۔

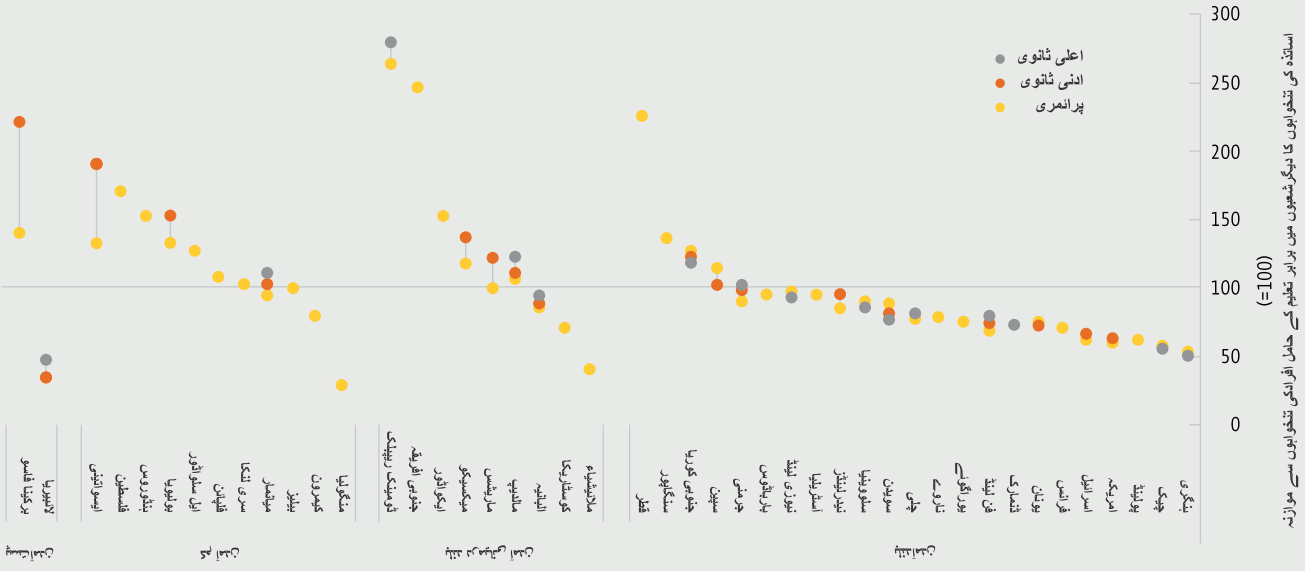
تعلیم کے لئے امداد 2019 میں 15.3 ارب امریکی ڈالر پر جمود کا شکار رہی۔ امداد کی تاثیر کا مطلب مختلف لوگوں کے لئے مختلف سہولیات کی فراہمی ہے۔ ایک تعریف ملکی ملکیت اور نتائج، شفافیت اور باہمی جوابدہی اور جامع ترقیاتی شراکت داری پر مرکوز ہے۔ مجموعی امداد میں براہ راست بجٹ کی معاونت کا حصہ 2002 میں 6.6 فیصد سے کم ہو کر 2019 میں 2.5 فیصد رہ گیا۔

2010 کی دہائی میں تقریباً 100 کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک کی گھریلو بجٹ سروے رپورٹوں کے تجزیے سے پتہ چلا ہے کہ تعلیم کل گھریلو اخراجات کا 3.2 فیصد ہے جو ہیٹی اور لبنان اور روانڈا، یوگنڈا اور زیمبیا سمیت ذیلی صحارا افریقی ممالک میں 6 فیصد یا اس سے زیادہ تک پہنچ گئی ہے۔

شکل 8:

اساتذہ زیادہ آمدنی والے ممالک میں دیگر پیشہ ور افراد کے مقابلے میں نسبتاً کم تنخواہیں لیتے ہیں، کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک میں یہ تنخواہیں زیادہ ہیں

قابلیت کے موازنے کے لحاظ سے دیگر پیشوں کے مقابلے میں اساتذہ کی اوسط تنخواہ، تازہ ترین دستیاب ڈیٹا، 2015 سے 2019



ماخذ: یو آئی ایس ڈیٹا بیس

تعلیم میں غیر سرکاری اداروں کا کردار

انتخاب کس کا؟ نقصان کس کا؟

غیر حکومتی اداروں کا کردار سکول کی سطح پر تعلیم کی فراہمی سے لے کر مختلف تعلیمی سطحوں پر پھیلا ہوا ہے اور اثر ورسوخ کا ہے۔ کووڈ-19 وبا کے اثرات سے متعلقہ شواہد سمیت ایس ڈی جی 4 کی جانب پیش رفت کے جائزے کے ساتھ ساتھ 2021-22 کی عالمی تعلیمی نگرانی رپورٹ میں حکومتوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ تمام اداروں، طلبا اور اساتذہ کو ایک ہی نظام کے حصے کے طور پر دیکھیں۔ حکومتوں کو کسی کے استحقاق یا استحصال سے روگردانی کیے بغیر سب کے تعلیم کے حق کے تحفظ، احترام اور تکمیل کے لیے معیارات، معلومات، مراعات اور جوابدہی سے مدد لینی چاہئے۔ سرکاری مالی اعانت سے تعلیم کا مطلب یہ نہیں کہ تعلیم محض سرکاری طور پر ہی فراہم کی جائے لیکن تعلیمی عمل، طلبا کے نتائج اور اساتذہ کے کام کے حالات میں تفاوت کو ختم کرنا چاہیے۔ جدت اور استعداد کو تجارتی راز کی طرح سنبھال کر رکھنے کی بجائے اسے پھیلانا چاہیے اور سب کو اسے اختیار کرنا چاہئے۔ اس مقصد کی غرض سے مفاد پرستوں کو روکنے کے لئے عوامی تعلیمی پالیسی کے عمل میں شفافیت اور دیانت داری برقرار رکھنے کی ضرورت ہے۔

رپورٹ کے موضوع کا دوسرا حصہ—انتخاب کس کا؟ نقصان کس کا؟ پالیسی سازوں کو بنیادی انتخاب کے حوالے سے غیر حکومتی اداروں کے ساتھ تعلقات پر سوال اٹھانے کی ترغیب دیتا ہے: یعنی مساوات اور انتخاب کی آزادی کے درمیان؛ پہل کرنے کی حوصلہ افزائی اور معیارات طے کرنے کے درمیان؛ مختلف ذرائع کے حامل گروپوں اور ضروریات کے درمیان؛ ایس ڈی جی 4 کے تحت فوری وعدوں کے درمیان اور ان وعدوں کے درمیان جن کا بتدریج ادراک کیا جائے (جیسے بعد از ثانوی تعلیم)؛ اور تعلیم اور دیگر سماجی شعبوں کے درمیان۔

پانچویں عالمی تعلیمی نگرانی رپورٹ کی حمایت کے لیے دو آن لائن ٹولز دستیاب ہیں: PEER، جو ایک پالیسی مکالمے کا ذریعہ ہے جس میں دنیا کے تعلیمی نظام میں غیر سرکاری سرگرمی اور ضوابط کو زیر بحث لایا جاتا ہے؛ اور VIEW، ایک نئی ویب سائٹ جہاں تعلیم کی تکمیل کے حوالے سے معلومات اور نئے اعداد و شمار کو اکٹھا کیا گیا ہے۔

unesco
Global Education Monitoring Report

4 QUALITY EDUCATION

Sustainable Development Goals

www.unesco.org/publishing • wwww.unesco.org/gemreport